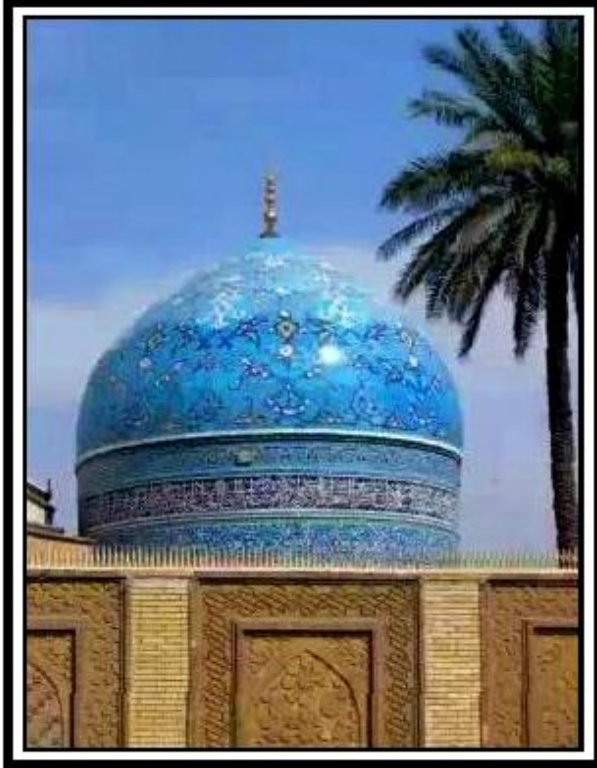


غوث صمدانی  
محبوب سبحانی قطب ربانی



حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی  
قدہ سرہ العزیز



مجوزہ عکس دربار غوثیہ شریف

بفیضان

کرم

شمس العارفین

حضرت پیر سید جعفر علی شاہ

گیلا فی قادری



# قادر یہ

باجازت

پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر سید سیف اللہ خالد گیلانی قادری

تالیف

فقیر احمد علی رضا قادری

باہتمام

حضرت پیر سید عاطف شاہ گیلانی قادری

آستانہ عالیہ غوثیہ قادریہ

کوٹلی پلاٹ نارووال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَلِّغِ الْعُلَى بِمَمَّالِ

كَشَفَ الدُّجَى بِبِمَمَّالِ

حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِ

۱۱

دعا

۰۱

مع شجرہ طریقت حضرت پیر سید جعفر علی شاہ گیلانی قادری

۱۳

مقدمہ

۰۲

تذکرہ مشائخ قادریہ

۱۵

منقبت

۰۳

محبوب سبحانی قطب ربانی

۱۶

حضرت الشیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ

۰۴

سید السادات شیخ المشائخ

حضرت شاہ محمد غوث گیلانی حلبي اوچیؒ ۲۱

۰۵

۲۴

حضرت پیر سید مبارک حقانی گیلانی اوچیؒ

۰۶

۲۵

حضرت شیخ معروف چشتی قادریؒ

۰۷

۲۷

حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادریؒ

۰۸

۲۹

حضرت شیخ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادریؒ

۰۹

۳۲

سید السادات حضرت محمد صالح گیلانی قادریؒ اوچی

۱۰

سراج العارفین آفتاب ولایت

۳۴

حضرت سید جعفر علی شاہ گیلانی قادریؒ

۱۱

۳۶

حضرت پیر سید لال حسین شاہ گیلانی قادریؒ

۱۲

۳۸

حضرت پیر سید سردار علی شاہ گیلانی قادریؒ

۱۳

پیر طریقت رہبر شریعت

۴۱

حضرت پیر سید سیف اللہ خالد گیلانی قادریؒ

۱۴

تصویر

قدوة الاولیاء شہزادہ غوث الوری شیخ المشائخ نقیب الاشراف

حضور سید طاہر علاؤ الدین قادری گیلانی البغدادی

۵۶

شجرہ نصب حضرت پیر سید سیف اللہ خالد گیلانی قادریؒ

۱۵

۵۷

سلسلہ طریقت حضرت پیر سید جعفر علی شاہ گیلانی قادریؒ

۱۶

۵۹

مرید کے لیے چند بنیادی ہدایات

۱۷

قلیل کلام قلیل طعام قلیل منام کثرت ذکر و عبادت

۶۲

آدابِ مُرشد

۱۸

۶۴

تصورِ شیخ

۱۹

تصویر

حضور قبلہ پیر و مرشد سید سیف اللہ خالد گیلانی قادریؒ

۶۶

ہدیہ سلام دربار گاہِ خیر الانام

۲۰

مع شجرہ پیشوائی

اذکار و اوراد

یعنی مشائخ حیلانیہ قادریہ کے اشغال

۶۹

فضیلت ذکر

۲۱

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷۶	آداب ذکر	۲۲
۷۷	مراتب ذکر	۲۳
۷۸	فضیلت ذکر نفی اثبات	۲۴
۷۹	طریقہ ذکر نفی اثبات	۲۵
۸۰	طریقہ ذکر اسم با ضربات	۲۶
۸۱	طریقہ ذکر پاس انفاس	۲۷
۸۲	نسبت یادداشت	۲۸
۸۳	مراقبہ	۲۹
۸۴	اقسام مراقبہ قرآنیہ	۳۰
۸۵	مراقبہ فنا	۳۱
۸۶	نسبت محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	۳۲
۸۸	معمولات یومیہ	۳۳
۸۹	درود تنجینا	۳۴
۹۰	محفل ذکر	۳۵
۹۳	وظائف پنجگانہ خاندان قادریہ	۳۶
۹۴	ختم قادریہ	۳۷



صفحہ نمبر

عنوانات

نمبر شمار

راہ سلوک کے مقامات

۹۶	شریعت	۳۸
۹۹	طریقت	۳۹
۱۰۲	حقیقت	۴۰
۱۰۵	معرفت	۴۱

سات نفسوں اور ان کی صفات کا بیان

اور حقیقت و احوال نفس اور تعبیر خواب

۱۰۹	نفس امارہ	۴۲
۱۱۳	نفس لوامہ	۴۳
۱۱۶	نفس ملہمہ	۴۴
۱۱۹	نفس مطمئنہ	۴۵
۱۲۵	نفس راضیہ	۴۶
۱۲۸	نفس مرضیہ	۴۷
۱۳۱	نفس کاملہ صافیہ	۴۸
۱۳۳	وظیفہ استعاذہ	۴۹
۱۳۶	وظیفہ شفاء	۵۰
۱۴۰	وظیفہ سلام	۵۱

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۴۱	وظیفہ سبع کاف	۵۲
۱۴۲	وظیفہ برائے امور مہمہ مشککہ	۵۳
۱۴۳	نادِ علیؑ	۵۴
۱۴۴	صلوۃ الاسرار	۵۵
۱۴۵	علمی رغبت و کامرانی کیلئے وظیفہ	۵۶
۱۴۶	طریقہ کشف ارواح	۵۷
۱۴۷	درود تاج	۵۸
۱۴۹	ہفت ہیکل	۵۹
۱۵۷	عہد نامہ	۶۰
۱۵۸	ورد اللطیف للامام الحداد	۶۱
۱۶۵	قصیدہ غوثیہ	۶۲
۱۷۱	مناجات	۶۳
۱۷۳	لازوال وصیت	۶۴

# دعا

الہی رحم فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی واسطے  
 یا رسول اللہ ﷺ کرم کیجئے خدا کی واسطے  
 مشکلیں حل کر مولا علیؑ مشکل کشا کی واسطے  
 کر بلائیں دور امام حسینؑ شہید کر بلا کی واسطے  
 شوق عبادت بخش صدقہ امام زین العابدینؑ و محمد باقرؑ  
 علم دے جعفر صادقؑ و موسیٰ کاظمؑ علم ہدیٰ کی واسطے  
 فضل فرما صدقہ امام علیؑ رضاؑ و معروفؑ کرخیؑ  
 سری سقطیؑ و جنیدؑ بغدادیؑ برہان الاصفیا کی واسطے  
 عشق عطا کر بحق ابو بکر شبلیؑ و عبد الواحدؑ  
 ابو الفرح طرطوسیؑ و شیخ ابوالحسنؑ جمال اولیا کی واسطے  
 کر قادری صدقہ سید مبارکؑ محزومیؑ قادریوں میں رکھ  
 سید عبدالقادر جیلانیؑ نور مصطفیٰ ﷺ کی واسطے

کرم فرما صدقہ سید عبد الوہابؒ و سید صفی الدینؒ

ابوالعباس احمدؒ و حضرت مسعودؒ تاج الاصفیا کیواسطے

با عمل کر بطفیل سید علیؒ و سید امیر شاہؒ

شیخ شمس الدینؒ و محمد غوثؒ گیلانی غوث الوری کیواسطے

دوئی دور کر صدقہ سید مبارک شاہؒ و شاہ معروفؒ

شاہ سلیمان نوریؒ و نوشہ گنج بخشؒ گنج سخا کیواسطے

پلا حوام عشق، اے مالک ارض و سما

سید محمد صالحؒ و سید جعفر علی شاہؒ بدرالعی کیواسطے

زہد و تقویٰ بخش بطفیل شاہ بھولاؒ و سید محمد اشرفؒ

سید محکم شاہؒ و شاہ حسینؒ بے ریا کے واسطے

حب اہلبیت دے بطفیل لعل حسین و سید سردار شاہؒ

صدق و وفا دے سید سیف اللہ گیلانی خوش ادا کیواسطے

بخش اپنی محبت اور محبت رسول ﷺ

حنینؒ کے نانا محمد مصطفیٰ ﷺ کیواسطے

شجرہ طریقت قادر یہ (منظوم)

## مقدمہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے مسلم معاشرے کے استحکام اور تبلیغ اسلام کے باب میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ شاہان و سلاطین ملک اور علاقے فتح کرتے تھے اور صوفیائے کرام قلوب مسخر کرتے تھے۔ اُن مردانِ خدا کی بارگاہوں میں بڑے بڑے کج گلاہ بھی سر تسلیم خم کرتے تھے۔ یہ بزرگانِ عالی مقام عوام میں گھل مل کر اُن کو اسلامی تعلیمات کے زیور سے آراستہ کرتے تھے۔ اس طرح تعلیم و تبلیغ و تزکیہ و تصفیہ کے فرائض انجام دیتے تھے۔ نتیجہً مخلوقِ خدا جو درجہ دارِ اسلام میں داخل ہوتی جاتی اور (يَدْ خُلُونُ فِي الدِّينِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا) کا منظر آنکھوں کے سامنے ہوتا تھا۔

ان نابغہ روزگار ہستیوں میں حضرت سیدنا الشیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت الشیخ خواجہ خواجگان مُعین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔ اور السید السادات حضرت شاہ محمد غوث گیلانی اُوچی رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی خدمات کے نقوش آج بھی ہماری نظروں کے سامنے موجود ہیں۔



تذکرہ مشائخ و فتادریہ

# منقبت

حضرت الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی  
الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین  
دستگیر ہم جا حضرت غوث الثقلین

یک نظر از تو بُود در دو جہاں بس مارا  
نظرے جانب ما حضرت غوث الثقلین

حنا کپائے تو بود روشنی اہل نظر  
دیدہ را بخش ضیا حضرت غوث الثقلین

حضرت کعب حاجات ہمہ خلاقا نست  
حاجتم ساز روا حضرت غوث الثقلین

مردہ دل گشتم و نام تو محی الدین است  
مردہ را زندہ نما حضرت غوث الثقلین

حضرت الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی  
الحسنی الحسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَفَلَتُ شُمُوسُ الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا أَبَدًا عَلَى أَفْقِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ  
ہو گئے اسلاف کے سورج غروب میرے سورج کو نہیں خوفِ زوال

آپ کا نام نامی عبدالقادر لقب محی الدین ابن ابوصالح جنگی دوست ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ کُنیت ام الخیر ہے۔ آپ نجیب الطرفین حسنی حسینی سادات سے ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے حسنی سید اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب گیارہ واسطوں سے امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ آپ مادر زاد ولی اللہ ہیں۔ آپ کارنگ مبارک گندمی اور آواز کڑک دار تھی بلند قد و قامت رکھتے تھے۔ سینہ مبارک کشادہ داڑھی مبارک لمبی لیکن جُشہ مبارک نحیف تھا۔ حصولِ علم کیلئے آپ نے آئمہ و مشائخ وقت کی جانب رجوع کیا۔ سب سے پہلے قرآن کریم پڑھا اسکے بعد اکابر علماء سے اصول و فروع کی تعلیم حاصل کی علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حضرت حماد بن مسلمؒ کی خدمت میں حاضر رہ کر طریقت و سلوک کی راہیں طے کیں اور خرقة شریف (جوبار گاہِ احادیث سے جبریل علیہ سلام کے ذریعہ حضور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلیم کو ملا تھا۔ پھر بارگاہِ رسالت ﷺ سے حضرت علی علیہ سلام کو عطا کیا گیا تھا۔ حسنین کریمین کے واسطے سے علماءِ صلحاء اولیاء امت کے پاس سے ہوتا ہوا حضرت ابوسعید مخزومی تک پہنچا تھا) حاصل کیا۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بغداد پہنچے تو حضرت ابوسعید مخزومی نے اپنا مدرسہ آپ کے سپرد کر دیا۔ وہاں آپ لوگوں کو رُشد و ہدایت کی تعلیم دیتے تھے۔ اور اسی مدرسہ سے آپ کی کرامتوں کا ظہور شروع ہوا اور آپ کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ زائرین کے لیے مدرسہ میں جگہ نہ رہی۔

آپؐ نہایت خوش اخلاق و وسیع القلب کریم النفس مہربان دوست اور وعدہ کی پاسداری فرمانے والے تھے۔ آپؐ اتنے بلند مرتبت اور وسیع العلم ہونے کے باوجود چھوٹوں پر شفقت فرماتے اور بزرگوں کا احترام کرتے تھے۔ درویشوں کے ساتھ حلم و تواضع سے پیش آتے تھے۔ آپؐ پر ہمہ وقت خشیت الہی کا غلبہ رہتا تھا۔ آپؐ کا طرزِ عمل خدا کی موافقت و سپردگی تھا۔ آپؐ کا طریق خالص توحید تھا اور آپؐ کا باطن حضوری کی وجہ سے مکمل توحید بن چکا تھا۔

آپؐ رحمۃ اللہ علیہ کو عبودیت کا وہ مقام حاصل تھا۔ جہاں سوائے خدائے واحد کے اور کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ آپؐ کی عبودیت پوری طرح ربوبیت سے اعانت حاصل کرتی رہتی تھی۔

آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی مصاحبت و قرب سے کبھی جدا نہ ہونے کی وجہ سے بہت بلند مراتب حاصل کیے اور ان کے حصول کا سبب آداب شریعت کو ملحوظ رکھنا تھا۔ آپؐ قضاء و قدر کے فیصلوں پر قطعاً ساکت رہتے تھے اور قلب و روح کو قضاء و قدر کے تحت ہمنوا بنا چکے تھے۔

آپؐ کا ظاہر و باطن یکساں تھا۔ غیبیہ کا ایسا عالم طاری رہتا کہ نفسانی خواہشات سے جدا ہو کر سُود و زیاں اور قرب و بُعد سے یکسر بیگانہ ہو چکے تھے۔ آپؐ کے قول و فعل میں یگانگت تھی۔

اخلاص و تسلیم آپؐ سے ہمکنار تھے۔ اور خدا کے ساتھ ثابت قدم رہ کر اپنی وارداتِ قلبی اور اپنے احوال کو ہر لمحہ کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھالے رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ فنا فی اللہ ہو کر رہ گئے تھے۔



حضرت غوثِ اعظمؒ کی کرامات کی کثرت پر تمام مورخین کا اتفاق ہے۔ مگر آپؒ کی سب سے بڑی کرامت جس کی بدولت آپؒ دُنیاۓ ولایت کے شہنشاہ مانے گئے۔ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دورانِ وعظ آپؒ پر حالتِ کشفی طاری ہوئی اور آپؒ نے فرمایا:

قُدَمِیْ هَذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

اس مجلس میں عراق کے اکابر اولیاء و مشائخ موجود تھے۔ سب نے یہ ارشادِ گرامی سُن کر اپنی گردنیں خم کر دیں اور تمام گُره ارض پر جہاں جہاں کوئی قطب ابدال یا ولی تھا۔ ہر ایک نے یہ الفاظ سُن کر گردن جھکا دی۔ اور جو ولی اللہ بھی اس فرمان کا مُنکر ہوا اُس کو معزول کر دیا گیا۔

حضرت غوثِ اعظمؒ کا فرمان ہے

میرا کوئی مُرید بغیر توبہ کیے نہ مرے گا

حضرت غوثِ اعظمؒ کا فرمان ہے

میرا ہاتھ میرے مریدین پر اس طرح سایہ فگن ہے

جس طرح آسمان زمین پر سایہ کیے ہوئے ہے

آپؐ قُطب الوقت، سُلطان الوجود، امام الصِدِّیقین، مُجَّتِّ العارفین،  
رُوح معرفت، قُطب الحقیقت، خلیفۃ اللہ فی الارض، وارثِ کتاب اللہ  
نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

خداوندِ باحق شاہِ جیلاںؑ مُحی الدین غوث و قُطبِ دوراں  
بُکن خالی سرا از ہر خیالے ولیکن آں کہ ذُو پیدا است حالے

بدہ دست یقین اے دل بدست شاہِ جیلانیؑ  
کہ دست او بود اندر حقیقت دست یزدانی

سگِ درگاہ میراں شوچوں خواہی مترب ربانی  
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانیؑ

## شیخ المشائخ سید السادات حضرت شاہ محمد غوث گیلانی حلبی اُچی رحمۃ اللہ

آپ جناب غوثِ اعظمؒ کی اولاد میں سے پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اوج شریف میں سکونت اختیار کی۔ ہلاکو خان تاتاری کے حملہ بغداد اور قتل و غارت کے وقت سید محمد غوث کے ابا و اجداد بغداد سے ہجرت فرما کر حلب تشریف لے گئے اور وہیں سکونت پذیر ہوئے۔

سید محمد غوث حلب میں پیدا ہوئے۔ عنفوان شباب میں پدر بزرگوار کی اجازت سے مختلف ممالک اسلامیہ کی سیر و سیاحت کو نکلے حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے عراق، ایران، خراسان، ترکستان، عرب اور سندھ و ہند کی طویل سیاحت کی۔ یہاں کے اکابر علماء و مشائخ سے ملاقاتیں کی لاہور تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہاں قیام کیا پھر ناگور چلے گئے۔ سیر و سیاحت کرتے واپس حلب پہنچے والدِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک روز دوران گفتگو عرض گزار ہوئے کہ فقیر کا دل چاہتا ہے اقلیم ہند میں کسی جگہ سکونت اختیار کروں حضرت اس بارے کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں چراغِ سحری ہوں کچھ توقف کرو میری وفات کے بعد تمہیں اختیار ہے جہاں جی چاہے رہنا۔

آپ اپنے والد سید شمس الدین بن سید شاہ میرؒ بغدادی گیلانی کی وفات کے کچھ عرصہ بعد براستہ خراسان سے ملتان تشریف لائے اور اُج کے مقام کو سکونت کے لیے پسند فرمایا۔

اس زمانے میں اوچ شریف لنگاہوں کے زیر اقتدار تھا اور سلطان قطب الدین ملتان کا بادشاہ تھا۔ آپ نے پہلی شادی قطب الدین لنگاہ کی دختر نیک اختر کے ساتھ کی تھی۔

دوسری شادی حضرت سید ابوالفتح گازرونیؒ جو حضرت صفی الدین حقانیؒ کی اولاد میں سے تھے ان کو حضرت محمد ﷺ نے خواب میں حکم فرمایا کہ اپنی صاحبزادی کا رشتہ سید محمد غوث بندگی کے ساتھ کر دیں، ادھر حضرت سید محمد غوث بندگی کو بھی ارشاد فرمایا کہ آپ یہ رشتہ قبول فرمائیں۔

نیز جو شہر اوچ گیلانی کے نام سے مشہور ہے یہ زمیں حضرت ابوالفتحؒ نے اپنی دختر نیک اختر کو جہیز میں دی تھی آپ کی روحانی عظمتوں اور فضل و کمال کا اعتراف تمام مصنفین نے یکساں طور پر کیا ہے۔

مسندِ قادریہ پر رونق افروز ہوتے ہی تمام ارباب سلسلہ، معتقدین و متوصلین قادری فیوض برکات سے مالا مال ہو گئے۔ دور دور تک آپ کے فضل و کمال کا شہرہ ہو گیا۔

بندگان خدا کی بھیر ہمیشہ آپ کی بارگاہ اقدس میں لگی رہتی۔ ہزار ہا بندگان خدا کو آپ کی بارگاہ سے فیوض و برکات کی دولت ملی۔

آپ عظیم شاعر تھے قادری تخلص کرتے تھے۔ اکثر اشعار جناب غوثِ اعظمؒ کے مناقب میں کہتے تھے۔ ایک دیوان بھی مرتب کیا تھا۔

رندیم و قلندریم و چالاک	مستقیم و معربدیم و بے باک
حبایم و صراحیم و بادہ	در و صدفیم و بحر خاشاک
والی ولایت شش و پنج	حامی بلاد فہم و ادراک
بگذشتہ زخوش بے کدورت	بگذشتہ ز عشق جو ہر حناک
مجموعہ راز عالم دل	منصوبہ کشائے سر لولاک
آئینہ صاف با عسل و غش	صافی دل و پاک رائے شکاک
گر صاف شوی و پاک دائم	میگوئی چو تادری تو ناپاک
مابلبل بوستان و تدسیم	شہباز سعید دست انسیم

حضرت مولانا عبد الرحمن جامیؒ نے آپ کے فضائل کی خبر پا کر اپنے تصنیف کردہ اشعار آپؒ کی خدمت میں ارسال کئے دونوں بزرگوں کے درمیان خط و کتابت کے آثار بھی ملتے ہیں۔

تذکرہ اولیائے ہند کے مصنف لکھتے ہیں کہ سلطان سکندر لودھی آپ کا مرید تھا۔

آپ کا وصال سات رجب ۹۲۳ھ بمطابق ۱۵۱۷ء کو ہوا اور اُوج شریف میں دفن ہوئے۔

آپ کی اولاد: ۱۔ سید عبد القادر ثانیؒ

۲۔ سید عبد اللہ ربانیؒ

۳۔ سید مبارک حقانیؒ

۴۔ سید محمد نورانیؒ -



## حضرت پیر سید مبارک حقانی گیلانی اُچی رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت شاہ محمد غوث بندگی گیلانی کے فرزند ارجمند، مرید اور خلیفہ ہیں۔ آپ کی طبیعت پر ہر وقت مستی طاری رہتی تھی۔ جذب و استغراق طبع عالیہ پر غالب تھا اور آپ ہر وقت استغراق کی کیفیت میں رہتے تھے۔ جب طبیعت قابو سے باہر ہو گئی تو اوج شریف سے روانہ ہو کر لکھی جنگل میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کی نگاہ کی مستی کا یہ عالم تھا کہ جس پر ایک نگاہ ڈالتے وہ مست و بے خود ہو جاتا۔ آپ مثلاً قادر یہ میں بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، ترکِ علائق، تجرید و تفرید میں وحید العصر تھے۔ حالت جذب و سُکر میں دور دراز غیر آباد مقامات کی طرف چلے جاتے اور مراقبہ و مجاہدہ میں مشغول رہتے۔ جلالت و ہیبت کا یہ عالم تھا کہ کوئی شخص قریب نہ جاسکتا تھا۔ حضرت شیخ سید معروف چشتی جو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کی اولاد سے تھے۔ صرف انہوں نے ہی حاضر خدمت رہ کر اخذ فیض کیا اور نعمت خلافت پائی۔ آپ نے بشارت دی تھی کہ تمہاری ذات سے ایک سلسلہء طریقت جاری ہو گا اور خوب شہرت پائے گا۔ خزینۃ الاصفیاء میں آپ کے ایک فرزند رشید کا ذکر ہے۔ ان کا نام سید میر میراں گیلانی قادر یہ ہے۔ حضرت سید مبارک شاہ حقانی کا وصال ۹ شوال ۹۵۶ھ ۱۵۴۹ء کو ہوا اور آپ کو آپ کے والد محترم سید شاہ محمد غوث گیلانی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

## حضرت شیخ معروف چشتی قاردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ مخدوم معروف چشتیؒ آپ شیخ کبیر بابا فرید الدین گنج شکر کی اولاد سے ہیں۔ سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد ماجدؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ نیز حضرت سید مبارک حقانی گیلانی اُوچی سے بھی اخذ فیض کیا تھا اور خرقہ خلافت پایا۔ روایت ہے کہ جب حضرت سید معروف چشتیؒ، حضرت سید مبارک حقانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُس وقت حضرت سید مبارک حقانیؒ کو انتہائے استغراق و جذب کے عالم میں پایا۔ خدام نے حضرت سید معروف چشتیؒ کو ملاقات سے منع کیا۔ مگر حضرت سید معروف چشتیؒ نے فرمایا (ہرچہ بادا باد) کچھ بھی ہو میں ضرور ملاقات کا شرف حاصل کروں گا۔ چنانچہ جرات و ہمت مردانہ کر کے حضرت سید مبارک حقانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ گو کہ آپ اُس وقت مراقبہ میں مستغرق تھے مگر نور باطن سے آگاہ ہو کر سراٹھایا اور تبسم فرمایا۔ نظر بھر کے حضرت شاہ معروف چشتیؒ کی طرف دیکھا۔ نظر پڑتے ہی حضرت سید معروف چشتیؒ غش کھا کر گر پڑے تین دن بے ہوش پڑے رہے، ہوش آنے پر حضرت سید مبارک حقانیؒ نے بیعت فرمایا اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

کچھ عرصہ خدمت میں رہے کمالات ظاہری و باطنی میں اعلیٰ مقام پایا۔  
 رخصت کے وقت حضرت سید مبارک حقانیؒ نے فرمایا تم سے ایک نیا سلسلہ جاری ہو گا۔  
 چنانچہ حضرت شیخ معروف چشتیؒ طریقہ نوشاہیہ کے مورث اعلیٰ ہیں۔  
 جن بزرگ ہستیوں نے حضرت سید معروف چشتیؒ سے نسبت بیعت اور خرقہ خلافت پایا اُن میں  
 سے ایک حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ کا وصال ۱۰ محرم ۹۸۷ھ ۱۵۷۹ء کو ہوا اور آپ کا مزار مبارک خوشاب  
 ضلع سرگودھا میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

## حضرت شاہ سلیمان نوری قادری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادریؒ آپ حضرت شاہ معروف چشتی قادری (خوشابی) کے کالمین خلیفوں اور اکابر سجادہ نشینوں میں سے تھے۔ جذب، عشق و محبت، حالت سُکر اور خوارق و کرامات میں بلند مقام اور اعلیٰ مرتبہ رکھتے تھے چار سال کی عمر میں حضرت شاہ معروف چشتیؒ کی نظر مبارک میں منظور ہوئے۔ اور آپ پر سُکر اور جذب کی حالت غالب ہو گئی۔

آپ کے والد صاحب میاں منگو موضع بھلوال میں سکونت رکھتے تھے۔ ایک بار حضرت شاہ معروف چشتیؒ اس گاؤں میں تشریف لائے اور میاں منگو کے گھر میں تشریف لائے۔ اور میاں منگو کے گھر میں رات رہے، تمام رات وہ ان کی خدمت میں حاضر رہے۔ اس وقت شاہ سلیمان نوریؒ ابھی خرد سال تھے، اپنے گھر کے صحن میں کھیل رہے تھے۔ جب شاہ معروف چشتیؒ کی نظر شاہ سلیمان نوریؒ کے جمال باکمال پر پڑی تو نہایت شفقت سے آپ کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور میاں منگو کو فرمایا کہ یہ لڑکا ہماری امانت ہے اور یہ ایسا کامل مرد ہو گا کہ جہاں اس کے فیض سے بہرہ ور ہو گا۔

جب شاہ معروفؒ چشتی رخصت ہو کر چلے گئے، میاں منگو اس والا گھر لڑکے کی تربیت میں مشغول ہو گئے، شاہ سلیمانؒ نوری کو بچپن میں ہی اکثر اوقات حالت وجد طاری ہو جایا کرتی تھی۔ جب جوان ہوئے تو شاہ معروفؒ چشتی کی خدمت میں پہنچ کر تکمیل پائی اور کمالان وقت سے ہو گئے اور خرقہ و خلافت قادر یہ حاصل کیا۔

شاہ سلیمان نوریؒ سماع سنتے اور وجد و تواجد کرتے تھے۔ آپؒ کے دو خلیفے کامل و اکمل تھے۔ ایک مولانا کریم الدین اور دوسرے حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ تھے۔

آپؒ کا وصال ۲۷ رمضان ۱۰۱۲ھ اور ۱۶۰۴ء کو ہوا اور مزار مبارک بھلوال شریف ضلع سرگودھا میں زیارت گاہ خلافت ہے۔۔

## حضرت الشیخ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام حاجی محمد؛ لقب نوشہ، خطاب گنج بخش، آپ حضرت شاہ سلیمان قادریؒ کے اکابر خُلفاء میں سے ہیں۔ آپ مادرِ ذاد ولی اللہ تھے۔

جذب و استغراق، محبت و عشق، صحو سُکر، شوق و ذوق، زہد و ریاضت، مجاہدہ جیسی بلند کیفیات کے حامل صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے امام و پیشوا ہیں۔

آپ کے والد حاجی علاؤ الدین بڑے عابد زاہد بزرگ تھے آپ نے سات حج کیے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی جیونی ہے جو موضع گوگانوالی میں سکونت رکھتی تھیں۔ ابھی آپ شکمِ مادر ہی میں تھے کہ والدِ گرامی حج بیت اللہ شریف کو عازم سفر ہوئے۔ وقتِ رخصت اہلیہ کو فرمایا جو فرزند تمہارے شکم میں ہے مقتدائے زمانہ اور فردِ یگانہ ہوگا۔ جب یہ متولد ہو تو پرورش و تربیت میں پوری کوشش کرنا۔

حضرت شاہ سلیمان نوریؒ اپنے مسکن بھلوال سے چل کر بی بی صاحبہ کے پاس تشریف لائے اور پیدا ہونے والے بچے کی تربیت کے متعلق بہت تاکید فرمائی اور خوب بشارتوں سے نوازا۔

بعد ولادت حضرت شاہ سلیمانؒ توری دوبارہ تشریف لائے۔ بچے کو اپنی گود میں لیکر توجہات سے نوازہ اپنے خرّقہ سے ایک ٹکڑا الگ کر کے پہنایا اور واپس چلے گئے۔

جب حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ پانچ برس کے ہوئے تو آپ کے والد بزرگوار سفر حج سے واپس تشریف لائے، آپکو ایک حافظ و قاری کے پاس قرآن پڑھنے کے لئے بیٹھا دیا۔ آپ نے چند ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ جب حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش سترہ سال کی عمر کو پہنچے تو دنیا کو ترک کر کے اور اپنے عزیز و اقارب کے میل ملاپ سے کنارہ کش ہو کر گوندل بار میں جو کہ بہت بڑا جنگل تھا، چلے گئے۔ آپ کے والدین بڑی تلاش کے بعد وہاں پہنچے اور بڑی مشکل سے آپکو اپنے پاس واپس لے کر آئے اور موضع نوشہرہ میں ایک بزرگ گھرانے میں آپکی شادی کر دی۔

آپ نے موضع نوشہرہ میں رہائش اختیار کر لی۔ چھ سال تک ساری رات دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر یاد الہی میں گزارتے رہے۔ اور سارا دن نوشہرہ کی مسجد میں تلاوت قرآن پاک میں مشغول رہا کرتے۔

شیخ محمد حیات صاحب تذکرہ نوشاہی میں لکھتے ہیں کہ جن دنوں آپ اپنے سسرال کے ہاں اقامت پذیر تھے ایک شخص نے آکر آپ سے کہا ملاں کریم الدین ساکن موضع جو کالی نے اپنے مرشد حضرت شاہ سلیمان قادریؒ سے جو موضع بھلوال میں سکونت رکھتے ہیں، سے فیض عظیم پایا ہے۔ اس وقت وہ مقبول حق ہیں۔ اگر آپ بھی ان کی وساطت سے شاہ سلیمان قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوں تو نہایت ہی فائدہ مند ہو گا۔ چنانچہ ملاں کریم الدین کے پاس پہنچے اور انہیں ساتھ لے کر

حضرت شاہ سلیمان قادریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؒ نے دیکھتے ہی استقبال کیا اور فرمایا اے نوجوان خوش آمدید بڑا انتظار کر آیا۔ آؤ ہمارا گھر اب تمہارا ہی ہے۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہ سب

تیری ہی امانت ہے۔ آپؐ اُسی وقت حلقہء ارادت میں داخل ہوئے مرشد کی خدمت میں رہ کر منازل سلوک طے کیں اور خرقة خلافت حاصل کیا۔

مرشدؒ نے آپکو نوشہ گنج بخش کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔

مرشد کو آپ کی ذات پر اس قدر اعتماد تھا کہ اپنے دونوں فرزندوں تاج محمدؒ اور رحیم دادؒ بشمول تمام مریدین کو تہذیب و تکمیل کے لیے آپ کے سپرد کر دیا۔

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ ایک متبحر عالم دین ، عالی مرتبت شیخ طریقت ، نامور مصنف اور شاعر تھے۔ اُنہوں نے شعر و سخن کے ذریعے اسلام اور محبت کا پیغام عام کیا۔

آپ کا وصال ۰۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ ۱۶۵۴ء کو ہوا ۔

آپؐ کا مزار شریف دریائے چناب کے شمالی کنارے پر واقع موضع رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاوالدین میں زیارت گاہ خلافت ہے۔



## سید السادات حضرت محمد صالح قادری گیلانی اُوچی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام سید محمد صالح ہے۔ آپ سادات گیلانیہ اُوچ شریف سے ہیں۔

آپ کے والد حضرت سید میراں عبدالوہاب گیلانی بن سید شاہ روح اللہ گیلانی اُوچی۔  
آپ کے آباؤ اجداد اُوچ شریف سے نقل مکانی کر کے چک سادہ ضلع گجرات تشریف لائے اور  
یہیں سکونت اختیار کی۔

آپ مستجاب الدعوات و سیف زبان صاحب کشف و کرامت ولی اللہ تھے۔

آپ سادات عظام، شرفا کرام میں سے تھے اور حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش کے یاران کبار،  
محبان غم خوار اور خلفائے باوقار اور خدام نامدار میں سے تھے۔

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش کی ان پر بڑی نظر عنایت رہا کرتی تھی۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھ  
سے بہت تھوڑے عرصہ میں مکمل تربیت اور بہت زیادہ فیوض و برکات حاصل کرنے والی شخصیت  
سید محمد صالح ہے۔

آپ کا وصال ۱۱۱۸ھ کو ہوا اور آپ کو آپ کے والد سید میراں عبدالوہاب گیلانی بن سید شاہ  
روح اللہ گیلانی اُوچی گیلانی کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار شریف موضع چک سادہ میں  
ہے جو گجرات شہر سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

ہمارے زمانے کے مشہور بزرگ حضرت سید محمد معصوم شاہ قادریؒ (خطیب مسجد داتا گنج بخش علی ہجویری و بانی نوری کتب خانہ و بانی نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور سید محمد صالحؒ کی اولاد ہیں) نے حضرت سید محمد صالحؒ کے حالات پر ایک کتاب بنام انور الصالحین لکھی ہے، جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکی۔

سید محمد معصوم شاہؒ کے سجادہ نشین انکے دو فرزند سید محمد حسین شاہؒ اور سید محمد حسن شاہؒ تھے۔ اور اس وقت حضرت سید محمد صالحؒ کی درگاہ کے سجادہ نشین سید محمد عثمان شاہ ہیں۔

سراج العارفین قدوة السالکین آفتاب ولایت  
 فرید الدھر وحید العصر سیّدی مولائی مرشدی  
 حضرت سیّد جعفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
 قادری گیلانی

آپ حضرت سیّد محمد صالح قادری گیلانی کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ نے دریائے راوی کے مغربی کنارے پر سرسبز و شاداب پر فضا مقام کو سکونت کے لیے پسند فرمایا۔ جو کوٹلی پیراں والی کہلائی جس کا موجودہ نام کوٹلی باجوہ ہے، جو نارووال کے قریب واقع ہے۔

اُس وقت سکھاشاہی کا دور دورہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ولی کامل نے اس علاقہ میں توحید کی شمع روشن کی اور آپ کے وجود مسعود کی برکت سے مخلوق خدا جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہوتی گئی۔

آپ عالی ہمت ، صاحب فضل و کمال ، علوم ظاہری و باطنی میں کامل و اکمل ، مرجع خلافت اور صاحب خوارق و کرامت بزرگ تھے۔ زہد و تقویٰ ، عبادت و ریاضت ، ترک علاق اور

تجربہ و تفہیم میں وحید العصر تھے۔

اکثر جذب و استغراق طبع عالیہ پر غالب رہتا تھا۔ آپ مستغنی المزاج ، جامع شریعت و طریقت تھے۔

آپ کا مزار مبارک کوٹلی باجوہ کے قریب زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

آپ کے مزار مبارک کے اندر حضرت سید محمد اشرف شاہ گیلانی قادری اور سید محکم شاہ گیلانی قادری کی بھی قبریں ہیں۔

حضرت پیر شاہ حسین بخش گیلانی قادری بن حضرت پیر سید محکم شاہ گیلانی قادری بن حضرت پیر سید محمد اشرف شاہ گیلانی قادری بن حضرت پیر شاہ بھولا گیلانی قادری ان سب کا شمار اپنے اپنے وقت کے ممتاز اولیاء و مشائخ اور اکابر السادات میں ہوتا تھا۔ سبھی اپنے وقت کے آئمہ شریعت، مقتدائے طریقت اور عارفین حقیقت تھے۔ اکثر بزرگوں کی طبع پر جذب و استغراق غالب ہو جاتا تھا یہی وجہ ہے کہ ان مشائخ و اولیائے کرام کے معاملات و معمولات یعنی حالات زندگی میسر نہیں ہو سکے۔ دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سید جعفر شاہؒ کی اولاد میں نسل در نسل چلتا رہا اور پشت در پشت صاحبان فضل و کمال کا ظہور ہوتا رہا۔ اور یہ خاندان السادات گیلانیہ اپنے بزرگوں کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے علم و معرفت اور فضل و کمال کے خزانے مخلوق خدا میں تقسیم کرتے رہے۔

## حضرت پیر سید لال شاہ قادری گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام سید لال شاہ بن سید شاہ حسین بخش ہے

آپ نہایت خوش اخلاق خوبصورت وجیہ خوش لباس اپنے اسلاف کی تصویر اور اعلیٰ ترین روحانی اقدار کے حامل ولی اللہ تھے۔ صوفیانہ اخلاق و تعلیمات کے ایسے مظہر کہ مسلمان تو اُن کے شیدا تھے ہی سکھ بھی اُن کے گرویدہ تھے۔

تقسیم پاک و ہند سے قبل نارووال کے آس پاس کے اکثر علاقے سکھوں کے گڑھ تصور کئے جاتے تھے۔ سکھ قوم اپنے مزاج کے اعتبار سے انتہائی متعصب اور متشدد واقع ہوئی ہے۔ اُس پر طرہ یہ کہ اگر دنیاوی جاہ و منصب کا حامل سکھ ہو اور خدمت و تعظیم اولیاء اللہ۔

یہ صرف صوفیانہ اخلاق و تعلیمات کی ہی اثر آفرینی ہے ورنہ کہاں سکھ کہاں ادب و تعظیم اولیاء اللہ۔ دریا کے اس پار مشرقی کنارے پر واقعہ ایک گاؤں کے رہنے والے ریٹائرڈ کر نل نشان سنگھ کا شمار بھی حضرت سید لال شاہ صاحبؒ کے خدمت گزاروں میں ہوتا تھا۔ حضرت سید لال شاہ گھوڑی پر سوار دربار شریف (حضرت سید جعفر علی شاہؒ) جاتے تو نشان سنگھ لگام پکڑ کر پیادہ ساتھ ساتھ چلتا تھا اور دربار شریف کے باہر بیٹھا رہتا تھا۔ ایک دن سکھوں کی ایک جماعت حضرت سید لال شاہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا نشان سنگھ مر گیا ہے ہم اُس کے رشتے دار ہیں اور ہم اس کی چٹا کو

آگ لگاتے ہیں مگر بجھ جاتی ہے ہر طرح سے کوشش کر چکے ہیں مگر آگ اس کے جسم کو نہیں جلاتی۔ وہ آپ کا عقیدت مند تھا اب آپ ہی بتائیں ہم کیا کریں۔

حضرت سید لال شاہؒ نے فرمایا یقیناً وہ ہمارا عقیدت مند اور خدمت گزار تھا اگر وہ کلمہ توحید پڑھ لیتا تو اُس جہاں میں بھی دوزخ کی آگ سے بچ جاتا۔

اُس کی عقیدت اور خدمت کا صلہ یہ ہے کہ اُسے اس جہاں میں آگ سے نہ جلایا جائے۔

حضرت سید لال شاہؒ اُنکے ساتھ تشریف لے گئے اور کر نل نشان سنگھ کو زیر زمین دفن کرنے کا حکم دیا وہ جگہ کر نل نشان سنگھ کی مڑھی کہلائی۔

حضرت سید لال شاہؒ وفا کے پیکر تھے آپؐ کا دامن رحمت سب کے لئے کشادہ تھا۔

آپؐ محبت و امن کے داعی تھے۔

آپؐ کی قبر مبارک دربار غوثیہ سید جعفر علی شاہؒ سے ملحق احاطہ میں ہے۔

آپؐ کی اولاد:

حضرت پیر محمد بخش شاہ گیلانی قادری

حضرت پیر فتح علی شاہ گیلانی قادری

اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے آمین۔

## پیر طریقت واقف اسرار و رموز حقیقت حضرت سید سردار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ قادری گیلانی

آپ کا نام سید سردار علی شاہ بن سید فتح علی شاہ بن سید لال شاہ ہے  
آپ ۱۸۵۵ء کو موضع کوٹلی باجوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم اپنے دادا سید لال شاہ اور  
دنیاوی تعلیم مشن ہائی سکول نارووال سے حاصل کئے۔ آپ مڈل پاس تھے اور آپکو اردو، فارسی،  
عربی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔  
آپ نے جوانی میں حکومت انگریزی میں پولیس ملازمت کی لیکن کچھ عرصہ بعد استعفیٰ دے کر سنگر  
سلائی مشین کمپنی میں مینجر کی حیثیت سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازم ہوئے۔  
آپ ہر وقت ولی کامل کی تلاش میں رہتے تھے۔ ماہ جون میں آپ گوجرہ سے ٹوبہ ٹیک سنگھ جارہے  
تھے۔ ٹوبہ کے نزدیک چک نمبر ۴۲۸ کے باہر ایک شیشم کے درخت کے نیچے آپکی ملاقات میاں  
احمد شاہ نوشاہی سے ہوئی۔ شاہ صاحب کو دیکھ کر میاں صاحب فرمانے لگے سردار علی شاہ آپ آگئے  
بہت اچھا ہوا۔ یہ سن کر سردار علی شاہ کا ایمان پختہ ہو گیا اور آپ نے میاں صاحب سے بیت کرنے

کا پکا ارادہ کر لیا۔ میاں صاحب نے آپ کو بوقت تہجد بیت فرمایا اور خاندان قادری نوشاہی میں داخل کیا۔ شاہ صاحب ۱۹۲۲ کو بیت ہوئے۔

سید سردار شاہ ہر سال بمع اہل عیال ۲۰ جیٹھ کو ابدال شریف نزد ڈیرہ بابا گورونانک ضلع گورداسپور میاں احمد شاہ کے میلے پر جایا کرتے تھے۔

میاں صاحب کے ارادتمندوں کا حلقہ بہت وسیع تھا مگر کسی کو میاں صاحب سے بات کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی۔

جناب میاں احمد شاہؒ نے صرف سید سردار علی شاہؒ کو اجازت اور خلافت سے سرفراز کیا۔ آپؒ نے شاہ صاحب کو دربار غوثیہ سید جعفر شاہ پر نوشاہی اور ادو وظائف کا چلہ کرنے بھیجا۔ جس دن شاہ صاحب کا چلہ ختم ہوا۔ میاں احمد شاہ خود دربار شریف پہنچے اور شاہ صاحبؒ کو چلہ سے باہر نکالا۔ ایک دفعہ دوران چلہ شاہ صاحبؒ نے نظر چھت کی طرف ڈالی تو چھت کی اینٹ دو ٹکڑے ہو کر گری۔ میاں صاحب نے فرمایا سائیں صبر سے کام لو۔

ایک دفعہ میاں صاحبؒ نے سید سردار علی شاہؒ سے فرمایا سید جعفر شاہ بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ آپ ان کی اولاد ہیں آپ کے مراتب بھی بڑے بلند ہیں۔

میاں احمد شاہ صاحب جب بھی نارووال جاتے تو آپ دربار سید جعفر علی شاہ پر ہی رہتے۔ گاؤں میں نہ جاتے تھے۔

سید سردار علی شاہؒ جوانی میں علمی و ادبی ذوق رکھتے تھے۔ آپ کو اردو، عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ آپ قرآن پاک اور حدیث و سنت نبوی ﷺ اور فقہی مسائل کا بھی علم رکھتے تھے۔ آپ درود کبریت احمر اور قصیدہ غوثیہ کے عامل تھے۔ آپ شریعت کے پابند، شب



زندہ دار، تہجد گزار، زہد و ورع میں کامل ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ عمر کے آخری دور میں جذب و استغراق کا غلبہ رہتا تھا۔

آپ نے غسل کو ۱۵ دن پہلے بلا کر تاکید کی کہ میں اپنے اللہ کے پاس جانا ہے مجھے اچھی طرح صاف ستھرا غسل دے کر بھیجنا اور صوفی نصرت صاحب کو بلا کر کہا کہ میرا جنازہ آپ پڑھائیں گے۔

آپ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۰ء بمطابق ۲۰ صفر ۱۴۱۱ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی قبر مبارک کو ٹلی پلاٹ نارووال میں ہے۔

آپ کی اولاد :

حضرت پیر سید کرامت علی شاہ گیلانی قادری

سید محمد یسین شاہ گیلانی قادری

آپ کے خلفاء :

حضرت پیر سید ذوالفقار علی شاہ گیلانی قادری

حضرت پیر سید سیف اللہ خالد گیلانی قادری

حضرت پیر سید کرامت علی شاہ گیلانی قادری

پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر سید سیف اللہ قادری گیلانی مدظلہ

آپ کا اسم گرامی سید سیف اللہ اور لقب خالد ہے۔ آپ کے والد ماجد سید رحمت علی شاہ گیلانی قادری بن سید محمد بخش گیلانی قادری بن سید لال شاہ گیلانی قادری ہیں۔

آپ یکم جنوری ۱۹۵۲ء کو موضع کوٹلی باجوہ میں سید رحمت علی شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔

ولیعہ کاملہ قبلہ والدہ ماجدہ کی شفقت بھری گود اور ولی کامل سید رحمت علی شاہ صاحب کی پُر تاثیر نظر اور توجہات کے اس حسین امتزاج کا اثر مولود پر کچھ ایسا ہوا کہ بچپن ہی سے آثارِ عجیبہ کا ظہور ہونے لگا آپ خاندان کے سب افراد کی آنکھوں کا تار اقرار پائے۔

دینی علوم اپنے والد محترم اور والدہ صاحبہ سے حاصل کیے۔ آپ نے مسلم ہائی سکول نارووال سے میٹرک پاس کیا اور ایف ایس سی اسلامیہ کالج لاہور سے پاس کی۔ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی تعلیم و تربیت بھی حاصل کرتے رہے۔ سنِ بلوغ کو پہنچنے تک ریاضت و مجاہدہ بھی کچھ اس انداز سے جاری رہا کہ والدہ ماجدہ اپنے ہاتھوں سے چٹّی پر آٹا پیس کر روٹی پکایا کرتی پھر انہیں دھوپ میں سکھا کر دوبارہ کوٹ پیس کر شکر ملا کے رکھ دیتی اس آمیزہ سے شاہ صاحب سحر و افطار کیا

کرتے۔ شاہ صاحب فرماتے کہ یہ خوراک مجھے اس قدر مرغوب تھی کہ کوئی دوسرا کھانا اس قدر اچھا نہ لگتا تھا۔ اکثر روزہ رکھتے۔ ہر وقت با وضو رہتے تھے فضول گفتگو سے اجتناب فرماتے۔

گاؤں کی مساجد میں باری باری تبلیغ دین اور وعظ و نصیحت کا اہتمام کرتے تھے۔

تعلیم سے فارغ ہوئے تو پاکستان ایئر فورس میں سروس اختیار کی۔ دورانِ سروس بھی وہی معمولات ہفتہ وار محفل ذکر ہر ماہ ختم گیارہویں شریف۔ میلاد شریف، شبِ معراج اور دیگر ایام مبارکہ کی نسبت سے محافل کا باقاعدہ انعقاد فرماتے تھے۔ آپ جناب حضرت غوثِ اعظمؒ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ گیارہویں شریف کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔

دورانِ سروس دربارِ غوثیہ حضرت سید جعفر شاہؒ کے سجادہ نشین قبلہ تایاجی سید سردار علی شاہ قادری گیلانی نوشاہیؒ آپ کو مختلف اوراد و وظائف اور چلہ کشی کرنے کا فرمایا کرتے تھے شاہ صاحب عرض کرتے ہیں سروس میں مصروف رہتا ہوں آپ ہی سب کچھ کریں اور فیوض و برکات عطا کر دیں۔ اس پر سید سردار علی شاہ صاحب مسکرا دیا کرتے تھے۔

بعد ازاں شاہ صاحب ابو ظہبی ایئر فورس کے ساتھ منسلک ہو گئے اس طرح شاہ صاحب نے متحدہ عرب امارات میں بھی باقاعدہ تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا۔ شاہ صاحب کو جہاں بھی کوئی دعوت دیتا فوراً وہاں تشریف لے جاتے۔ خود ہی تلاوتِ کلام پاک کرتے خود ہی نعتِ رسول

ﷺ پڑھتے خود ہی وعظ و نصیحت اور ذکر و دعا فرماتے تھے۔ جہاں بھی اردو، پنجابی بولنے

سمجھنے والے افراد کا پتہ چلتا کسی نہ کسی طرح محفل کا انعقاد فرمادیتے۔ کئی کمپنیوں کے لیبر کیمپس میں مساجد کی بنیاد رکھی۔ شارجہ اور اجمان میں باقاعدہ ہر ماہ بڑی بڑی محافل انعقاد پذیر ہوتی تھیں۔ اہلسنت و جماعت ابو ظہبی کے صدر رہے۔ پاکستان کے اکابر علماء مشائخ کو متحدہ عرب امارات کے

تبلیغی دورے کرواتے تھے۔ شاہ صاحب کا شمار اہلسنت وجماعت کی معروف شخصیات میں ہوتا ہے۔ شاہ صاحب نے اپنی ایک مذہبی جماعت کی بنیاد رکھی۔ کثیر تعداد میں لوگ مُدِّ و معاون ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب سے ملاقات ہوئی مشن سے متاثر ہوئے اپنی جماعت کو ادارہ منہاج القرآن میں زم کر دیا تحریک منہاج القرآن میں شمولیت کے بعد بہت زیادہ تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ تحریک منہاج القرآن شارحہ کی صدارت فرماتے رہے۔ ہر طرف شاہ صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کا خوب چرچا ہوا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور شاہ صاحب کے مابین ایک خاص عقیدت و محبت کا رشتہ قائم ہے۔ ضیاء الامت حضرت پیر کرم شاہ الازہریؒ سے بھی دیرینہ تعلقات تھے۔ شاہ صاحب اکثر پیر کرم شاہ الازہری صاحب کی محبت و شفقت کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب (نیریاں شریف) بھی شاہ صاحب سے بڑی محبت فرماتے ہیں۔ شاہ صاحب کے اعلیٰ روحانی مراتب کی خبر دینے والوں میں پیر علاؤ الدین صدیقی صاحب پہلے صاحب کشف کرامت بزرگ ہیں۔ شاہ صاحب بھی پیر صاحب کا ذکر خیر محبت و عقیدت سے کرتے ہیں۔ سلسلہ رفاعیہ کویت کے بزرگ سید یوسف ہاشم الرفاعی کا شمار بھی شاہ صاحب کے دوستوں میں ہوتا ہے۔ راقم الحروف عہد حاضر کے اکابر علماء اولیاء و مشائخ سے روابط اور کسب فیض کا ذکر شاہ صاحب سے اکثر سُنتا رہتا تھا۔

سالانہ عرس مبارک دربار غوثیہ سید جعفر شاہ منعقد تھا۔ سید سیف اللہ شاہ صاحب سید رحمت علی شاہؒ، سید کرامت علی شاہؒ، سید ذوالفقار علی شاہ اور عزیز و اقارب و مریدین کا ہجوم تھا۔ عرق گلاب اور مُٹک و کافور سے دربار شریف کو غسل دیا جاتا تھا۔ اس معطر اور نورانی ماحول میں ذکرِ الہی کی گونج عجیب روحانی منظر تھا کہ اچانک غیر متوقع طور پر سید سردار علی شاہؒ ایک خاص

کیفیت کے عالم میں وارد ہوئے جذب کے عالم میں دربار شریف کے گرد تین چکر لگائے آخری چکر پر ایک طرف سے قبر پر انوار حضرت سید جعفر شاہ کا غلاف اٹھا کر سید سیف اللہ شاہ کا سر پکڑ کر قبر انور پر رکھ دیا اور غلاف سے ڈھانپ دیا شاہ صاحب فرماتے ہیں اُس وقت مجھ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی جس کا بیان ممکن نہیں صرف اتنا یاد ہے کہ زبان پر بے اختیار (حق حق) اسم باری تعالیٰ کا ذکر جاری تھا۔ جب ذرا ہوش آیا تو میرے سر پر دستارِ فضیلت سجائی گئی اور خلافت و اجازت عطا کر دی گئی۔ دربارِ غوثیہ حضرت سید جعفر شاہ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ سید سردار علی شاہ نے نصیحت فرمائی بیٹا اپنا دروازہ اب ہر سائل کے لیے ہر وقت کھلا رکھنا ہر ایک کو تسلی دینا ہر ایک کو دُعا دینا۔ جو کوئی بیعت کا طالب ہو اُسے بیعت کرنا۔

اللہ پاک سب پر رحم اور فضل فرمائے گا۔ (انشاء اللہ)

دین اسلام کی تبلیغ فریضہ منصبی سمجھ کر ادا کرنا۔ مخلوق خدا کی راہنمائی کرنا چاہے وہ امور شریعت ہو یا طریقت۔ سب سے خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ یہی ہمارے بزرگوں کا طریقہ اور روایت ہے۔ کچھ اور نصیحت آموز باتیں بتائیں اسرار و رموز سمجھائے اور اُرداد و وظائف تلقین فرمائے اور اپنی بھر تو جہات اور دُعاؤں سے رخصت فرمایا۔

شاہ صاحب واپس شارحہ آگئے۔ شارحہ میں کئی عقیدت مندوں نے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا مگر شاہ صاحب عاجزی اور انکساری کا عُذر پیش کر دیتے۔ دراصل اندریں طبیعت یہ تقاضہ کرتی کہ اگر جناب پیران پیر دستگیر حضرت غوث اعظمؒ ذمہ داری اٹھائیں تو بیعت کروں گا۔ اسی فکر میں وقت گزر تا رہا کہ اچانک خواب میں مسلسل حضرت سیدنا طاہر علاء الدین گیلانیؒ کی زیارت ہونے لگی سید طاہر علاء الدین گیلانیؒ ہر زیارت پر اک نئی رمز ظاہر فرماتے اور اکثر کراچی آکر ملاقات کرنے

کا حکم فرماتے۔ شاہ صاحب کے دل میں محبت عقیدت اور شوقِ زیارت روز بروز فذوں تر ہوتی گئی۔ خوشاہ نصیب بالمشافہ ملاقات کے لیے آستانہ غوثیت مآب (واقع کراچی) پر حاضر خدمت ہوئے قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا اور قطبؒ زمانہ کی صحبت نصیب ہوئی۔

حضرت سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ نے بڑی محبت و شفقت سے خوش آمدید کہا شاہ صاحب فرماتے ہیں جس ہستی کو خواب میں دیکھتا تھا اور عجیب سرور حاصل ہوتا تھا آج جاگتی آنکھوں سے زیارت میسر ہوئی۔

یک زمانہ یا صحبتِ اولیاء

بہتر از اطاعتِ صد سالہ بے ریا

سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ حُسن و جمال کے پیکرِ اتم دلبری و رعنائی کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آنکھوں نے جی بھر کے نظارِ محبوب کیا اور صحبتِ شہزادہ غوث الوریؒ سے مستفیض ہوئے۔

قدوة الاولياء  
شهزاده غوث الوری شیخ المشائخ



نقیب الاشراف  
حضور سید طاہر علاء الدین قادری  
گیلا نی البغدادی

فیضانِ غوثِ اعظمؒ سے اپنے دامن کو لبریز کیا۔ بعدِ صحبت و زیارت شاہ صاحب نے پنجابِ روانگی کے لیے اجازت چاہی تو سید طاہر علاؤ الدین گیلانی نے فرمایا آج نہیں کل دوبارہ زیارت کے لیے آؤ بعد میں پنجاب چلے جانا اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ دوسرے دن شاہ صاحب زیارت کیلئے حاضر ہوئے تھوڑی دیر توقف کے بعد سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ نے حکماً فرمایا ہمارے ہاتھ پر بیعت کرو۔ شاہ صاحب چونکہ کئی سال قبل اپنے تایاجی کے ہاتھ بیعت کر چکے تھے اور خلافت و اجازت کے ساتھ سجادہ نشینی دربارِ غوثیہ سید جعفر شاہؒ سے بھی سرفراز تھے۔

اس لیے طبیعت میں ذرا تاؤل وارد ہوا۔ توجہ باطنی سید جعفر شاہؒ کی طرف کی کہ راہنمائی حاصل ہو۔ سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ کی پُر جوش آواز آئی پیچھے کیا دیکھتا ہے۔ ایک ہی خاندان ہے ایک ہی گھرانہ ہے بیعت کرو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ یہ سنئے ہی شاہ صاحب کا تاؤل ختم ہو گیا۔ اور سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ کی طرف بیعت کے لیے ہاتھ آگے بڑھادیا اور دستِ غوثیت مآب پر شرفِ بیعت سے سرفراز ہوئے۔ بعدِ بیعت سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ گھر کے اندرونی حصے کی طرف تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب واپس تشریف لائے تو جناب کے ہاتھ میں مطبوعہ سندِ خلافت تھی جس پر قبلہ سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ نے اپنے دستِ مبارک سے شاہ صاحب کا نام ولایت تاریخ ماہ و سال رقم کیا اور اپنی مہر اور دستخط ثبت فرمائے۔

عکس مبارک سندِ خلافت طریقہ القادریہ العالیہ گیلانیہ بغدادیہ اگلے صفحہ پر ہے۔



مسند الخلافة العثمانية العظمى العالية الكبرية بخواجه

على نشر الطريقة القادرية والاعتماد على الله تعالى على الجاهل ومن لفق الكتب والسنة لا يعتمد على عليه  
ولتبنيهم وأجرت جميع ما حازه في داره وأمسك على نفسه من الألفاظ والأولاد وما يحيى وأصولي  
ولو عي وجميع المحبين والمنتهين للطريقة القادرية الظاهرية والباطنية والخواصا سادات الطريقة  
القادرية العظمى وصوفية أين ما يكونوا أكرمهم الله وأباكهم وأولادهم جزاء عظيمًا أكثر من أكرمهم  
مشغلين بخدمت الطريقة القادرية بمقتضى ما أفاضنا بحكم الصالحين رضي الله عنهم حتى يؤتم به  
إرشاد تنبئ في مشارق الأرض ومغاربها وأرجو عن منهم شيئا ولما دونو الله على التوفيق

[illegible]

اور شاہ صاحب کو مبارک باد دی اور کہا کہ سُنو سیف اللہ آج کے بعد کسی کو بیعت سے انکار نہ کرنا۔ تمہارے دل میں تھا کہ اگر جناب غوثِ اعظم سید عبد القادر جیلانیؒ ذمہ داری اٹھائیں گے تو تم بیعت کرو گے۔ یہ گھر جناب غوثِ اعظمؒ کا ہے۔ ہم اُن کے فیضان کا امین ہے۔

یہ خلافت و اجازت جناب غوثِ اعظمؒ کے حکم سے ہے۔ پھر خادم کو طلب کیا اور اُسے کہا کہ آستانہ پر تمام ذائرین کو اطلاع کرو کہ ہم نے سید سیف اللہ شاہ کو خلافت دیا سب سید سیف اللہ شاہ کو مبارک دو۔ پھر سید طاہر علاؤ الدین گیلانیؒ نے بہت ساری دعاؤں اور توجہات کے سائے میں شاہ صاحب کو رخصت کیا۔ اسکے بعد تور و حانی فتوحات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ چل نکلا مکاشفات و برکات کا ظہور کثرت سے ہونے لگا۔

قبلہ شاہ صاحب پر اپنے آباؤ اجداد کی روحانی توجہات کا عالم بھی عجیب ہے۔

ایک دفعہ آپ کو بمع اہل و عیال حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی مَنا میں آپ شیطان کو کنکریاں مارنے جا رہے تھے حجاج کرام کے ہجوم میں دونو بیٹے پچھڑ کر گم ہو گئے کافی تلاش کے بعد بھی جب بچے نہ ملے تو شاہ صاحب نے اپنے والد بزرگوار حضرت سید رحمت علی شاہ گیلانیؒ کی طرف توجہ کی (جو اُس وقت گاؤں میں اپنے حجرے کے اندر مشغول عبادت تھے) اور عرض کی کہ بچے پچھڑ گئے ہیں مدد فرمائیے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ہمارے آنکھوں کے سامنے سے دونوں بیٹے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے گزرے ہم نے آگے بڑھ کر دونوں کو پکڑ لیا۔ بچے کہنے لگے دادا جان کو بھی پکڑیں وہ ہی تو ہمیں یہاں تک لائے ہیں۔ حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر جب پاکستان پہنچے تو بچوں کو لیکر سیدھا گاؤں والدین کی زیارت کے لیے حاضر ہوا تو والدہ صاحبہ نے پوچھا کہ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران کیا واقعہ ہوا۔

میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا فرمانے لگیں ٹھیک اُسی وقت تمہارے والد جلدی جلدی پریشانی کے عالم میں ہجرے سے باہر آئے اور کہا کہ بچے وہاں پریشان ہیں۔ کچھ بھی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دو یہ کہہ کر واپس ہجرے میں چلے گئے۔ ادھر میں نے جو ہوسکا اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ ہجرے سے باہر آئے اور کہنے لگے اللہ پاک نے مدد فرمائی اور مشکل ٹل گئی ہے۔ اب بچے خیریت سے ہیں۔

حضرت سید جعفر شاہ گیلانیؒ سے تو آپ کو حضوری حاصل ہے۔

آئینہ دل میں ہے تصویر یار

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اکثر ہفتہ وار محفل ذکر میں سید جعفر شاہؒ کی موجودگی کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں جب بھی سید جعفر شاہؒ سے رابطہ کی غرض سے متوجہ ہوتا ہوں اُسی وقت ملاقات ہو جاتی ہے اور ہر طرح سے مدد کرتے ہیں۔

عطارؒ ہو رازیؒ ہو رومیؒ ہو کہ غزالیؒ

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

نمازِ تہجد کے متعلق اس عاجز کے استفسار پر فرمایا۔ مجھے یاد نہیں کب سے تہجد پڑھ رہا ہوں صرف اتنا یاد ہے کہ ایک رات سویا ہوا تھا تہجد کے وقت خواب میں سید جعفر شاہ گیلانیؒ تشریف لائے

فرمایا بیدار ہو جاؤ یہ وقت غفلت کی نیند سونے کا نہیں ہے۔ اُٹھو وضو کرو اور نمازِ تہجد ادا کرو۔ میں بیدار ہو گیا وضو کیا اور نمازِ تہجد پڑھے بغیر ہی سو گیا۔ سید جعفر شاہ گیلانی دوبارہ خواب میں تشریف لائے اور میری پشت پر دو تین کوڑے رسید کیے اور فرمایا آئندہ کبھی تہجد قضاء نہ ہو۔ صبح اُٹھ کر دیکھا تو پشت پر نشان بھی تھے اور درد بھی ہو رہا تھا۔ والدہ صاحبہ دیکھ کر پریشان ہوئیں والد صاحب کو دکھایا تو وہ مسکرا کر لگے اور فرمایا مجھے رات کے واقعہ کا علم ہے شاہ صاحب فرماتے ہیں اُس دن کے بعد کبھی تہجد قضاء نہیں ہوئی۔ آپ بے جا کرامات کے تذکرے کو ناپسند فرماتے ہیں اخفائے احوال کو پسند کرتے ہیں۔ شرعی امور پر استقامت کو کرامت سے افضل جانتے ہیں۔ صرف حضرت مولانا محمد یونس صاحب جو جید عالم دین، باعمل صوفی اور شاہ صاحب کے خلیفہ ہیں۔ یا اس عاجز کے اسرار و گریڈ پر کوئی واقعہ مختصر بیان کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ کا ایک عقیدت مند حاضر خدمت ہوا اور عرض کی زیارت حریم شریفین کو جا رہا ہوں کوئی نصیحت فرمائیں یا میرے لائق کوئی خدمت ہو تو حکم کریں۔ شاہ صاحب نے کاغذ پر کچھ تحریر کر کے اُسے دیا اور کہا اس کو کھولنا نہیں۔ جب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری ہو پہلے میرا اور اپنا سلام عرض کرنا پھر خدام سے نظر بچا کر یہ پرچی جالیوں کے اندر پہنچا دینا۔ جب وہ خوش نصیب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا بعد سلام و زیارت اُس نے وہ پرچی پیش کر دی تب اُسے جالیوں کے قریب بیٹھے نیند آئی اور سو گیا مگر مقدر جاگ اُٹھا آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت عطا فرمائی اور فرمایا سید سیف اللہ کو کہنا تمہارا کام ہو جائے گا۔ ٹھیک اُسی وقت شارحہ میں شاہ صاحب کو بھی آقائے دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور بشارت دی گئی۔ یہ عاجز اکثر شاہ صاحب سے ویسی ہی پرچی کا تقاضا کرتا تھا اور شاہ صاحب مُسکرا دیتے تھے۔ ایک دفعہ شارحہ لاہور کی الماریوں میں پڑی

لتابوں کا معائنہ فرما رہے تھے کہ معاً نظر پڑی ایک کتاب اپنی جگہ سے غائب ہے۔ بہت یاد کیا کہ کونسی کتاب ہے اور کس کو دی ہے مگر کچھ یاد نہ آیا۔ قبلہ شاہ صاحب کو اونگھ آگئی مولانا عبد الرحمن جامیؒ کی زیارت ہوئی فرماتے ہیں میری کتاب ہے شواہد النبوةؐ ہے اور تم نے اسلم اے سیاں (ائر کنڈیشنٹ) والے کو دی ہے۔ آپ بیدار ہو کر سیدھے اسلم کے پاس گئے اور کتاب کا مطالبہ کیا تو وہ حیران ہوا آپ کو ابھی تک کیسے یاد ہے وہ کتاب میرے پاس ہے میں تو سمجھا تھا کہ آپ بھول چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا میں تو بھول ہی گیا تھا مگر صاحب کتاب نے یاد دلادیا ہے۔

شاہ صاحب ایک دن لاہور اپنے گھر آرام فرما رہے تھے۔ بار بار دل میں خیال گزرتا ہے حضرت میاں میرؒ سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ ہیں اُن کے دربار شریف پر حاضری دینا چاہیے۔ اشارہ غیبی سمجھ کر حاضری کا ارادہ کر لیا کہ ابھی چلتے ہیں مگر ادھر ادھر کی معمولی مصروفیت میں نہ جانے کس طرح دو تین گھنٹے گزر گئے آخر روضہ حضرت میاں میرؒ پر حاضر ہوئے سلام عرض کیا اور کچھ وقت تلاوت کلام پاک کی دعا کے بعد واپس چل دیئے ابھی احاطہ دربار کے وسط میں ہی تھے ایک طرف سے آواز آئی سید سیف اللہ شاہ صاحب کون ہیں آپ رُک گئے۔ اور ایک اجنبی کے منہ سے اپنا نام سُن کر حیران ہوئے۔ جلد ہی وہ شخص آپ کے قریب آگیا اور پوچھا کیا آپ سید سیف اللہ شاہ صاحب ہیں۔ آپ نے کہا ہاں میں ہی سیف اللہ ہوں۔ اُس نے ایک طرف اشارہ کر کے بتایا کہ وہاں اُس کے پیر و مرشد معہ مریدین آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں اور ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

شاہ صاحب اُسکے ساتھ چلے گئے دیکھا کہ وہاں ایک جماعت اپنے مرشد کے قریب حلقہ کیے بیٹھی ہے اُس شیخ طریقت نے آپ کا استقبال کیا اور کہا کہ صبح دس بجے ہماری محفل ذکر ہوتی ہے۔ آج محفل ذکر کا آغاز کرنا چاہا تو مجھے اونگھ آگئی دیکھا کہ حضرت میاں میرؒ صاحب فرماتے ہیں کہ آج سید سیف اللہ

شاہ ذکر کرائے گا۔ ہم اُس وقت سے حلقہ باندھ کر انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب سید سیف اللہ شاہ آئے اور ذکر کرائے۔ ابھی کچھ لمحے پہلے دوبارہ حضرت میاں میر صاحب کی زیارت ہوئی ہے جناب فرماتے ہیں سید سیف اللہ تو دعا کر کے واپس جا رہا ہے اُسے آواز دے کہ بلاؤ اور اُسے کہو کہ ذکر کرائے۔ شاہ صاحب نے ذکر کرایا اُن بزرگوں نے شاہ صاحب کے طریقہ ذکر کو بہت پسند کیا اور بتایا کہ وہ بابا تاج الدین ناگپوری کی درگاہ کے سجادہ نشین حضرات کی اولاد ہیں اور سلسلہ تاجیہ کے شیخ طریقت اور کراچی درگاہ کے سجادہ نشین ہیں انہوں نے سلسلہ تاجیہ کے اور اذونات کا تحفہ شاہ صاحب کو پیش کیا اور بابا تاج الدین کی دعوت کا طریقہ سکھایا۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں جیسے ہی میں نے دعوت شروع کی پہلے ہی دن بابا تاج الدین صاحب سے ملاقات ہو گئی اور روزانہ شاہ صاحب کو کسی نہ کسی مزار پر لے جاتے اور صاحب مزار کی زیارت اور تعارف کرواتے تھے۔

شارجہ میں قیام کے دوران آپ کے پاس کثرت سے آسیب زدہ افراد کو لایا جاتا آپ دم کرتے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لوگ صحت یاب ہو کر واپس جاتے۔ بڑے دلچسپ واقعات دیکھنے کو ملتے تھے اُن واقعات کو یہاں تحریر کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اکثر بے اولاد حضرات بھی اس آستانہ پر فیضیاب ہوتے ہیں اور اپنی جھولیاں مرادوں سے بھر کر جاتے ہیں۔ جن لوگوں کو ڈاکٹر بھی مایوس کر دیتے شاہ صاحب کی دُعا سے اُن کو صاحب اولاد دیکھا ہے۔

آپ مستجاب الدعوة ہیں۔ حلیم الطبع خوش اخلاق، آپ ظاہر و باطن میں سنت نبوی ﷺ کے متبع اور شریعت مطہرہ کی پابندی کرنے والے ہیں خوش لباس ہیں اکثر سفید شلوار قمیض پہنتے ہیں سر پر عمامہ شریف یا ٹوپی رکھتے ہیں۔ ننگے سر ہونے کو ناپسند فرماتے ہیں حتیٰ کہ غسل کے لیے تشریف لے جائیں تب بھی سر پر رومال رکھتے ہیں۔ زیادہ وقت مطالعہ کرنے اور تسبیح پڑھنے میں صرف کرتے ہیں

مریدین اور سانکوں کے لیے جناب کا دل اور آستانہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ آپ ہر مرید اور ہر سانک کی مدد فرماتے ہیں تسلی دیتے ہیں۔ بیٹھے اور مشفق انداز سے نصیحت کرتے ہیں کبھی کبھی شگفتہ مزاجی اور خوش طبعی بھی کیا کرتے ہیں۔ قہقہہ لگا کر ہنسنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ اکثر احباب جناب کے وقت اور دیگر مصروفیات کا دھیان کیے بغیر ہر وقت بیٹھے رہتے ہیں۔ کبھی کسی کو اپنے در سے نہیں اٹھایا۔ دینی، مذہبی اور علمی گفتگو کو پسند کرتے ہیں۔ علمی سوال پر تو بہت خوش ہوتے ہیں۔

فقہی مسائل پر تو شاہ صاحب کو درق حاصل ہے۔ متلاشیان حق کی احسن طریقہ سے راہنمائی کرتے ہیں مریدین اور ذرائین کی تواضع حسبِ وقت مشروب یا کھانے سے کرتے ہیں۔ کھانے میں کسی شخص کی خوشامدی یا کمی بیشی نہ ہوتی بلکہ جو کچھ حاضر ہوتا ہے امیر و غریب میں یکساں تقسیم فرما دیتے البتہ مشائخ و علماء کے لیے تکلف سے اہتمام کرتے، عمر رسیدہ افراد کا بہت احترام کرتے ہیں۔

بہت کم سوتے ہیں زیادہ وقت بیداری میں گزرتا ہے۔ نماز تہجد پر ایسی ستقامت کہ سبحان اللہ اگر تہجد کے وقت سے آدھ گھنٹہ قبل بھی سوئیں۔ تو بھی ٹھیک وقت پر بیدار ہو جاتے ہیں۔ وضو کے بعد تو ایسے ہشاش بشاش تازہ دم ہوتے کہ حیرت ہونے لگتی۔ ہر جمعرات شب بیداری کا اہتمام کرتے ہیں آخر شب آپ پر خوب گریہ زاری کی کیفیت وارد ہوتی ہے۔ نماز تہجد سے لیکر نماز فجر اور طلوع آفتاب تک تسبیح و ذکر الہی میں مصروف رہنا آپ کا معمول ہے۔ اس دوران گفتگو کو بھی ناپسند فرماتے ہیں۔

سورج بلند ہو جانے پر چادر اوڑھ کر لیٹ جاتے ہیں اور اسی حال میں فکر و مراقبہ کرتے ہیں۔

الحمد للہ شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹوں سے نوازا ہے۔

--- سید محمد عاطف شاہ گیلانی \*

--- سید محمد آصف شاہ گیلانی \*

--- سید محمد عاصم شاہ گیلانی \*

ماشاء اللہ صاحبزادگان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و ادبی ذوق کے حامل ہیں تصوف و طریقت و فقر تو صاحبزادگان کے خون میں شامل ہے صاحبزادہ محمد آصف شاہ صاحب ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحبزادگان کو شاہ صاحب کے علم و فضل و فیوض و برکات کا حقیقی وارث بنائے۔

### آمین

حضور قبلہ سید سیف اللہ شاہ صاحب نے تاحال چار صاحبان علم و فضل پر خصوصی نظر و عنایت فرماتے ہوئے اپنی خلافت و نیابت سے سرفراز فرمایا ہے۔

--- حضرت علامہ مولانا محمد یونس قادری (میراکلاں ضلع راولپنڈی)

--- فقیر احمد علی رضا قادری (کھاریاں ضلع گجرات)

--- حضرت پیر سید عارف شاہ بخاری قادری (پتوکی ضلع قصور)

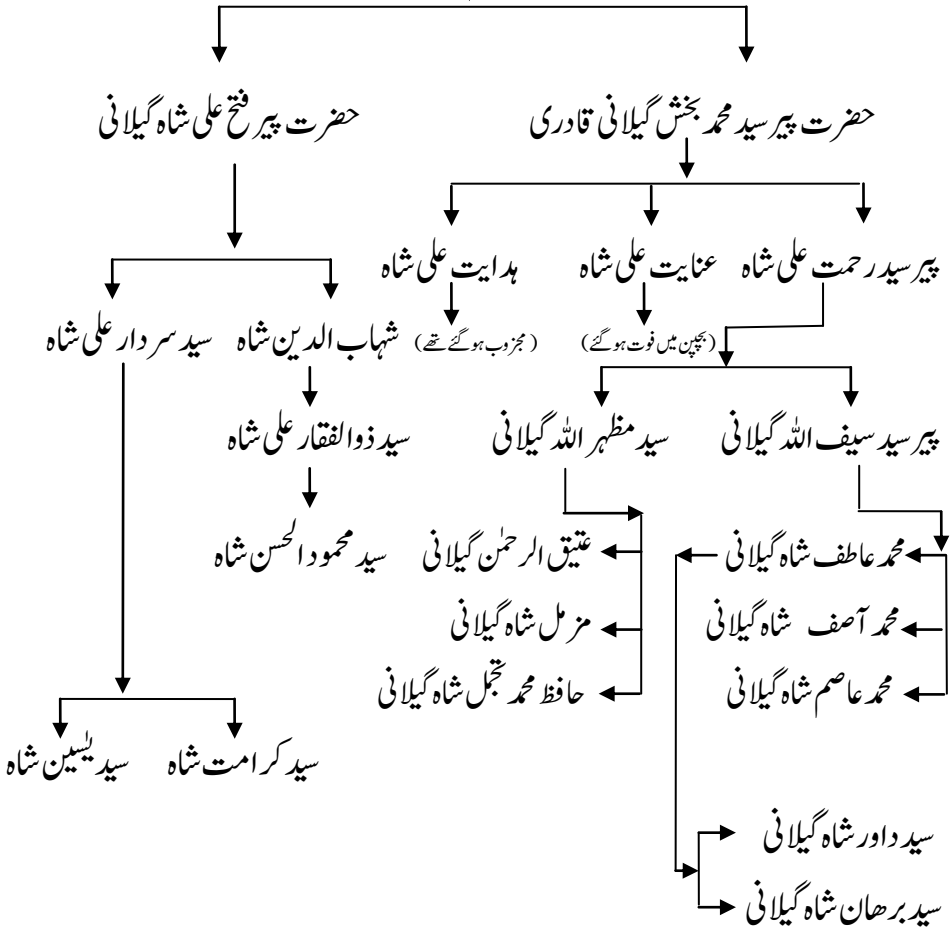
--- حضرت علامہ مولانا محمد افضل کانبجو قادری (رحیم یار خاں)



## شجرہ نسب حضرت پیر سید سیف اللہ خالد گیلانی قادری

حضرت پیر سید شاہ حسین بخش گیلانی قادریؒ

حضرت پیر سید لال شاہ گیلانی قادری



## سلسلہ طریقت غوثیہ قادریہ

حضرت پیر سید جعفر علی شاہؒ کے کسب علوم باطنی اور فیوض روحانی کا سلسلہ اسناد یہ ہے

### بترتیب عروجی

- ۱۔ حضرت پیر سید جعفر علی شاہ قادریؒ گیلانی
- ۲۔ حضرت سید محمد صالح قادریؒ گیلانی
- ۳۔ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ
- ۴۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ
- ۵۔ حضرت مخدوم شاہ معروف چشتیؒ
- ۶۔ حضرت سید مبارک شاہ حقانیؒ
- ۷۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث گیلانیؒ
- ۸۔ حضرت سید شمس الدین گیلانیؒ
- ۹۔ حضرت سید شاہ میر گیلانیؒ
- ۱۰۔ حضرت سید علی گیلانیؒ
- ۱۱۔ حضرت سید مسعود گیلانیؒ
- کوٹلی باجوہ نارووال
- ۱۱۱۸ھ چک سادہ گجرات
- ۸ ربیع الاول ۱۰۶۲ھ رنمل شریف
- ۲۷ رمضان ۱۶۰۴ھ / ۱۰۱۲ھ بھلوال شریف
- ۱۰ محرم ۱۵۷۹ھ / ۹۸۷ھ خوشاب شریف
- ۹ شوال ۱۵۴۹ھ / ۹۵۶ھ اونچ شریف
- ۷ رجب ۱۵۷۱ھ / ۹۲۳ھ اونچ شریف
- ۳ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ / ۸۳۴ھ (حلب) شام
- ۸ ذیقعد ۱۳۶۵ھ / ۷۶۶ھ (حلب) شام
- ۲ محرم ۱۳۱۵ھ / ۷۱۵ھ (حلب) شام
- ۵ شعبان ۱۲۶۲ھ / ۶۶۰ھ (حلب) شام

- ۱۲۔ حضرت سید احمد گیلانیؒ
- ۲۵ رجب ۱۲۳۳ھ / ۶۳۰ھ (حلب) شام
- ۱۳۔ حضرت سید عبدالسلام صوفی گیلانیؒ
- ۳ رجب ۱۲۱۲ھ / ۶۱۱ھ بغداد شریف
- ۱۴۔ حضرت سید عبدالوہاب گیلانیؒ
- ۲۵ شوال ۱۱۹۷ھ / ۵۹۳ھ بغداد شریف
- ۱۵۔ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
- ۱۱ ربیع الثانی ۱۱۶۶ھ / ۵۶۱ھ بغداد شریف
- ۱۶۔ حضرت شیخ ابوسعید مبارک معزمیؒ
- ۷ محرم ۱۱۱۹ھ / ۵۱۳ھ بغداد شریف
- ۱۷۔ حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاریؒ
- ۱ محرم ۱۰۹۳ھ / ۴۸۶ھ بغداد شریف
- ۱۸۔ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسیؒ
- ۳ شعبان ۱۰۵۵ھ / ۴۴۷ھ طرطوس
- ۱۹۔ حضرت شیخ عبدالواحد تمیمیؒ
- ۹ جمادی الثانی ۱۰۳۴ھ / ۴۲۵ھ بغداد شریف
- ۲۰۔ حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ
- ۲۸ ذی الحجہ ۹۴۶ھ / ۳۳۴ھ بغداد شریف
- ۲۱۔ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ
- ۲۷ رجب ۹۱۰ھ / ۲۹۷ھ بغداد شریف
- ۲۲۔ حضرت شیخ سری سقطیؒ
- ۳ رمضان ۸۶۷ھ / ۲۵۳ھ بغداد شریف
- ۲۳۔ حضرت شیخ معروف کرخیؒ
- ۲ محرم ۸۱۵ھ / ۲۰۰ھ بغداد شریف
- ۲۴۔ حضرت شیخ داؤد طائیؒ
- ۲۸ ربیع الاول ۸۱۱ھ / ۱۶۵ھ بغداد شریف
- ۲۵۔ حضرت شیخ حبیب عجمیؒ
- ۳ ربیع الثانی ۷۷۳ھ / ۱۵۶ھ بغداد شریف
- ۲۶۔ حضرت شیخ امام حسن بصریؒ
- ۴ محرم ۲۹۹ھ / ۱۱۱ھ بصرہ شریف
- ۲۷۔ حضرت امام علی المرتضیٰؒ
- ۲۱ رمضان ۶۶۱ھ / ۴۰ھ نجف اشرف
- ۲۸۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ
- ۲ ربیع الاول ۶۳۲ھ / ۱۱ھ مدینہ طیبہ۔

## مرید کے لیے چند بنیادی ہدایات

مجاہدہ نفس کا پہلا قدم؛ کلام، طعام اور منام میں تخفیف ہے۔

### قلیل کلام

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَمَتَ نَجَا

ترجمہ جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

پس سالک کو چاہئے کہ ارشاد رسالت مآب ﷺ کا دامن مضبوطی سے تھام لے۔ مریض کی عیادت، مصیبت زدہ کی تعزیت، حصولِ تعلیم، کسبِ معاش اور تبلیغِ دین وغیرہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرے مگر تکلم حسبِ ضرورت ہو۔ اے سالک تجھے چاہئے کہ تو فضول اور لغو گفتگو سے بالکل پرہیز کرے اور قہقہے لگانے سے اجتناب کرے، زبان کو زیادہ تر ذکرِ خدا اور تبلیغِ دین حق میں جنبش دے۔

### قلیل طعام

قلتِ طعام کے ضمن میں مرید پر لازم ہے کہ کھانا اسقدر کھائے کہ جس سے سیری ہر گز محسوس نہ ہو اور اتنا کم بھی نہ کھائے کہ جسمانی ضعف محسوس کرنے لگے۔ کم کھانا تیری روحانیت اور نورانیت

میں اضافہ کرے گا۔ اے راہرو منزل حق زیادہ کھانے سے تیرا نفس تجھ پر غالب آئے گا اور تو غفلت کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ پس قلت طعام کی مدد سے غلبہ نفس کو توڑ اور روح کو تقویت پہنچا۔ ہر ماہ چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ (۱۵، ۱۴، ۱۳) کا روزہ رکھ اور ہر ہفتہ میں سوموار کے دن کا بھی روزہ رکھ۔

## قلیل المنام

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کا ارشاد ہے:

الخیر فکل الخیر فی البیظہ و الشر فکل الشر فی النوم

ترجمہ تمام تر بھلائی جاگنے میں ہے اور تمام تر برائی سونے میں ہے۔

پس مرید کو چاہئے کہ کم سے کم سوئے اور زیادہ سے زیادہ جاگے۔ رات اور دن کے تین حصے کرے، دو حصے جاگے اور ایک حصہ سوئے۔ پھر ممکن ہو تو اس سے بھی کم کرے۔ الغرض جہاں تک صحت اجازت دے جاگے۔ دوپہر کا کھانا کھا کر استراحت کرے، عشاء کے بعد اذکار و عبادت سے فارغ ہو کر بغیر دنیاوی گفتگو کئے سو جائے۔ تہجد کے وقت بیدار ہو اور اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ اپنے رب کو آنسوؤں اور آہوں کا نذرانہ پیش کرے۔ اس کے علاوہ شبانہ روز مسنون نوافل کی ادائیگی اور تلاوت قرآن مجید و کثرت درود و سلام، کثرت استغفار، صدقہ و خیرات اور اسلامی کتب کا مطالعہ کرے۔

## کثرت ذکر و عبادت

جب سالک حصول علم و اطاعت حق اور ارادت شیخ حاصل کرنے کے بعد مجاہدہ نفس کی طرف پہلا قدم (تخفیف طعام، منام و کلام) اٹھالے تو پھر اپنے شیخ کی اجازت سے ذکر و اذکار میں مشغول ہو جائے اگر اپنے اذکار و اوراد اور دیگر عبادات میں پابندی وقت سے کام لے گا تو یہ اس کے حق میں بہت مفید ثابت ہوں گی۔ تلاوت کلام پاک کے لیے کوئی وقت مقرر کرے اور باقاعدگی سے انوار تلاوت کے ذریعے اپنے باطن کو منور کرے۔ نوافل کے معاملے میں سالک پر پانچ فرض نمازوں کے علاوہ چار اور نمازیں ہیں۔ تہجد آٹھ رکعت، اشراق دو رکعت، چاشت چار رکعت اور اوہین چھ رکعت۔ اگر مصروفیت کی بنا پر چاشت تک سالک انتظار نہیں کر سکتا تو اشراق کے بعد متصل پڑھ لے۔ سالک کو چاہئے کہ نماز فجر اور اشراق کے درمیان دنیوی گفتگو نہ کرے اسی طرح مغرب اور اوہین کے دوران کلام نہ کرے۔ ان نمازوں کے علاوہ سالک کو چاہئے کہ ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ صلوٰۃ تسبیح پڑھے۔

اس کے لیے جمعہ کا دن موزوں ترین ہے۔

## آدابِ مرشد

مرید کو چاہئے کہ اعتقاد کامل اور اخلاص و محبت اور دوستی سے صحبت مرشد اختیار کرے۔  
 کوئی فعل بد ہو یا نیک، کوئی بات اچھی ہو یا بری، عزت افزاء ہو یا ہتک آمیز، جو بھی مرید کے  
 دل میں ہو مرشد سے نہ چھپائے۔  
 اپنا مال و جان و تن بلکہ جو کچھ بھی ملکیت میں ہو مرشد پر قربان کرے اور اپنے آپ کو مرشد کے  
 تصرف میں دے۔  
 ہر حال میں مطیع و فرمانبردار رہے اور مرشد کے ہر حکم و فرمان کو ظاہر و باطناً با رضا و رغبت  
 قبول کرے اور کبھی بھی مرشد کے حکم سے رُو گردانی نہ کرے  
 کبھی بھی اپنے ظاہر و باطن میں مرشد کے تصرف پر اعتراض نہ کرے۔  
 مرید مرشد کے ہاتھ میں مانند مردہ کے رہے تاکہ جدھر مرشد کی مرضی ہو اُدھر پھیرتا رہے اور  
 مرشد کے ہر امر کی تعمیل کرے۔  
 مرشد کے آگے نہ چلے بلکہ پیچھے چلے اور مرشد کے جلال سے ڈرتا رہے۔  
 مرشد کی صحبت میں بلا اجازت مرشد نہ کھائے، نہ پیئے، نہ سوئے۔

مُرشد کی مسند پر بھولے سے بھی نہ قدم رکھے ، نہ بیٹھے۔

مُرشد کی مجلس میں ضرورت سے زیادہ بات نہ کرے ، ناپسندیدہ گفتگو اور ناشائستہ حرکات کا ہرگز مرتکب نہ ہو۔

مولوی ہرگز نہ شُد مولائے روم  
تا عنلام شمس تبریزی نہ شُد

مشائخ عظام نے آداب مُرشد بڑی تفصیل سے بیان کئے ہیں ، ہم نے ان میں سے چند آداب اختصار سے لکھ دئے ہیں اور ان کا بجا لانا مرید کے لیے بحق مُرشد واجب ہے۔



## تصور شیخ

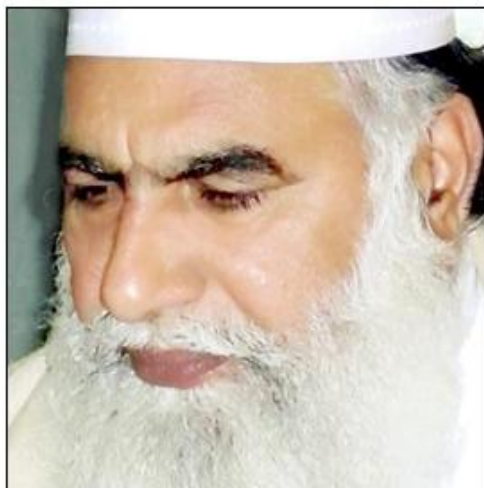
تصور شیخ ذکر سے افضل ہے یعنی صورتِ مرشد کو نگاہ میں رکھنا اور خیال میں یاد کرنا تصور کہلاتا ہے۔ اور یہ امر مرید کے لیے سب سے زیادہ بمقابلہ ذکر مفید اور مناسب تر ہے کیونکہ مرید کے لیے جناب الہی کی طرف واصل ہونے کا یہی ذریعہ ہے اور صحیح وسیلہ ہے۔ جوں جوں مرید کا تعلق اور نسبت مرشد کے ساتھ زیادہ ہوتی جائے گی اسی قدر باطن میں اس کو فیض بڑھتا جائے گا اور تھوڑی مدت میں وہ اپنے مطلوب تک انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائے گا۔

پس مرید کو لازم ہے کہ وہ مرشد میں فنا ہو جانے کی کوشش کرے۔ اگر ذات مرشد میں فنا ہو جائے گا تو خداے تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔

پیر کامل صورتِ ظل الہ

یعنی دید پیر دید کبریا

پیر طریقت رہبر شریعت



حضرت پیر سید سیف اللہ خالد  
گیلانی قادری

## ہدیہ سلام دربار گاہ خیر الانام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و بزرگانِ عظام مع شجرہ پیشوائی

اے کریم و رحیم و اے حمید و مجید	صاحبِ لولاک احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہو سلام
آل پر اصحاب پر ازواج پر خدام پر	داعیان شرح و دین مصطفیٰ پر ہو سلام
مرتضیٰ مشکل کشا خضر طریق اتقیاء	صدر بزم اذکیاء و اولیاء پر ہو سلام
مشعل راہ علی و حسن بصری و لی	ساتھ ہی ان کے حبیبِ عجمیؑ پر ہو سلام
حضرت داؤد طائی و سری سقطی و لی	حاملان پر چیم صدق و صفایا پر ہو سلام
واقفانِ سر حق معروف کرخی و جنیدؑ	وارثانِ تخت و تاج اصفیاء پر ہو سلام
شیخ شبلیؑ ابو الفضلؑ حقیقت آشنا	با صفا و با وفا و با خدا پر ہو سلام
بوالفرحؑ و بوالحسنؑ ذیشانِ پیرانِ زمن	رہبرانِ منزلِ زُہد و ہدیٰ پر ہو سلام
آفتابِ برجِ عرفان و شریعت بوسعیدؑ	مرشدِ کامل حبیبِ کبریا پر ہو سلام
پیرِ پیراں شاہ جیلاں نور یزدان دستگیر	شیخ عبد القادرؒ غوثِ الوریٰ پر ہو سلام

شیخ دین عبدالعزیزؒ است و محمد التہاک  
 شاہ نمس الدینؒ شرف الدینؒ نمسؒ شرف دین  
 پیر زین الدینؒ و ولی الدینؒ نقیبان شیوخ  
 شیخ نور الدینؒ و یحییٰؒ برگزیدہ پیشوا  
 واجب العزت ابی بکرؒ و حسام الدین شاہؒ  
 واقعی درویش درویش محمدؒ پُر مدام  
 النجیب و شریف سید عبدالوہابؒ  
 شیخ ابوبکرؒ صغیر و عبدالقادرؒ نامور  
 دستگیر بے کساں سید علیؒ بدر النقیب  
 شاہ محمود حام الدینؒ نازِ حانداں  
 طاہر و طیب علاؤ الدینؒ زندہ پیشوا  
 واقفِ رازِ حقیقت مرشد و راہنما  
 مشعلانِ محفلِ علم و ذکاء پر ہو سلام  
 قلمدان و مرشداں و رہنما پر ہو سلام  
 پیکرانِ جودِ فخر و اسخیا پر ہو سلام  
 بزمِ فخر و عشق کے نور ضیاء پر ہو سلام  
 جاوداں اے کبریا ان اتقیاء پر ہو سلام  
 نور الدینؒ صغیرؒ ذو العطاء پر ہو سلام  
 شیخ اسماعیلؒ مرد باحیا پر ہو سلام  
 زاہدان و مرشداں بے ریا پر ہو سلام  
 عبدالرحمنؒ النقیب با وفا پر ہو سلام  
 پیکرِ صدق و صفا و تقا پر ہو سلام  
 اے خدا مخدوم و فخر الاتقیاء پر ہو سلام  
 سید سیف اللہؒ گیلانی با صفا پر ہو سلام

التحبا ہے ساتھ سب کے اے الہ العالمین

اس عزیز دل خُزین و بے نوا پر ہو سلام

# اذکار و اوراد

یعنی

مشائخ جیلانیہ قادر یہ کے اشغال

## فضیلتِ ذکر

فضیلتِ ذکر کے بیان میں قرآنی آیات۔

۱۔ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (الدھر : آیت ۲۵)  
ترجمہ: اور یاد کرو اپنے رب کا نام صبح و شام۔

۲۔ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبْتَئِلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (المزمل : ۸)  
ترجمہ: اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔

۳۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا - (احزاب: ۴۱)  
ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ جل جلالہ کا ذکر کثرت سے کرو۔

۴۔ وَادْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْأُبْكَارِط (آل عمران : ۴۱)  
ترجمہ: اور کثرت سے اپنے رب کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

۵۔ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ  
وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ (الجمعه: ۱۰)

ترجمہ: بھر جب تم نماز پڑھ چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔

۶۔ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا عَلَى جُنُوبِكُمْ  
(النساء: ۱۰۳)

ترجمہ: پھر جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہو کر بیٹھے اور پہلوئوں کے بل لیٹے ہوئے۔

۷۔ فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ۔ (البقرہ: ۹۸)

ترجمہ: جب تم عرفات سے پلٹو تو اللہ کو یاد کرو۔

۸۔ فَإِذَا قُضِيَتُمْ مِنْكُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَزِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط  
(البقرہ: ۲۰۰)

ترجمہ: پھر جب تم حج کے ارکان پورے کر چکو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جیسے کہ (ایام جاہلیت میں) تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے تھے یا اس سے زیادہ۔

۹۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ  
(انفال: ۴۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

## فضیلت ذکر کے بیان میں احادیث نبوی ﷺ

مسند احمد میں معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
ترجمہ: ذکر الہی سے زیادہ انسان کے لئے کوئی چیز عذاب الہی سے نجات دہندہ نہیں۔

اور معاذؓ کا قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَادْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَ  
خَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا  
أَعْنَاقَهُمْ وَلِيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ ذَكَرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

میں تمہیں تمام عملوں سے بہتر خدا کے نزدیک زیادہ پسند تمہارے درجات کی رفعت کے بہت  
بڑے سبب سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر اور دشمنوں سے لڑ کر مرنے اور مارنے سے بھی بہتر چیز  
نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ بتلائے! فرمایا خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا۔



اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مکہ شریف کے راستے سفر کر رہے تھے چلتے چلتے حمد ان پہاڑ سے گزرے تو فرمانے لگے یہ حمد ان آگیا اور فرمایا۔  
سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قِيلَ: وَمَا الْمُفْرِدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَ  
الذَّاكِرَاتِ-

ترجمہ: مفردون سبقت لے گئے۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! مفردون کون لوگ ہیں۔  
فرمایا کثرت سے خدا کا ذکر کرنیوالے مرد و عورتیں۔

اور سنن میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔  
مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ  
مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ۔  
ترجمہ: جس مجلس میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اس سے جب لوگ اٹھتے ہیں تو وہ ایسے ہوتے ہیں  
جیسے گدھے کے مردار سے اٹھتے ہیں اور وہ ذکر سے خالی سماعت ان پر حسرت کا باعث رہے گی۔

ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ  
عَلَيْهِمْ تَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

ترجمہ: اہل مجلس جس مجلس میں نہ خدا تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی پیغمبر خدا ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ ان کے لئے نقص و حسرت کا موجب ہوگی۔ عزوجل چاہے تو بخشدے یا عذاب کرے۔

اور صحیح مسلم میں اغرابی مسلم سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ و ابو سعیدؓ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ شہادت دی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا  
لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ  
ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

ترجمہ: ذکر الہی کے لئے کوئی قوم جب اور جہاں بیٹھی ہے تو ملائکہ ان پر گھیر اڑال لیتے ہیں رحمت الہی کا سایہ ہو جاتا ہے اور عزوجل اپنی مجلس میں ان کا تذکرہ کرنے لگ جاتے ہیں۔

اور ترمذی میں عبد اللہ بن بشر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خیر و نیکی کی بیشمار صورتیں ہیں مگر میں تمام کو ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے کوئی مختصر سی بات بتلائیے کہ میں بھول نہ جاؤں۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اسلام کے سنن و فرائض تو بے شمار ادا کئے مگر چونکہ عمر زیادہ ہو گئی۔ اس لئے کوئی ایسی شے بتلائیے جس پر خوب جم جاؤں اور مرتے دم تک سے قابو میں رکھوں۔ آپ نے فرمایا:

لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى

ترجمہ: تجھے ہمیشہ ذکر الہی میں رطب اللسان رہنا چاہئے۔

نیز ترمذی میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ۔

أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ؟ قَالَ: الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا۔ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَتَكَسَّرَ وَيَخْتَضِبَ وَمَا لَكَانَ الذَّاكِرُ اللَّهَ تَعَالَى أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً۔

ترجمہ: کونسا شخص خدا کے نزدیک قیامت کو افضل و اعلیٰ اور بلند مرتبہ ہوگا؟ فرمایا کثرت سے خدا کا ذکر کرنے والے لوگ۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ غازی فی سبیل اللہ سے بھی فرمایا خواہ تلوار لے کر کفار و مشرکین سے لڑتے لڑتے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خون سی کیوں نہ رنگ جائے خدا تعالیٰ کا ذکر کرنیوالا شخص اس سے کئی درجے بہتر ہے۔

اور صحیح بخاری میں ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مِثْلُ الَّذِي يُدْكِرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يُدْكِرُ رَبَّهُ مِثْلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔  
ترجمہ: خدا کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال سمجھئے۔

اور صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عزوجل فرماتے ہیں۔

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا إِذَا دُكِّرَ نِي فَإِنْ دُكِّرَ نِي فِي نَفْسِي دُكِّرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ دُكِّرَ نِي فِي مَلَأٍ دُكِّرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ

شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِنَّ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَ إِذَا  
أَنَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً۔

ترجمہ: میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے میں علم  
کے لحاظ سے اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اگر مجھے دل میں یاد کرے تو میں دل میں اسے یاد کرتا ہوں۔  
مجلس میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ میری طرف بالشت بھر آئے تو میں  
یاتھ برابر آتا ہوں۔ ہاتھ بھر آئے تو میں دو ہاتھ برابر قریب آتا ہوں۔ چل کر آئے تو میں دوڑ کر  
آتا ہوں۔

اور ترمذی میں انسؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔  
إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْ قَبْلِ يَأْرَسُوَلِ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ  
حَلَقُ الذَّكَرِ۔

ترجمہ: جنت کے باغوں سے گزرو تو وہاں کچھ کھایا کرو۔ صحابہ نے پوچھا جنت کے باغ کونسے؟ فرمایا  
ذکر الہی کے حلقے۔

ایضا ترمذی میں آنحضرت ﷺ سے حدیث قدسی مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔  
إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرْنِي وَ هُوَ مُلَاقٍ قَرْنَهُ۔  
ترجمہ: وہ بندہ میرا پورا غلام ہے جو مرتے دم تک مجھے یاد رکھتا ہے۔

## آداب ذکر

ذکر و اذکار میں بھی وقت کی پابندی بہت مفید ہے۔ سالک کو چاہئے کہ دن رات میں چند ایسی گھڑیاں مقرر کرے جس میں اسے فراغت، خلوت اور کم سیری میسر ہو۔ کم سیری سے مراد یہ ہے کہ ذکر کے وقت اس کا شکم نہ تو بالکل سیر ہو اور نہ بالکل خالی (شکم سیری تو بہر صورت سالک کے لیے غیر مفید ہے، سوائے روزہ رکھنے کے) آداب ذکر میں جو شرائط ضروری شمار ہوتی ہیں ان میں سے کم سیری، فراغت، خلوت (بند حجرہ اور نیم اندھیرا) پاکیزہ مقام، اجلے کپڑے، قبلہ رخ دو زانو یا چار زانو (دو زانو زیادہ بہتر ہے) بیٹھنا اور حضور شیخ کا تصوو وغیرہ تمثیلاً عرض کی جاتی ہیں۔ آغاز ذکر سے قبل سالک کو چاہئے کہ نوافل و استغفار، درود و سلام اور آیات قرآنی کے ذریعے وسوسہ دنیاوی سے اپنے دل و دماغ کو پاک کر لے تاکہ ذکر سے نفع حاصل ہو۔ سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے دل سے جاہ و مال کی محبت کم کرے اور اسکی خاطر وہ اس دنیا اور دنیاوی مال و اسباب کی بے ثباتی کا تصور کرے اور اس میں پختہ یقین رکھے تاکہ اسکی توجہ جاہ و مال سے اس قدر ہٹ جائے کہ دوران ذکر یہ خیال اس کے شغل میں حارج نہ ہو۔

## مراتب ذکر

ذکر کی چار قسمیں ہیں۔

اول ناسوتی ، جیسے کہ؛ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

دوسرے ملکوتی جیسے؛ اَللّٰہ۔

تیسرے جبروتی جیسے؛ اَللّٰہ۔

چوتھے لاہوتی جیسے؛ ہُو ہُو۔

اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ زبان کے ذکر کو ناسوتی ، دل کے ذکر کو ملکوتی ، روح کے ذکر کو جبروتی ، ذکرِ سر کو لاہوتی کہتے ہیں۔ اور زبانی ذکر کو جسمی ، فکری ذکر کو نفسی ، مراقبہ کو ذکرِ قلبی ، مشاہدے کو ذکرِ روحی اور معائنے کو ذکرِ سرّی کہتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ ذکر دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک ذکرِ تقلیدی دوسرا ذکرِ تحقیقی۔

ذکرِ تقلیدی یہ ہے کہ بلا اجازت اور بلا تلقین مرشد کرے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور ذکرِ تحقیقی یہ ہے کہ مرشد کی اجازت اور تلقین سے شروع کیا جائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ طالب تمام اذکار مرشد کی اجازت اور تلقین سے شروع کرے۔

## فضیلت ذکر نفی و اثبات

حدیث نبوی ﷺ: افضل الذکر لا الہ الا اللہ

ترجمہ: سب ذکر میں لا الہ الا اللہ کا ذکر افضل ہے۔

ذکر نفی و اثبات کلمہ طیب لا الہ الا اللہ کا ذکر ہے۔

حدیث قدسی: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِصْنِي فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِي وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِيْ

ترجمہ: لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ جس نے کہا وہ میرے قلعے میں داخل ہو گیا۔

اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔

## طریقہ ذکر نفی و اثبات

سالمک کے حق میں ذکر نفی اثبات بہت مفید ہے۔ سالمک کے لیے یہ امر نہایت توجہ طلب ہے کہ وہ ذکر کے معاملے میں تضاعف ثواب کا طالب نہ ہو۔ ثواب تو عند اللہ بہر صورت اسے حاصل ہو گا اور نہ ان بحثوں میں پڑے کہ ذکر خفی سے زیادہ ثواب ہو گا یا ذکر جلی سے۔ سالمک مبتدی کا واحد مقصد یہ ہے کہ ذکر کے ذریعے سے اس کے دل کو جلا حاصل ہو۔ ذکر کی ضربوں سے دل متاثر ہو اور زنگ و سیاہی سے نجات حاصل ہو۔ پس اس مقصد کے لیے ذکر جلی سے بڑھ کر اور کوئی محنت نہیں۔

مشائخِ قادریہ نفی و اثبات کا طریقہ اس طرح تعلیم کرتے ہیں کہ اے مرید رُوبہ قبلہ دوزانو با ادب بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے پوری قوت سے ”لا“ کو اپنی ناف کے اوپر اور دل کے نیچے سے کھینچ حتیٰ کہ اسے دہنہ شانے تک لا پھر یہاں سے ”الہ“ کہہ اب ”الا اللہ“ کی ضرب زور سے قلب پر لگا۔ یہ ضرب اتنی سخت ہونی چائے کہ دل حرکت کرے اور بدن کانپے۔ ”لا الہ“ کہتے وقت خیال کر کہ سوائے خدا کے نہ کوئی موجود ہے نہ کوئی مقصود ہے اور نہ کوئی معبود ہے۔ تاکہ غیر کی ہستی کا خیال جاتا رہے اور ”الا اللہ“ سے وجود مطلق کے اثبات کا خیال مستحکم کر۔ ذکر کا آغاز صوت خفی سے کر پھر درجہ بہ درجہ اپنی آواز میں شدت پیدا کر اسی آواز کی شدت کے ساتھ سر پھرانے میں تیزی کر



یہاں تک کہ تیری حالت ایک مجنوں کی سی ہو جائے۔ اگر ایسے میں لوگ تجھے دیکھیں تو دیوانہ یا پاگل سمجھیں۔ دوران ذکر کو خود کو بے خود بنالے اور اسی ذکر میں مست ہو جا۔ تاکہ تیرے قلب پر انور ذکر کا نزول ہو۔ میرے شیخ نے مجھے یوں ہدایت کی ہے کہ ”لا“ کی مد کا اور ”الا اللہ“ کی شد کا خاص خیال رکھ، پھر ”الہ“ میں لام (ل) کو لمبا کر اور ”ھ“ کو چھوٹا کر۔ لا الہ کا حصہ نفی پر مبنی ہے پس اسی سانس میں ہی اثبات کر ذکر کر اور فوراً ”الا اللہ“ کہہ۔ لفظ ”اللہ“ کی ”ھ“ بڑی برکت والی ہے اسے بھی زور سے ادا کر۔ جب تجھے نفی اثبات کے ذکر میں وجدانی کیفیت حاصل ہو تو بے شک ذکر ملکوتی ”الا اللہ“ پر اکتفا کر اور ضربیں شدید سے شدید تر کر دے۔ جس وقت تیرا دل ذکر کرنے لگے پھر خاموش ہو جا اور دل کا ذکر سن۔ میرے شیخ نے ہدایت کی ہے کہ ذکر سے کم از کم آدھ گھنٹہ بعد تک پانی نہ پی۔ کہیں گرمی ذکر نہ بجھ جائے۔ اور اگر تو ذکر جبروتی و لاہوتی کو پسند کرتا ہے تو انکو جمع کر اور ”اللہ ہو“ کے ذکر سے دل کو زندہ کر۔

## طریقہ ذکر اسم ذات با ضربات

اسکا طریقہ یہ ہے کہ یک ضربی میں لفظ ”اللہ“ کی پوری طاقت اور زور سے قلب پر ضرب لگائے، پھر ٹھہر جائے تاکہ سانس ٹھہر جائے۔ پھر ضرب لگائے، اسی طرح مشق کرے اور دو ضربی میں پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر اور دوسری ضرب قلب پر لگائے اور سہ ضربی میں پہلی ضرب داہنے گھٹنے پر

دوسری ضرب بائیں گھٹنے پر اور تیسری ضرب دل پر لگائے۔ اور چار ضربی میں پہلی ضرب دائیں گھٹنے پر دوسری ضرب بائیں گھٹنے پر تیسری ضرب سامنے اور چوتھی ضرب قلب پر لگائے۔ لیکن یک ضربی، دو ضربی اور سہ ضربی تو دو زانو اور چار ضربی میں چار زانو بیٹھنا چاہے۔

## طریقہ ذکر پاس انفاس

یہ ذکر خفی ہے اس میں بھی نفی و اثبات کی ہی تعلیم ہے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ اے مرید رُوبہ قبلہ دو زانو بادب بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے جب تو سانس اوپر کھینچے تو دل کی زبان سے ”لا الہ“ کہے اور جب نیچے لائے تو دل سے ”الا اللہ“ کہے۔ اس میں بھی شدت سے سانس کے ذریعے دل پر ضرب لگائے مگر زبان کو قطعاً جنبش نہ دے اور اگر تو ”اللہ ہو“ کا ذکر کرنا چاہے تو ”اللہ“ سانس اوپر کھینچتے وقت کہے اور ”ہو“ سانس کو نیچے لاتے وقت کہے اور ”ہو“ سے دل پر ضرب لگائے۔ یہاں تک کہ تیرا دل خود ذکر کرنے لگے۔

پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب میں اس کا نور معلوم ہو تو اسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جائے۔ اور ذکر خفی کے اثر سے مراد طالب پر محبت الہی کا غالب ہونا ہے، حلاوتِ ذکر کا پانا ہے اور اشغال امور دنیاوی سے نفرت کا ہونا ہے۔

## نسبت یادداشت

اس نسبت کے حصول و تحقق کے لئے دوام مراقبہ نہایت مفید ہے۔

جس کا وظیفہ درج ذیل ہے۔

لَا مَطْلُوبَ إِلَّا اللَّهُ  
لَا مَحْبُوبَ إِلَّا اللَّهُ  
لَا مَقْصُودَ إِلَّا اللَّهُ  
لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ

ان مراقبات کے ذریعے دل کو مقام بے نشانی کی طرف مائل کرنا ہی اس وظیفہ کا مقصد ہے۔

## مراقبہ

مراقبہ بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب اچھی طرح سمجھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔

مراقبہ کی اصل وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سوا اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے، تو یہ دھیان کرے کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔ اپنی زبان سے کہے ”اللہ حاضری“ ”اللہ ناظری“ ”اللہ معی“ یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کے تصور کو خوب مضبوط کرے باوجود اس کے کہ وہ ذات مقدس جہت اور مکان سے پاک ہے۔ یہاں تک تصور کو جمائے کہ اس میں ڈوب جائے۔

معیت حق کے مراقبہ میں اس آیت کا تصور کرے : وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ

یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں کہ تم ہو۔ یعنی اس کے ساتھ ہونے کا دھیان کرے، کھڑے، بیٹھے یا لیٹے، تنہائی میں یا لوگوں کی ملاقات میں، مشغولی یا بیکاری میں ہر حال میں حق تعالیٰ کو اپنے ساتھ سمجھے۔

## اقسام مراقبہ قرآنیہ

یا یہ آیت پڑھے: اٰیْنَمَا تُوْلُوْا فَتَمَّ وَجْهَ اللّٰهِ

یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہاں اللہ کی ذات ہے

یا یہ آیت پڑھے: اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی

یعنی کیا انسان نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے

یا اس آیت کا مراقبہ کرے: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ

یعنی ہم قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے

یا اس آیت کا تصور کرے: وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ

یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

یا اس آیت کا دھیان کرے: اِنْ مَّعِیَ رَبِّیْ سَیِّئٰتِیْ

یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کرے گا

یا اس آیت کا مراقبہ کرے: هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظّٰهِرُ وَالْبَاطِنُ

یعنی حق تعالیٰ اول ہے اس سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد

فنائے عالم باقی رہے گا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں۔

## مراقبہ فنا

مراقبہ فنا جو قطع علاق اور پورے مجرد ہو جانے اور بے ہوشی اور فنا کے لئے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کریمہ کا ہے: **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَ يَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** ترجمہ: جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے۔ اور باقی رہے گی تیرے

رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے

اور اس مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو تصور کرے کہ مر گیا ہے۔ اور ایسی راہ ہو گیا ہے جس کو ہوائیں اڑاتی ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی ہے اور اللہ کو باقی اور موجود خیال کرے۔ سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے

اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے

وَكَذَٰلِكَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِيكُمْؕ اَوْ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوجٍ مُّشِيْدَةٍ۔

ترجمہ: مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم ہو گے موت تم کو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجوں میں ہو۔

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر ہو اور اس کا نور مشاہدہ ہو تو اس کو توحید افعالی کا امر کیا جائے **فائدہ:** توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع۔

## نسبت محمدی ﷺ

صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر نماز عشاء پڑھیں، اس کے بعد سونے سے قبل تازہ وضو کر کے مصلیٰ پر قبلہ رخ بیٹھیں اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں حضور ﷺ کی صورتِ مثالیہ کا نورانی تصور جمائیں اگر یہ تصور قائم نہ ہو سکے تو قبر انور یا جالی مبارک کا تصور جمالیں اور اسی کا مراقبہ کریں پھر درج ذیل وظیفہ کریں۔

سینے کی دائیں جانب یا احمد

سینے کی بائیں جانب یا محمد

اور درمیان میں دل کے مقام پر یا رسول اللہ

اس وظیفہ کا عدد ایک سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ ہے اور اگر فرصت ہو تو ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھیں۔

اس کے بعد درج ذیل درود شریف ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

ایضاً

صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر نماز عشاء پڑھیں، اس کے بعد سونے سے قبل تازہ وضو کر کے مصلیٰ پر قبلہ رخ بیٹھیں اور آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں حضور ﷺ کی صورتِ مثالیہ کا نورانی تصور جمائیں اگر یہ تصور قائم نہ ہو سکے تو قبر انور یا جالی مبارک کا تصور جمالیں اور اسی کا مراقبہ کریں پھر درج ذیل وظیفہ کریں۔

سینے کی دائیں جانب الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سینے کی بائیں جانب الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیُّ اللّٰهِ

اور درمیان میں دل کے مقام پر الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اس وظیفہ کا عدد ایک سو (۱۰۰) مرتبہ روزانہ ہے اور اگر فرصت ہو تو ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھیں۔

اس کے بعد درج ذیل درود شریف ایک سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھیں۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اس سے زیادہ بار پڑھنے کی صورت میں شمار کرنے کی ضرورت نہیں۔

نسبت محمدی ﷺ کی چنگلی اور زیارت نبوی ﷺ کے لیے حضرت محمد بن سلیمان الجزولیؒ کا

وظیفہ دلائل الخیرات شریف نہایت مجرب ہے اور اکثر بزرگانِ قادریہ کا معمول رہا ہے۔



## معمولاتِ یومیہ

دروود شریف (تمام اذکار کے اول آخر گیارہ گیارہ بار)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا بِعَدَدِ  
كُلِّ زَرَّةٍ مِّائَةِ اَلْفٍ اَلْفٍ مَّرَّةً يَا سَيِّدِنَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيْلَانِي  
شَيْئًا لِلّٰهِ الْمَدَدُ فَيُ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۱۔ بعد نماز فجر سورۃ فاتحہ ۱۱ بار سورۃ اخلاص ۱۱ بار

۲۔ بعد نماز عشاء ذکر نفی اثبات ۱۶۶ بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (آخر میں کلمہ طیبہ تین بار مکمل پڑھیں)

۳۔ ہر نماز کے بعد چند لمحے تصور میں نفی اثبات پھر چند لمحے دوسری ذکر؛ اللہ ہو

۴۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ط وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

سونے سے پہلے ۱۶۶ بار

۵۔ صَلَوةُ الْمُنْجِيَةِ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ صبح ۱۱ مرتبہ

## درود تنجینا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْأَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا  
 بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ  
 تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى  
 الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ  
 إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ يَا قَاضِيَ  
 الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمَهْمَاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَ  
 يَا حَلَّ الْمُشْكَلَاتِ اغْثِنِي اغْثِنِي يَا إِلَهِي إِنَّكَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ  
 الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

## محفل ذکر

ہر کلمہ ذکر کے بعد ذکر کروانے والا شخص درج ذیل کلمات با آواز بلند ادا کرے  
اللہ اکبر کبیرا ، والحمد للہ کثیرا ، سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا ۔

۱۔ سورہ فاتحہ ، بسم اللہ کے ساتھ ۳ بار

۲۔ سورہ الم نشرح بسم اللہ کے ساتھ ۳ بار

۳۔ سورہ اخلاص بسم اللہ کے ساتھ ۳ بار

۴۔ سید الاستغفار ؛ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القيوم و

اتوب الیہ ۱۱ بار

۵۔ یا اللہ یا رحمن یا رحیم ۱۱ بار ۶۔ یا باسط یا منعم ۱۱ بار

۷۔ یا معطی یا شکور ۱۱ بار ۸۔ یا معز یا رافع ۱۱ بار

۹۔ یا وہاب یا واسع ۱۱ بار ۱۰۔ یا موخر یا اخر ۱۱ بار

۱۱۔ یا باری ء یا وکیل ۱۱ بار ۱۲۔ یا رحیم یا کریم ۱۱ بار

- ۱۳۔ یا حی یا قیوم ۱۱ بار ۱۴۔ یا حبیب یا ثواب ۱۱ بار  
 ۱۵۔ یا مجیب الدعوات ۱۱ بار ۱۶۔ یا حل المشكلات ۱۱ بار  
 ۱۷۔ یا قاضی الحاجات ۱۱ بار ۱۸۔ یا غیاث المستغثین ۱۱ بار  
 ۱۹۔ یا باقی انت الباقي ۱۱ بار ۲۰۔ یا شافی انت الشافی ۱۱ بار  
 ۲۱۔ یا هادی انت الهادی ۱۱ بار ۲۲۔ انت الهادی انت الحق ۱۱ بار  
 ۲۳۔ لیس الهادی الا هو ۱۱ بار

حسبی ربی جل الله ---- ما فی قلبی غیر الله

لا اله الا الله ---- نور محمد صل الله ۱۱ بار

۲۵۔ الصلوة والسلام علیک یا رسول الله ۵ بار

الصلوة والسلام علیک یا حبیب الله ۵ بار

الصلوة والسلام علیک یا رحمة العالمین ۵ بار

الصلوة والسلام علیک یا شفیع المذنبین ۵ بار

الصلوة والسلام علیک یا سید المرسلین ۵ بار

الصلوة والسلام علیک یا امام المتقین ۵ بار

و علی الک و اصحابک و ازواجک و عتراتک یا سید الصابرين ۱ بار

- ۲۶۔ ذکر نفی اثبات لا الہ الا اللہ ۱۰۰ بار  
۲۷۔ ذکر اثبات الا اللہ ۱۰۰ بار  
۲۸۔ ذکر اسم ذات اللہ ۱۰۰ بار  
۲۹۔ ذکر دو ضربی اللہ ہو ۱۰۰ بار

ذکر کے بعد خاموشی سے آنکھیں بند کئے ہوئے نگاہ تصور دل میں جمائے آنکھوں میں ندامت کے آنسو منڈلائے اپنے ایک ایک گناہ کو یاد کر کے اپنے رب کریم کے حضور معافی کی خواستگاری کریں  
(چند لمحات)

بعد میں شجرہ شریف پڑھا جائے۔

دعائے خیر

## وظائف پنجگانہ خاندان قادری

بعد از نماز فجر ایک 100 بار:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الصَّادِقُ الْأَمِينُ

بعد از نماز ظہر ایک 100 بار

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

بعد از نماز عصر ایک 100 مرتبہ کلمہ طیبہ:

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

بعد از نماز مغرب ایک 100 مرتبہ کلمہ طیبہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

نیز بعد از نماز مغرب:

دور کعت نماز نفل حفظ الایمان کر کے نیت کرے۔ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھے۔ اس کا ثواب بحضور جناب پنچتن پاک و جناب غوث پاک کو ایصال کرے۔

بعد از نماز عشا ایک 100 مرتبہ تیسرا کلمہ شریف:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

## ختم القادر یہ

ترکیب اس کے پڑھنے کی شام کے بعد سے لے کر عشا کی نماز تک ایک دفع بطریق بلا ناغہ روزانہ اور تمام مہمات ظاہری و باطنی جبکہ کوئی مہم درپیش ہو تمام رات میں ایک دفع درمیان شام و عشا جب تک یہ کام سرانجام نہ ہو جائے یا مصیبت دور نہ ہو جائے۔ ختم شریف یہ ہے۔

۱۱۱ مرتبہ..... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

۱۱۱ مرتبہ..... سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔

۱۱۱ مرتبہ..... شَيْئًا لِلّٰهِ يَا حَضْرَتُ سُلْطَانِ شَيْخِ سَيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي۔

سورہ یسین شریف ..... ایک مرتبہ

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ ..... ۱۴۱ مرتبہ

يَا بَاقِي اَنْتَ الْبَاقِي ..... ۱۱۱ مرتبہ

يَا غَوْثُ اغْنِنِي بِاِذْنِ اللّٰهِ ..... ۱۱۱ مرتبہ

يَا حَضْرَتِ فَحْيِ الدِّينِ مُشْكَلُ كُشَا بِالْحَيَّرِ ..... ۱۱۱ مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ..... ۱۱۱ مرتبہ

# راہ سلوک کے مقامات



## شریعت

اس باب شریعت کے دس مقام مندرجہ ذیل ہیں :

### پہلا مقام

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، پیغمبروں، یوم قیامت یعنی روزِ جزا و سزا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیکی بدی کا ہونے پر ایمان لانے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر یقین لانا اور برحق سمجھنا ہے۔

### دوسرا مقام

نماہنجگانہ فرض جاننا اور پانچوں نمازوں کی بروقت ادائیگی، خصوصاً نمازِ وسطیٰ یعنی نمازِ عصر کی حفاظت کرنا ہے۔

### تیسرا مقام

زکوٰۃ جس کا ادا کرنا اہل نصاب پر واجب ہے۔

## چوتھا مقام

روزہ جس کو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر فرض کیا ہے۔

## پانچواں مقام

حج بیت اللہ شریف بشرط استطاعت عمر میں ایک بار۔

## چھٹا مقام

اپنی کوشش سے رزق حلال حاصل کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی میں برکت عطا کرتا ہے اور اس کے مالک کی دعا قبول ہونے کی امید ہوتی ہے۔

## ساتواں مقام

حرام سے پرہیز کرنا۔ کیونکہ حرام دل کو سیاہ کرتا ہے اور پتھر کی طرح سخت کرتا ہے بلکہ اس بھی زیادہ سخت اور سیاہ کرتا ہے۔

## آٹھواں مقام

شریعت کے زیر فرمان ادخال۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی متابعت اور اس کے ممنوعات سے پرہیز اور حلال خدا کو حلال اور حرام خدا کو حرام جاننا ہے۔

## نواں مقام

تلاوت قرآن مجید، اس کو صحیح جاننا اور اس کے تمام احکامات پر بصدق دل عمل کرنا ہے۔

## دسواں مقام

نیک کاموں کے کرنے کا حکم اور برے کاموں سے ممانعت، یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تعمیل۔

چنانچہ قرآن پاک میں حکم ہے کہ:

اقِمِ الصَّلَاةَ وَ امْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ اَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ  
عَلٰی مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُورِ۔

ترجمہ: نماز پنجگانہ قائم رکھ اور نیک کام کی ہدایت کر اور ناپسندیدہ کاموں سے منع کر اور مصیبت پر صبر کر جو تجھ پر آئے، تحقیق یہ کام کارہائے مقصود سے ہے۔

## طریقت

اس باب کے دس مقام ہیں۔

پہلا مقام۔۔ توبہ

یہ کہ ہر بالغ و عاقل مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے گناہ مالک حقیقی سے ہمیشہ بخشواتا رہے

دوسرا مقام۔۔ حسن خلق

یعنی نیک عادات، اس میں تمام نیک عادات، قابل تعریف اور ہر اچھا کام قابل مدح

شامل ہیں کیونکہ حسن خلق ہر نیک کام کو زیادہ کرتا ہے۔

تیسرا مقام۔۔ مجاہدہ و تقویٰ

مجاہدہ و تقویٰ، پرہیز گاری اور اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول ﷺ ہے، پس جس

کسی نے کوشش کی، راہ حق کو پالیا اور جس نے نہ کی بے مشاہدہ رہا۔

چوتھا مقام۔۔ خوف ورجا

خوف ورجا یہ کہ خوف و امید میں وابستہ رہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جائے۔

پانچواں مقام۔۔ ترک شہوات

یعنی خواہشات نفسانی سے باز رہنا اور نفسانی لذات کی پیروی نہ کرنا۔ کو نیک خواہشات دل کو سخت اور سیاہ کر دیتی ہیں۔

چھٹا مقام۔۔ شبہات سے پرہیز

یہ کہ ان چیزوں سے جن میں شک و شبہ پایا جائے یا حرام، حلال و مکروہ کی تمیز نہ ہو سکے یا شک و شبہ کا ان میں امکان یا گمان ہو سخت پرہیز کرے۔

ساتواں مقام۔۔ تضرع الی اللہ

یعنی بارگاہ الہی میں زاری۔ اور زاری یہ ہے کہ اس کے حضور میں گریہ و زاری، توبہ کرنے اور مغفرت مانگنے کے لیے ہو جو نہایت خلوص قلبی، عاجزی و انکساری اور حضور دل کے ساتھ اور شر شیطان سے محفوظ اور مامون رہنے کے لیے ہو۔

آٹھواں مقام۔۔ رضائے مرشد

یعنی ہر امر میں رضائے مرشد، یہ خوشنودی مرشد کی محبت اور نصیحت اور اس کے قول اور فرمان کی تکمیل، فرمانبرداری بدوں کسی قیاس و وہم کے بجالانے سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ مرشد کے حضور میں مرید ایسا ہونا چاہیے۔

جسے کہ مردہ غسل کے ہاتھ میں، تاکہ جس طرف اس کو چاہے پھیرتا رہے۔

نواں مقام۔۔ سماع الوعظ

یہ کہ مجالس وعظ میں جانا، متوجہ ہونا، پند و نصیحت کا سننا اور ان کا قبول کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہے، حتیٰ کہ ناصح کی نصیحت سننے سے شرم نہ کرے اور جب دوسروں کو خود وعظ و نصیحت کرے تو نہایت آرام، نرمی اور خوش اخلاقی سے گفتگو کرے۔

دسواں مقام۔۔ ترک ماسوائے اللہ

یعنی ماسوائے اللہ کا ترک اور مخلوقات سے علیحدگی، کیونکہ غیر اللہ کے میل جول سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی نزدیکی اور قرب میں سخت ترین حجاب واقع ہوتا ہے۔

## حقیقت

اس کے بھی دس مقام ہیں جو درج ذیل ہیں:

### پہلا مقام

تواضع، فروتنی، عاجزی و انکساری، عدم اظہار طاقت جسمانی و روحانی۔

### دوسرا مقام

یہ کہ تیری دانست میں بلحاظ مساوات بہتر فرقوں میں سے کسی ایک فرقہ یا فرد کو حقیر نہ سمجھے نہ ان میں فرق نکالے، مگر صرف ان کی گمراہی کے باعث، کیونکہ یہ تمام فرقے سوائے فرقہ اہل سنت و جماعت کے گمراہ ہیں پس ایسا سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقرب ہیں۔

### تیسرا مقام

خورد و نوش جو کچھ بھی از قسم طعام تھوڑا یا بہت، جس قسم کا بھی سامنے آئے کھالے اور نئے لذیذ کھانے کا منتظر نہ رہے، پہلے ہی آمدہ طعام پر قناعت کرے۔

## چوتھا مقام

یہ کہ راہ حق پانے میں ہمیشہ کوشاں رہے اور مخلوق خدا میں سے کسی کو تکلیف نہ دے بلکہ ان کی تکالیف کو رفع کرنے کی دل و جان سے کوشش کرے۔

## پانچواں مقام

یہ کہ اس کے دل میں بغض و کینہ نہ ہو، بلکہ جو شخص اس سے بدی کرے اس سے نیکی سے پیش آئے اور جن سے کسی وجہ سے تعلقات منقطع ہوں ان سے جوڑنے کی حتی الامکان کوشش کرے بلکہ ان سے معاوضہ خواہ بھی نہ ہو جنہوں نے اس پر ظلم کیا ہو۔

## چھٹا مقام

یہ کہ مسکینوں اور درویشوں اور غریبوں پر سختی نہ کرے بلکہ ان پر نہایت مہربانی اور شفقت کی نظر رکھے اور جہاں تک ممکن ہو سکے نیکی، خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

## ساتواں مقام

یہ کہ راہ حق میں اس کا ہر قول و فعل، ہر عمل و عبادت محض خوشنودی ذات الہی کے لیے مخصوص ہو، نہ کہ ریا اور نمائش کے لیے۔



## آٹھواں مقام

یہ کہ اپنے راز قلبی کو مخلوق سے پوشیدہ رکھے بلکہ مخلوق خدا میں سے کسی کا بھید ظاہر نہ کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو بلکہ جب گناہ کرتا دیکھ بھی لے تو پردہ پوشی کرے

## نواں مقام

یہ کہ مناجات الہی میں ہمیشہ مشغول رہے اور دنیاوی کاموں میں سے کسی ایک مدعا کو مناجات میں شامل نہ کرے۔ بجز اس صورت کے جہاں دینی امور میں سہولت اور آسانی کے لیے سخت ترین دنیاوی ضرورت ہو۔

## دسواں مقام

جن چیزوں کی طرف نظر کرے ان سے نصیحت اور سبق حاصل کرے، نیز نفس کی بہتری کے لیے علم نافع کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

الْعِلْمُ زُهْدٌ وَ آدَبُ الْمُرِيدِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ زُهْدِهِ۔

ترجمہ: علم ایک زہد و عبادت ہے اور مرید کے لیے ادب اس سے بہتر ہے جس میں اس کے لیے اس زہد میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔

## معرفت

اس کے دس مقامات ہیں۔

### پہلا مقام

ملفوظِ آداب یعنی طریقہ ادب پر استوار رہنا۔ کیونکہ جو شخص عاقل، دانا اور باادب ہوگا وہ بالضرور آداب شریعت میں مودب ہوگا اور ہمیشہ ان آداب کا محافظ اور نگہدار ہوگا۔

### دوسرا مقام

یہ کہ ظلم و ستم، تنگی اور تکلیف کا متحمل ہو، جو کوئی اس کو تکلیف پہنچائیں ان سے کینہ نہ رکھے، بلکہ اگر ان کو تکلیف پہنچے تو دور کرنے کی کوشش کرے اور ان کے گناہوں کو معاف کرنے والا، درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہو۔

### تیسرا مقام

یہ کہ بُروں کی آگ کے شراروں سے بچنے والا ہو، نیکیوں کی مجلس اختیار کرے اور فتنہ اور فساد سے دور رہے۔

## چوتھا مقام

خدمت مرشد، یہ کہ خدمت مرشد صاف دلی اور خلاص پر مبنی ہو اور جو ان کی خدمت عالیہ میں قیام پذیر ہوں ان کو نیک نصیحت کرے اور ان کے ساتھ ظاہراً سچی دوستی رکھے۔

## پانچواں مقام

یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے یک دم بھی غافل نہ ہو اور ہر چیز میں اس کا جلوہ دیکھے۔ پس حق عبادت یہ ہے کہ یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر خود نہ دیکھ سکے تو یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

## چھٹا مقام

یہ کہ حسب استطاعت سخی ہو اور اپنے آپ کو دوسروں پر فوقیت نہ دے۔

## ساتواں مقام

بردباری، بمقابلہ قہر و ستم، یہ کہ کسی کام میں جلدی سے کام نہ لے بلکہ نہایت غور و خوض کے بعد تحمل مزاجی سے کام لے۔

## آٹھواں مقام

یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کے زنگ و سیاہی کو دور کر کے منور کرے ،  
چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

اِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ فَاجْلَوْهَا بِذِكْرِ اللَّهِ۔  
یعنی انسانوں کے دل اس طرح سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا زنگار  
سے، پس ذکر الہی سے ان کو محلی کرو۔

## نواں مقام

یہ کہ ہر طرح کی عبادتوں اور بندگیوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور جاگزیں ہو۔

## دسواں مقام

یہ کہ اپنے آپ کو تمام انسانوں سے ذلیل و خوار اور بدتر خیال کرے اور دوسروں کو  
اپنے آپ سے بہت بلند اور بہتر جانے اور اپنے نفس کو کسی سے کسی حالت میں افضل  
نہ سمجھے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

# سات نفسوں اور انکی صفات کا بیان

اور

حقیقت و احوالِ نفس اور تعبیر خواب

## نفس امارہ

یہ سب سے زیادہ گناہوں کی طرف مائل کرنے والا اور دنیوی رغبتوں کی جانب کھینچ لے جانے والا ہے۔ فواحش و منکرات، لذات و شہوات اور جملہ بدکاریوں کی طرف بھی یہی نفس راغب کرتا ہے۔ اسی کی نسبت قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا ہے: **إِنَّ النَّفْسَ لَاءَ مَارَّةٍ بِالسُّوءِ** بیشک نفس امارہ یقیناً برائی کا بڑی شدت سے حکم دینے والا ہے۔

### نفس امارہ کی صفات

نفس امارہ کی صفات میں بخل، کنجوسی، حرص، طمع، لالچ، بدی، شہوات پرستی، بیوقوفی، بغض و کینہ، حسد و عناد، جہالت و غفلت، سستی و کاہلی، غصہ، غیض و غضب، غیبت و چغلی اور عیب جوئی وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک صفت کا پایا جانا بھی نفس امارہ پر دلالت کرتا ہے۔

### خواب میں نفس امارہ کی مثالی صورتیں

خنزیر، کتا، ہاتھی، سانپ، گدھا، بچھو، چوہا، پسو، جوں، اور چڑیا، بیت الخلاء، اصطبل، شراب، بھنگ، افیون مائل کے مثل کوئی اور نشہ آور چیز، گند اپانی، کیچڑ، ٹھہرا ہوا پانی مثلاً تالاب اور جوہڑ یا سیاہ یا میا لے رنگ کا چلتا ہوا پانی وغیرہ دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ اس نفس امارہ کی خاصیتیں ہیں جو مذکورہ بالا

صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں متشکل ہو کر نظر آرہی ہیں اور یہ میری روحانی حالت اور نفس کے مقام کی طرف اشارہ ہے۔

### مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

خنزیر کا دیکھنا کسی صفت حرام کی طرف اشارہ ہے جو دیکھنے والے کے نفس امارہ میں خاص طور پر پائی جاتی ہوگی، اس طرح کتے کا دیکھنا غصہ اور غیض و غضب کی خاصیت کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے نفس میں اس کے غلبہ ہے، ہاتھی کا دیکھنا غرور و تکبر کی طرف اشارہ ہے۔ سانپ منافقت کی علامت ہے، بچھو عذاب کی علامت ہے، چڑیا، جوں اور پسو، وغیرہ مکروہات کے ارتکاب اور ناپسندیدہ عادات کی علامت ہیں۔ بیت الخلاء دنیا کی محبت میں غرق ہونے کی علامت ہے اگر خواب میں شراب پیئے یا چکھے تو یہ حرام کاری کی علامت ہے اگر محض دیکھے تو خیالات کے حرام کی طرف مائل ہونے کا اشارہ ہے۔ شراب خانہ خیالات فاسدہ کی علامت ہے، الغرض سالک اگر اس طرح کی کسی چیز کو خواب میں دیکھے تو جان لے کہ اس کا نفس درجہ امارہ میں ہے۔

### نفس امارہ سے خلاصی پانے کیلئے مؤثر ذکر (پہلا وظیفہ)

نفس امارہ سے خلاصی پانے کیلئے مؤثر ذکر ”لا الہ الا اللہ“ ہے اس کا عدد پانچ (۵) لاکھ ہے۔ اس ذکر کو مطابق اجازت پوری پابندی کے ساتھ پانچ لاکھ مرتبہ مکمل کیا جائے، اس کے ساتھ جملہ فرائض و واجبات کی پابندی احکام شریعت کی مکمل پاسداری اور ممکنہ نفلی عبادات، توبہ و استغفار اور صدقہ و خیرات کے معمولات جاری رکھے جائیں۔

ذکر ”لا الہ الا اللہ“ (نفی اثبات) کے دوران نفس کو مختلف قسم کی بری خصلتوں سے پاک

کرنے کیلئے درج ذیل توجہات پر محنت کی جائے۔

پہلے ایک لاکھ مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ کے ذکر کے دوران ذہنی اور قلبی توجہ ”لامعبود الا اللہ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کے مفہوم اور تصور پر مرکوز کی جائے۔ ذکر دوران ذکر جب اللہ کے سوا ہر ”الہ“ کی نفی کر رہا ہو تو ذہن میں ”الہ“ کے مفہوم اور مراد کو ”معبود“ کے طور پر رکھے اور ہر بار اپنے دل و دماغ سے ”اللہ“ کے سوا ہر ”معبود“ کی نفی کرے۔

دوسرے لاکھ کے دوران ہر بار ”لا الہ الا اللہ“ کا ذکر کرتے ہوئے ذہنی اور قلبی توجہ ”لا

محبوب الا اللہ“ کے مفہوم اور تصور پر مرکوز کی جائے۔ ذکر دوران ذکر ہر بار اللہ کے سوا ہر محبوب کی نفی اپنے دل و دماغ سے کرے اور یوں اللہ کے سوا ہر محبوب کی نفی رفتہ رفتہ اس کے دل سے ہر غیر کی محبت کی بھی نفی کر دے گی۔

تیسرے لاکھ کے دوران ذہنی اور قلبی توجہ ”لامقصود الا اللہ“ کے تصور پر رکھے اور اللہ کے سوا اپنے دل و دماغ سے ہر موجود کی نفی کرتا رہے یوں غیر از خدا ہر مقصود کی نفی سے غیر کا ہر قصد اور نیت ٹوٹتی چلی جائے گی۔

اسی طرح چوتھے لاکھ کے دوران ذہنی اور قلبی توجہ ”لاموجود الا اللہ“ کے تصور پر رکھے اور اللہ کے سوا اپنے دل و دماغ سے ہر موجود کی نفی کرتا رہے یوں غیر از خدا ہر موجود کی نفی سے وہ شے جس کا شمار غیر اللہ میں ہوتا ہے، اس کے دل و دماغ کی تختی سے محو ہونے لگے گی۔

پانچواں لاکھ کے دوران ذہنی اور قلبی توجہ ”لامطلوب الا اللہ“ کے تصور پر رکھے، اور اللہ کے سوا اپنے دل و دماغ سے ہر مطلوب کی نفی کرتا رہے۔ یوں غیر از خدا ہر ”مطلوب“ کی نفی سے اس کے دل و دماغ غیر کی ہر طلب اور خواہش سے پاک ہو جائیں گے۔



اس طرح جو ہر توحید خوب چمکے گا اور اس کے انوار سے نفس کا تزکیہ ہونے لگے گا۔ ان توجہات کی پختگی اور ان انوار و برکات کے حصول کیلئے ساتھ ساتھ ان کلمات کا ذکر بھی کیا جائے اور ان کی تسبیحات بھی کی جائیں اس طرح نفس دائرہ امارہ سے خلاصی پا کر اگلے دائرہ کی طرف منتقل ہوتا ہے۔

### عد و ذکر بصورت خلوت

اگر نفس امارہ اور اسکی صفات سے خلاصی پانے کیلئے سالک عام معمولات زندگی کو چھوڑ کر ”خلوت“ اختیار کرنا چاہے تو خلوت کی صورت میں اس کا عدد فقط ستر ہزار (۷۰۰۰۰) ہے۔ اور ذکر اسم فقط ”لا الہ الا اللہ“ رہے گا۔

### نفس امارہ کا جدول

اقسام نفس کے اسماء و صفات کے حوالے سے صوفیائے کرام نے ان کے مقامات کا جدول بھی بنایا ہے۔ اس میں سے چند ضروری امور درج ذیل ہیں۔ یہ صرف خواص کے استفادہ کیلئے ہیں۔ عوام ان دقائق میں مغز ماری نہ کریں۔

اس کی سیر-----الی اللہ ہے

اس کا عالم-----شہادت (ناسوت) ہے

اس کا محل-----سینہ ہے

اس کا حال-----میل (رغبت) ہے

اس کا وارد-----ظاہر شریعت ہے

اور اس کا نور-----نیلے رنگ کا ہے

## نفسِ لوّامہ

یہ دوسرا نفس ہے، انسان جب نفس ”امارہ“ کے دائرہ سے نکل آتا ہے تو ”لوامہ“ کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔ اس مقام پر دل میں نور پیدا ہو جاتا ہے جو باطنی طور پر ہدایت کا باعث بنتا ہے جب نفس لوامہ کا حامل انسان کسی گناہ یا زیادتی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو اس کا نفس اسے فوری طور پر سخت ملامت کرنے لگتا ہے، اسی وجہ سے اسے لوامہ (سخت ملامت کرنے والا) کہتے ہیں۔ یہ اچھا نفس ہے، یہ نہ صرف نیکی اور بدی میں تمیز کرتا ہے بلکہ اپنے داخلی نور کے باعث بدی سے نفرت بھی پیدا کرتا ہے۔

باری تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نفس کی قسم کھائی ہے۔

لَا أُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَمَةِ۔ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللّٰوَامَةِ۔

میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں اور میں نفسِ لوامہ کی قسم کھاتا ہوں۔

## نفسِ لوامہ کی صفات

نفسِ لوامہ کی صفات میں حلال کی رغبت، لوگوں کے لیے نفع بخشی، دوسروں کو بوجھ اٹھانا، لغویات سے گریز اور پسندیدہ اخلاق شامل ہیں۔ ان کے ساتھ یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس درجہ میں بلند

ہونے کے باوجود نفس لواامہ میں بعض رذائل اور ناپسندیدہ صفات موجود رہتی ہیں اس لیے اس کا تزکیہ بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ اس کی صفات میں مکروہ فریب، ہوا و ہوس، خود بینی و خود پسندی، تکبر، اعتراض، قہر و جبر اور خواہشات نفسانی بھی شامل ہیں۔

### خواب میں نفس لواامہ کی مثالی صورتیں

خواب میں نفس لواامہ کی چند مثالی شکلوں میں بھیڑ، بکری، گائے، اونٹ، مچھلی، کبوتر، بطخ، مرغی، درخت، کھجور، پکا ہوا کھانا، پھل اور میوے، سلاہوا کپڑا، بغیر زین کے گھوڑا، بجھا ہوا چراغ، لالٹین یا شمع، پکی ہوئی روٹی، دکانیں، عمارت یا محلات، شہد، گنیا یا شربت وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں کوئی چیز بطور خاص دکھائی دے تو اسکی دلالت ”نفس لواامہ“ پر ہوگی۔

### مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

بھیڑ بکری حلال جانور ہیں ان کا اشارہ حلال کی رغبت کی طرف ہے۔ گائے کی صفت کام کرنا ہے جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے، اونٹ کی صفت بوجھ اٹھانا اور تکلیف برداشت کرنا ہے، دوسروں کیلئے یہ عمل حالت ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ مچھلی، بطخ، مرغی، کبوتر اور دیگر پاکیزہ جانور بھی حلال کی رغبت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کھجور اور شہد پسندیدہ اخلاق پر دلالت کرتے ہیں پکے ہوئے کھانے خواہش نفس کا اشارہ کرنے ہیں۔ پھل اور میوے، بے معنی اور لغو کلام سے نجات حاصل کرنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مکانات اور عمارات نفس کی عیش طلبی پر دلالت کرتے ہیں۔

### نفس لواامہ سے آگے ترقی کرنے کیلئے مؤثر ذکر (دوسرا وظیفہ)

نفس لواامہ سے خلاصی پا کر آگے ترقی کرنے کے لیے مؤثر ذکر کا اسم ”اللہ“ (اسم ذات) ہے۔

”یا اللہ“ کے طور پر ذکر کرنا زیادہ مفید ہے اس کا عدد بھی پانچ لاکھ ہے۔ اسے بھی مذکورہ بالا طریق سے مکمل کیا جائے اور دیگر شرائط اور یا شرعی پابندیوں کا لحاظ برقرار رہے تو سالک اس نفس سے خلاصی پا کر اگلے دائرہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس ذکر کے دوران دو توجہات کا ذکر خاصا مفید ہو گا۔

(۱) یا نور یا اللہ (۲) یا حامد یا اللہ

اسم ذات ”اللہ“ اصل اسم ہے جس کا ورد کرنا مقصود ہے اس میں توجہ کے فروغ کیلئے مذکورہ بالا اسماء کی تسبیحات بھی کی جائیں۔ ان کے انوار حصول مراد میں نہایت مفید ہوں گے۔

**عدد ذکر بصورتِ خلوت :** اگر سالک اس ریاضت ذکر کیلئے ”خلوت“ اختیار کرنا چاہے تو

بصورتِ خلوت ذکر ”اللہ“ کا مطلوبہ عدد فقط ساٹھ ہزار

(۶۰۰۰۰) ہو گا اور اسی پر اکتفا کرنا کافی ہے۔

**نفسِ لواہ کا جدول**

اس کی سیر-----اللہ ہے

اس کا عالم-----برزخ ہے

اس کا محل-----دل ہے

اس کا حال-----محبت ہے

اس کا وارد-----باطنِ شریعت ہے

اور اس کا نور-----زرد رنگ کا ہے

## نفسِ ملہمہ

یہ تیسرا نفس ہے جب انسان نفسِ لواۓہ کے دائرہ سے نکل آتا ہے تو ”ملہمہ“ کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔ یہ دل میں نیکی اور اطاعت کے خیالات ڈالتا یعنی الہام کرتا ہے اسی نیک الہام کے عمل کے باعث اسے ملہمہ کہتے ہیں۔ جس طرح نفسِ لواۓہ اپنے داخلی نور کے باعث بدی سے نفرت پیدا کرتا ہے اسی طرح نفسِ ملہمہ اپنے داخلی نور کے فیض سے دل اور طبیعت میں نیکی اور تقویٰ کی رغبت پیدا کرتا ہے اور نیک خیالات کو اچھے خوابوں کی صورت میں ظاہر بھی کرتا ہے۔ اس سے نیکی کی طرف طبیعت کے میلان اور شوق میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

طبیعتِ نیکی سے اس طرح مانوس ہو جاتی ہے کہ نیکی کے ترک کرنے سے اس میں مایوسی اور غم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جسکا ازالہ پھر اعمالِ صالحہ کے ذریعے ہوتا ہے۔

## نفسِ ملہمہ کی صفات

نفسِ ملہمہ کی نمایاں صفات میں سے قناعت، سخاوت، علم، تواضع و انکساری، توبہ، صبر، عمل و برداشت اور خلوص ہیں گویا اس مقام پر نفس کی صفات میں فضائلِ اخلاق اور خصائلِ حسنہ نمایاں ہو جاتے ہیں۔

## خواب میں نفسِ ملحمہ کی چند مثالی صورتیں

خواب میں کسی کافر، ملحد، بے دین، فاسق و فاجر، کسی بد عقیدہ شخص کو دیکھنا نفسِ ملحمہ پر دلالت کرتا ہے، اسی طرح داڑھی منڈا، بے ریش، لنگڑا، بہرا، گونگا، مست و مدہوش، بیچڑا، غلام یا آزاد شدہ غلام کو دیکھنا بھی نفسِ ملحمہ کی مثالی شکلوں میں سے ہیں۔ سپاہی، جاسوس، جو اباز، پہلوان، مسخرہ، چوکیدار، یا عورتوں کا دیکھنا بھی اسی قبیل سے ہے۔ قصہ گو، قصاب، دلال، چور، بہانہ ساز، بھینگا، اندھا، مریض دق یا بند وغیرہ یہ سب شکلیں بھی نفسِ ملحمہ کے دائرہ پر دلالت کرتی ہیں۔

## مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

خواب میں کافر، ملحد اور بے دین کو دیکھنا دین میں نقصان کی علامت ہے۔ کسی بد عقیدہ کو دیکھنا عقیدہ و مذہب میں خرابی کی دلیل ہے۔ داڑھی منڈا شخص دیکھنا شریعت پر عمل میں نقصان اور کمزوری کی علامت ہے۔ لنگڑے کا دیکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دیکھنے والا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہے مگر خود اللہ کی فرمانبرداری نہیں کرتا، بے ریش وغیرہ دیکھنا اللہ کے احکام کی تعمیل نہ کرنے کا اشارہ ہے۔ اندھے کا دیکھنا حق اور سچ کو چھپانے اور بہرے کا دیکھنا حق اور شریعت کی بات نہ سننے اور اس پر کان نہ دھرنے کی طرف اشارہ ہے۔ گونگے کا دیکھنا سچی بات نہ کہنے پر دلالت کرتا ہے، غلام کا دیکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ جس کی بات بھی کرتا ہے عیب اور برائی کی کرتا ہے یعنی وہ لوگوں کی اچھائی کو بیان نہیں کرتا، جاسوس کا دیکھنا تارکِ سنت و نئے کی علامت ہے، مست و مدہوش کا دیکھنا عشقِ مجازی پر دلالت کرتا ہے، جو اباز، پہلوان، مسخرہ اور قصہ گو یا کاری کی علامت ہے، دلال کا دیکھنا دروغ گوئی اور بری نظر کی علامت ہے۔ قصاب کا دیکھنا دل کی سیاہی پر دلالت کرتا ہے۔ اندھے اور بھینگے کا دیکھنا خود اس کی اپنی گمراہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

## نفسِ لمہمہ سے آگے ترقی کرنے کے لیے مؤثر ذکر (تیسرا وظیفہ)

نفسِ لمہمہ سے خلاصی پا کر اگلے دائرے میں داخل ہونے کے لیے مؤثر ذکر اسم ”ہو“ ہے اس کا عدد بھی پانچ لاکھ ہے۔ اسے متذکرہ طریقہ سے مطابق اجازت مکمل کیا جائے۔ اس دوران دیگر شرائط کی پاسداری کے ساتھ بطور خاص دنیاوی تعلقات میں محو ہونے سے ممکنہ حد تک کمی کی جائے اور عبادت و ریاضت کی کثرت کی جائے، اس کی تفصیلات وقت آنے پر اپنے مرشد یا مربی سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔ اس ورد کو ”یا ہوانت ہو“ کی توجہ سے پڑھنا زیادہ مفید ہے۔ بہتر ہے تسبیحات انہی کلمات کے ساتھ مکمل کی جائیں۔ اس کے علاوہ ”یا من لا الہ الا ہو“ کی تسبیحات بھی ساتھ ساتھ کی جائیں اس سے مزید فروغ نصیب ہو گا۔

**عدد ذکر بصورت خلوت :** اگر سالک اس ریاضت ذکر کیلئے ”خلوت“ اختیار کرے تو بصورت

خلوت مطلوبہ عدد ذکر فقط پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) ہے۔

## نفسِ لمہمہ کا جدول

اس کی سیر----- علی اللہ ہے

اس کا عالم----- ارواح ہے

اس کا محل----- روح ہے

اس کا حال----- عشق ہے

اس کا وارد----- سر شریعت ہے

اور اس کا نور----- سرخ رنگ کا ہے

## نفس مطمئنہ

یہ چوتھا نفس ہے جو بری خصلتوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے نیک اور پاکیزہ خصائل سے متصف ہو جاتا ہے اور بارگاہ الہی سے اپنا ربط و تعلق قائم کر کے حالت اطمینان پر فائز ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اسے ”نفس مطمئنہ“ کہا گیا ہے قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے اس نفس سے یوں خطاب فرمایا ہے:-

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔

نفس مطمئنہ مقام ولایت ہے

نفس مطمئنہ ”اولیاء اللہ کا نفس ہے۔ اور یہی ولایت صغریٰ کا مقام ہے۔“

اس کے تحقق سے ”فنائی الرسول“ کا مقام نصیب ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت اس طرح ہے کہ جب کسی شخص میں عطاء الہی سے خلقی و وہبی طور پر یارِ یاضات و مجاہدات سے کسی طور پر ملکوتی قوت کا زور ہو جاتا ہے اور اس کے مقابلے میں بھی قوت بالکل زیر ہو جاتی ہے اس طرح کہ اس کا کہیں وجود بھی نہ تھا تب اس شخص کا قلب ”روح“ کے درجہ میں چلا جاتا ہے اور نفس ”قلب“ کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے اور قلب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ذکر الہی سے اطمینان پا جاتا ہے۔



جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:-

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَتَطَمَّعِنَ الْقُلُوبُ

آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے ذکر سے یہ قلب اطمینان پانے ہیں

نفس جب ”قلب“ کے مقام پر آتا ہے تو قلب پہلے ہی ذکر یعنی یادِ الہی میں شاغل ہوتا ہے کیونکہ وہ ”امارہ“ کے دائرہ سے نکل کر ”لوامہ“ اور ”ملہمہ“ کے مقامات سے بھی ترقی کر چکا ہے۔

سو جوں جوں قلب یادِ الہی سے سیراب ہوتا ہے اس کا تمام تراطمینان ”نفس“ کی مستقل حالت بتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نفس بھی ”قلب“ میں بدل کر ”نفس مطمئنہ“ ہو جاتا ہے۔ اور جہاں تک قلب کا تعلق ہے وہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اسے ”مقامِ روح“ مل جاتا ہے۔

قلب کے روح بن جانے سے اسے تزکیہء نفس کیلئے غیر معمولی مجاہدات و ریاضات کی حاجت نہیں رہتی وہ معمول کی اطاعات و عبادات سے بھی اپنا تزکیہ و مقام بحال اور برقرار رکھ سکتا ہے البتہ وہ اگلے درجات کے لیے ریاضات جاری رکھتا ہے۔

روح چونکہ ”امرِ الہی میں سے ہے“ (قل الروح من امر ربی) اس لیے قلب، روح بن کر ہمہ وقت امرِ الہی کے تابع اور اس سے فیضیاب ہوتا رہتا ہے۔ اب سے ”قبض“ کے بغیر ہی ”بسط“ کی کیفیت میسر آ جاتی ہے وہ قلق و اضطراب کے بغیر ہی الفت و محبت کے چشموں سے سیراب ہوتا رہتا ہے اور بے ہوش ہوئے بغیر حالت ”وجد“ سے بہرہ یاب ہوتا ہے، جب اس کا قلب ترقی کر کے ”مقامِ روح“ پر آ جاتا ہے تو اس کی ”روح“ ترقی کر کے مقام ”سر“ پر فائز ہو جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ نفس قلب بن جاتا ہے، قلب، روح بن جاتا ہے اور روح سر میں بدل جاتی ہے۔ اس کے باعث اس پر عالمِ غیب کے علوم و معارف اور اسرارِ کادروازہ کھل جاتا ہے۔

اسے مروج اور متداول طریقوں سے ہٹ کر علوم و معارف، اسرار و رموز اور حقائق و لطائف کا ادراک اور حصول ہونے لگتا ہے۔ یہ کتابوں کی مدد سے نہ ظاہری فہم و فراست اور تعلق و تدبر کے طریقہ سے نہ کشف کے طور پر اور نہ ہاتھ غیبی کی آواز سے بلکہ اس کی روح از خود مقام سر سے اسرار و معارف کو اس کے دل میں (جو روح کے درجہ پر فائز ہو چکا ہے) منتقل کرتی رہتی ہے۔ یہ انور و اسرار کا ایک غیر مرئی اور غیر محسوس دروازہ ہے جس کے کھل جانے سے وہ شخص ”علوم لدنیہ“ کا حامل ہو جاتا ہے۔ اس کے دل میں جو خیالات اٹھتے ہیں وہ بھی عین ”صراط مستقیم“ کے مطابق ہوتے ہیں، اعمال خود بخود صالح ہوتے ہیں، کلمات مبارک ہوتے ہیں اور دعوات مستجاب ہوتی ہیں۔ یہی ولایت صغریٰ ہے۔ صرف یہاں خوارق کی صورت میں کرامات کا ظہور نہیں ہوتا مگر وہ شخص صاحب کرامت ہوتا ہے۔

ولایت صغریٰ سے آگے دو راستوں کا افتتاح

اس مقام ولایت پر فائز ہونے والا سالک جب ترقی کرتا ہے تو اس پر آگے دو راستے کھل جاتے ہیں، کسی کو ایک راستے سے فیض ملتا ہے کسی کو دوسرے راستے سے۔ اور بعض میں دونوں راستوں کے فیوضات بھی جمع ہو جاتے ہیں۔

(۱) ولایت کبریٰ کی راہ

(۲) مفہمیت (وراثت نبوت) کی راہ

ولایت کبریٰ کی راہ بالآخر قطبیت اور غوثیت کے مدارج کی طرف جاتی ہے اور مفہمیت کی راہ جسے وراثت نبوت بھی کہتے ہیں یہ تجدید اور احیاء کی راہ ہے اس مقام کے حاملین ”مجدد“ کہلاتے ہیں۔ یہ حضور ﷺ کے نائب و وراث ہوتے ہیں۔

نفس مطمئنہ پر فائز شخص کا میلان ولایت صغریٰ کی حالت میں ہی مذکورہ بالا دور راستوں میں سے کسی ایک راستہ کی طرف نمایاں ہو جاتا ہے۔ جس کو ولایت کبریٰ کی راہ سے فیض ملتا ہے اس کے روحانی فروغ سے کرامات و خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے اور جسے وراثت نبوت (مفہمیت) کی راہ سے فیض ملتا ہے اس سے مخلوق میں ارشاد و ہدایت کا صدور ہونے لگتا ہے اس کے ذریعہ لوگوں میں پھیلی ہوئی برائیوں کا سد باب شروع ہو جاتا ہے اس کی مساعی سے علم کی اشاعت، لوگوں کی اصلاح احوال اور دین کی تجدید ہونے لگتی ہے، یہ مجددیت کی علامات و شروعات ہیں۔

### نفس مطمئنہ کی صفات

اس کی صفات میں عفو و درگزر، بخشش و عطا، توکل، حلم و بردباری، عبادت گزاری، شکر اور رضا، خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔

### خواب کی مثالی صورتیں

نفس مطمئنہ کیلئے خواب میں درج ذیل مثالی صورتیں قابل ذکر ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت، نبی اللہ کی زیارت یا کعبۃ اللہ، مسجد نبوی ﷺ، مدینہ طیبہ یا بیت المقدس کی زیارت، یا کسی بادشاہ، قاضی، عالم، یا مشائخ اور بزرگوں کی زیارت، کسی جامع مسجد، مدرسہ صالح لوگوں کے مکان یا قیام گاہ کی زیارت یا اسی طرح دیگر مبارک مقامات کی زیارت، مزید برآں، تیر، کمان، تلوار، خنجر، بندوق وغیرہ یا کتا ہیں وغیرہ اگر اپنے نفس کی دریافت احوال کے ضمن میں مذکورہ بالا چیزوں میں سے کچھ دیکھے تو یہ ”نفس مطمئنہ“ پر دلالت کرتی ہیں۔

## مذکورہ بالا مثالی صورتوں کی تعبیرات

قرآن مجید کا خواب میں دیکھنا صفائے قلب پر دلالت کرتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ قرآن کی وہی صورت یا آیت دیکھتا ہے یا اس کی تلاوت کرتا ہے جو اس کے حال کے مطابق ہوتی ہے۔ تاہم یہ علم تعبیر کے ذریعہ جانا جاسکتا ہے۔ یہ آئندہ کی خوشخبری کا اشارہ بھی ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کی زیارت سے ایمان اور اعمال کی حالت پر دلالت ہوتی ہے۔ کبھی ان کے ذریعہ ہدایات آتی ہیں کبھی یہ دلالت خود خواب دیکھنے والے کے حال پر ہوتی ہے، کبھی قوم اور معاشرے کے حالات پر اور کبھی دین و شریعت اور امانت کے حالات کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے، بادشاہ کا دیکھنا عبادت و ریاضت کی طرف رجوع کا اشارہ ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ میں سے عشاق الہی کی زیارت عبادت میں استقامت اور باطنی توجہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مشائخ کرام کی زیارت نفس کی رہنمائی ہوتی ہے۔ قاضیوں اور ججوں کا دیکھنا احکام الہی کی پیروی پر دلالت کرتا ہے۔

خانہ کعبہ اور مدینہ طیبہ کی زیارت دل کا ادھام اور وسوسوں و خطرات سے پاک ہونا ظاہر کرتا ہے اس کی کیفیت کا اندازہ بھی زیارت کی کیفیت سے ہوتا ہے، جامع مسجد، مدرسہ، جھنڈا، تیرکمان، بندوق، اور دیگر اسلحہ وغیرہ حسب حال وسوسوں کی موجودگی پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ رہنمائی ہوتی ہے کہ ان کا مزید ازالہ کیا جائے۔ معلوم ہونا چاہئے یہ وسوسوں اور خطرات کبھی نفس کی جانب سے، کبھی شیطان اور کبھی دل کی جانب سے ہوتے ہیں۔ اور ہر صاحب مرتبہ کیلئے اس کے حسب حال وارد ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا ازالہ بھی جدا جدا طریقوں سے ہوتا ہے۔

## نفس مطمئنہ کے مقام پر مؤثر ذکر (چوتھا وظیفہ)

اس کے لیے مؤثر ذکر اسم ”حق“ ہے اس اسم کا ذکر درج ذیل طریق پر کیا جائے۔  
اس کی تسبیحات یا حق انت الحق کے کلمات کے ساتھ کی جائیں۔

اس ذکر میں توجہ کے فروغ کیلئے درج ذیل اذکار مفید ہیں

(۱) یا مجیب انت الحق (۲) یا مغیث انت الحق کے اذکار مفید ہیں اور

اسکا عدد بھی پانچ لاکھ ہے

## عدد ذکر بصورت خلوت

اگر سالک ریاضت ذکر کیلئے خلوت اختیار کرے تو اس صورت میں ذکر

کا عدد فقط چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) ہے

## نفس مطمئنہ کا جدول

نفس مطمئنہ کی سیر----- مع اللہ ہے

اس کا عالم----- ملک ہے

اس کا محل----- سر ہے

اس کا حال----- وصل ہے

اس کا وارد----- طریقت ہے

اس کا نور----- سفید رنگ کا ہے۔

## نفسِ راضیہ

نفسِ راضیہ وہ نفس ہے جس میں باری تعالیٰ کے جملہ فیصلوں پر اور اسکی مشیت کے تمام احکام پر راضی اور خوش ہونے کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ معاملات ظاہرِ اموال و ہوں یا مخالف خواہ نقصان اور تکلیف کا پہلو بھی واضح اور نمایاں ہو مگر یہ نفس اسے امرِ الہی سمجھ کر نہ صرف قبول کر لیتا ہے بلکہ اپنے اندر خوشگواوری اور مسرت و فرحت کی کیفیت کو مدستور برقرار رکھتا ہے، سو اسکے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے باعث اسے ”نفسِ راضیہ“ کا نام دیا گیا ہے۔ اسی کا ذکر نفسِ مطمئنہ کے ساتھ ان الفاظ میں کیا گیا ہے

ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً

اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو

حضرت زکریاؑ نے جب بارگاہِ الہی میں بیٹے کے لیے دعا کی تو ساتھ ہی عرض کیا!

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا

اور میرے رب! اسے اپنی رضا کا حامل بنانا۔ یعنی وہ ہر حال میں تجھ سے راضی رہے۔

## نفس راضیہ کی صفات اور ان کی مثالی صورتیں

اسکی صفات میں سے نمایاں صفتیں ذکر و فکر، زہد و رعب، ریاضت و مجاہدہ، تقویٰ و پرہیزگاری، عشق الہی، ترک ماسوی اللہ، وفا اور کرامات ہیں۔

بصورت خواب ان کی مثالی صورتوں میں فرشتوں، حوروں، جنت، براق، غلمان جنت، زیورات اور جنتی پوشاکوں وغیرہ دیکھنا شامل ہیں۔ اسی طرح چاند اور سورج کا دیکھنا بھی نفس راضیہ پر دلالت کرتا ہے۔

اور انکی تعبیرات میں یہ کہ ملائکہ، جنت یا حور و غلمان کا دیکھنا عقل کامل اور قرب الہی پر دلالت کرتا ہے اور سورج اور چاند کا دیکھنا معرف الہی کے ملنے کی خوشخبری ہے کہ انشاء اللہ یہ نعمت عطا کی جائے گی۔

## نفس راضیہ کے مقام پر مؤثر ذکر:- پانچواں ذکر

اس کے لیے مؤثر ذکر کا اسم ”حی“ ہے۔ اس کا عدد بھی پانچ لاکھ ہے۔

اس کی تسبیحات ”یا حی انت الحی“ کے کلمات کے ساتھ کی جائیں۔

اس ذکر میں توجہ کے فروغ کیلئے درج ذیل اذکار مفید ہیں

(۱) یا جمیل انت الحی

(۲) یا عظیم انت الحی

(۳) یا علی انت الحی

## عدد ذکر بصورت خلوت

اسی طرح اگر اس ریاضت ذکر کے لئے خلوت اختیار کی جائے تو اس صورت میں اس ذکر کا عدد تیس ہزار (۳۰۰۰۰) ہو گا۔

## نفس راضیہ کا جدول

اسکی سیر-----فی اللہ ہے۔  
اسکا عالم-----ملکوت ہے۔  
اسکا محل-----سر السر ہے۔  
اسکا حال-----فنا ہے۔  
اسکا وارد-----معرفت ہے۔  
اسکا نور-----سبز رنگ کا ہے۔

نفس راضیہ کے فروغ اور تحقق سے ”فنا فی اللہ“ کا مقام نصیب ہوتا ہے۔



## نفس مرضیہ

یہ چھٹا نفس ہے اور یہی نفس کا سب سے کامل درجہ ہے۔ جب نفس انسانی ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے لگتا ہے اور اس کے مقام رضا میں لغزش یا تزلزل نہیں آتا تو مقام کی یہی استقامت اسے ”مرضیہ“ کے درجہ پر فائز کر دیتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے، اب اللہ اس سے اس قدر راضی ہے کہ وہ جو کہے گا وہی کر دیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ بندہ کے نفس کو اللہ سے راضی ہونے کی توفیق بھی اس وقت نصیب ہوتی ہے جب اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ گویا نفس کا اللہ سے راضی ہونا ”مقام راضیہ“ ہے اور اللہ کا اس نفس انسانی سے راضی ہونا ”مقام مرضیہ“ ہے اور یہ دونوں باہم لازم و ملزوم ہیں۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ - ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً -  
اے نفس مطمئنہ! لوٹ اپنے رب کی طرف، اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو،  
وہ تجھ سے راضی ہو۔

## نفس مرضیہ کی صفات اور انکی مثالی صورتیں

اسکی صفات میں سے نرمی، لطف و کرم، جملہ اخلاق حسنہ، قرب الہی اور متابعت محمدی ﷺ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، یہ بات ذہن نشین رہے کہ پچھلے پاکیزہ خواص و صفات جو پہلے نفوس کے ذریعہ حاصل ہوئے تھے اگلے مقام میں برقرار رہیں بلکہ ان میں دوام اور ترقی پیدا ہو جائے۔ اس مقام کی مثالی صورتوں میں ساتوں آسمان، سورج، چاند، ستارے، آسمانی بجلی، کڑک، آگ، جلتی ہوئی شمع اور روشن قندیل، وغیرہ شامل ہیں۔

ان کی تعبیرات یہ ہیں کہ آسمان کا خواب میں دیکھنا اسکی نگاہ کا دائماً اللہ تعالیٰ سے متعلق ہو جانے کا اشارہ ہے۔ کسی ستارے کا دیکھنا اسکے اپنے نفس کا نور ہے۔ آگ کا دیکھنا اسکے نفس کے فنا ہو جانے کی طرف اشارہ ہے۔ چاند دیکھنا نور قلب پر اور سورج کا دیکھنا نور روح پر دلالت کرتا ہے۔ رعد (بجلی کی چمک) کا دیکھنا یا سننا اس کے غفلت پر تنبیہ کی صورت میں راہ حق سے آگاہ ہو جانے کی طرف اشارہ ہے۔ شمع اور چراغ روشنی بھی دل کے نور کی علامت ہے۔

## نفس مرضیہ کے مقام پر موثر ذکر (چھٹا وظیفہ)

اسکے لیے موثر ذکر کا اسم ”قیوم“ ہے جسے ”یا قیوم“ کی تسبیحات کی صورت میں کیا جائے۔ فروغ توجہ کے لیے درج ذیل اذکار مفید ہیں۔

(۱) یا قیوم یا کافی

(۲) یا قیوم یا مغنی

(۳) یا قیوم یا قادر

## عدد ذکر بصورت خلوت

تعداد ”یا قیوم“ کے ذکر کی بھی پانچ لاکھ ہے مگر خلوت میں وظیفہ مکمل کرنا ہو تو اسکا عدد بیس ہزار (۲۰۰۰۰) ہو گا۔

## نفس مرضیہ کا جدول

اسکی سیر-----عن اللہ ہے۔

اسکا عالم-----جبروت ہے۔

اسکا محل-----خفی ہے

اسکا حال-----حیرت ہے۔

اسکا وارد-----حقیقت ہے۔

اور اسکا نور-----سیاہ رنگ کا ہے۔

## نفس کاملہ صافیہ

یہ ساتواں نفس ہے اور یہی آخری کاملیت کا آخری مقام ہے۔ درج ذیل آیت کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے :

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي. وَادْخُلِي جَنَّاتِي.

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضیہ و مرضیہ کی حالتوں میں لوٹ آ۔ پھر تو میرے کامل بندوں میں داخل ہو جا اور میری (اعلیٰ) جنت میں بسیرا کر لے۔

### نفس کاملہ صافیہ کی صفات اور مثالی صورتیں۔

اس نفس کی صفات میں سے گوشہ نشینی (خلوت و عزلت) عبادت، مفارقت، عن الغیر، خاموشی (صمت و سکونت) سچائی، مددگاری ایفاء عہد، طاعت و فرمانبرداری، حق اور نسبت عبدیت اور نسبت محمدیت ﷺ دونوں میں کمال درجہ کا پایا جانا ہے۔

اس نفس کی مثالی صورتوں میں سے بارش، برف، اولے، ندی نہر، دریا، چشمہ، کنویں وغیرہ کا خواب میں دیکھنا ہے۔ ان کی تعبیرات میں سے یہ ہے کہ یہ سب راہ حق کے کھل جانے کی علامات ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا : وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔

جو لوگ ہماری خاطر راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔

بارش، رحمت پر دلالت کرتی ہے۔ برف اور اولے رحمت میں کثرت کی علامت ہیں۔

ندی، نہر، دریا، چشمہ اور کنواں معرفت الہی اور حصول اخلاص پر دلالت کرتے ہیں۔

### نفس کاملہ صافیہ کے لیے موثر ذکر (ساتوں وظیفہ)

اس مقام کیلئے موثر ذکر ”قہار“ ہے اس میں فروغ توجہ کیلئے درج ذیل اذکار مفید ہیں۔

(۱) یا قیوم یا قہار

(۲) یا جبار یا قہار

(۳) یا ودود یا قہار

### عدد ذکر بصورت خلوت

تعداد ”قہار“ کے ذکر بھی پانچ لاکھ ہے مگر خلوت میں عدد دس ہزار (۱۰۰۰۰) ہوگا۔

### نفس کاملہ صافیہ کا جدول

اسکی سیر-----باللہ ہے

اس کا عالم-----لاہوت ہے۔

اس کا محل-----انہی ہے

اس کا حال-----بقا ہے

اس کا وارد-----محمدیت ہے

اس کا نور-----بے رنگ ہے۔

نوٹ: سات نفوس اور انکی صفات کا سارا بیان حضرت پیر سید طاہر علاؤ الدین گیلانی

صاحب کی کتاب تذکرہ قادریہ سے ماخوذ ہے۔

## وظیفہء استعاذہ

جادو، ٹونہ، شر جنات، شیطانی عملیات، نظر بد اور دیگر ہر قسم کے برے اثرات سے نجات، حفاظت اور شفا یابی کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ کرنا نہایت مفید اور مؤثر ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَ أَنْ يُحْضِرُون - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَ صَلَّ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ عَيْنِ لَامَةٍ تَحَصَّنَتْ بِحَصْنِ أَلْفِ أَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَ عَيْنٍ حَاسِدٍ بِاسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ-

قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ وَأَنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنْ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ- ۝

وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ ۝ وَأَعُوذُ بِكَ رَبَّ أَنْ

يَحْضُرُونِ ۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ- ۝

وَقَالَ مُوسَى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ

الْحِسَابِ ۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ- ۝

وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ وَأَنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ

۝

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝  
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝  
ان آیات کو ترتیب سے اکٹھا پڑھیں یہ ایک بار تصور ہوگا۔

ان آیات کی روزانہ نماز فجر کے بعد کم از کم تین بار تلاوت کریں۔ اگر فرصت ہو تو نماز مغرب یا عشاء کے بعد جس وقت زیادہ یکسوئی اور تہائی مل سکے، اس وظیفہ کو اپنا معمول بنالیں۔  
۷ بار یا ۱۱ بار پڑھنے میں بہت برکات ہیں۔

ہاتھ پر پھونک کر سینے پر مل لیں اور پانی دم کر کے پیئیں۔

اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن یا ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔



## وظیفہء شفاء

۱۔ امام دارمیؒ نے اپنی مسند اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

فاتحة الكتاب شفاء من كل داء -

فاتحہ الکتاب (سورۃ الفاتحہ میں) ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔

۲۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن جابرؓ روایت کرتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ: فاتحة الكتاب فيها شفاء من كل داء -

(ابن کثیر، ۱: ۱۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاتحہ الکتاب میں ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔

بیہقیؒ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں:

فاتحة الكتاب شفاء من السم -

فاتحہ الکتاب زہر کے لئے شفاء ہے۔

۴۔ صحابہ کرامؓ سورۃ فاتحہ کو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق فی الواقعہ شفاء سمجھتے اور کئی

امراض کا علاج اس سورۃ کے ذریعے کرتے تھے۔ صحیح مسلم، سنن نسائی اور دیگر کتب حدیث میں

منقول ہے کہ صحابہ کرام سانپ اور بچھو کے کاٹے پر، مجنون اور اہل صرع (یعنی مرگی کے مریض) پر سورت فاتحہ پڑھ کر دم کرتے تھے جس سے مریض اسی وقت تندرست ہو جاتا تھا۔ بزرگوں نے بھی مختلف امراض کے لئے سورۃ فاتحہ کو مخصوص اوقات میں یا مخصوص تعداد میں پڑھ کر دم کرنے کی وہی تاثیر بیان کی ہے۔

امام بخاریؒ نے صحیح میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بعض صحابہؓ سفر میں تھے، دریں اثناء کسی عورت نے ان سے سانپ کے ڈسے کے لئے تریاق کے بارے میں دریافت کیا۔ جس پر ایک صحابیؓ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ شخص وہیں ٹھیک ہو گیا، پھر یہ ماجرا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا كَانَ يَدْرِيه اِنْهَا رَقِيَّةٌ۔

کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سورت تریاق ہے۔

اس وجہ سے اس کا ایک نام سورۃ الرقیۃ بھی ہے جو خود حضور نبی اکرم ﷺ کا تجویز کردہ ہے۔

۵۔ یہ سورۃ اپنے خصوصی اثرات و برکات کے باعث انسان کے شدائد و مصائب سے بھی بچاتی ہے، اس کی تلاوت سے انسان شیطانی فتن و شرور اور مصائب و آلام سے محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَ قَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ

اِحْدٌ ، فَقَدْ اَمَنْتَ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الْمَوْتَ۔ (ابن کثیر، ۱ : ۱۲)

اگر تم بستر پر دراز ہوتے وقت سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو تو سوائے موت کے تم ہر شے سے محفوظ و مامون ہو جاؤ گے۔

۶۔ سورۃ الفاتحہ کی تاثیر و برکات میں یہ بھی ہے کہ یہ مشکلوں کو آسانیوں اور تنگیوں کو فراوانیوں میں بدل دیتی ہے۔ اس سے انسان پر حقیقی برکت و سعادت کا راستہ کھلتا ہے، ذہنی کرب، فکری الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔ رنج و الم اور غم و اندوہ رفع ہوتے ہیں۔ بیمار کو تندرستی ملتی ہے، تنگدست کو فراخی رزق عطا ہوتی ہے، محروم کو فتح نصیب ہوتی ہے اور سب غموں اور دکھوں کا مداوا ہو جاتا ہے۔

فتح مشکلات اور روحانی برکات کے لئے، ہر قسم کی مہمات میں کامیابی کے لئے، آفات و بلیات سے حفاظت، جملہ امراض سے شفا یابی اور اللہ کی خاص مدد و نصرت کے لئے یہ وظیفہ مؤثر ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ظاہری و باطنی جملہ امراض اور تکالیف کے ازالے کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ نہایت مؤثر مفید اور کثیر برکات کا باعث ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَا شَافِي يَا كَافِي يَا سَلَامُ بِحَقِّ وَ يَشْفِ صُدُورِ قَوْمِ مُؤْمِنِينَ ۝

وَ شِفَاءُ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۝

يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءُ لِلنَّاسِ ۝

وَ نُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝

قُلْ هُوَ الَّذِي اٰمَنُوْهُ هُدًى وَ شِفَاءٌ ۝

اَيُّضًا - اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اذْهَبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا

شِفَاءُكَ شِفَاءُ لَا يُغَادِرُ سِقَمًا۔

اَيُّضًا - لِيْ خَمْسَةٌ اُطْفِئُ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ الْمُصْطَفَى وَالْمُرْتَضَى

وَ اَبْنَاءُهُمَا وَ الْفَاطِمَةُ۔

سات یا گیارہ بار پڑھیں اور ہاتھوں پر پھونک مار کر سینے پر ہاتھ مل لیں اور پانی بھی دم کر کے پیئیں۔

اس وظیفہ کو حسب ضرورت گیارہ دن یا چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ عرصے کے لیے جاری رکھ

سکتے ہیں۔

## وظیفہء سلام

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

بِحَقِّ الْيَسِّ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۚ

وَبِحَقِّ سَلَامٍ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۚ

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ۚ

سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعُلَمِينَ ۚ

سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۚ

سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ

سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يَسِينَ ۚ

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۚ

اللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ

سات یا گیارہ بار پڑھیں اور ہاتھوں پر پھونک مار کر سینے پر ہاتھ مل لیں اور پانی بھی دم کر کے پیئیں۔

اس وظیفہ کو حسب ضرورت گیارہ دن یا چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ عرصے کے لیے جاری رکھ

سکتے ہیں۔

## وظیفہ سبع کاف

جملہ دنیوی مرادوں کی تکمیل خصوصاً حصول توکل و کفایت کے لئے درج ذیل وظیفہ حضور سیدنا غوث الاعظمؒ کے خاص تلقین کردہ وظائف میں سے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قَصَدْتُ الْكَافِيَّ وَجَدْتُ الْكَافِيَّ نِعْمَ الْكَافِيَّ  
لِكُلِّ كَافِيٍّ كَفَانِي الْكَافِيَّ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اس وظیفہ کو ۱۱ بار پڑھ کر صبح و شام دم کریں۔

اول آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اگر پریشانی زیادہ ہو تو یہ وظیفہ ۱۱ مرتبہ کریں۔

اس وظیفہ کو ۷ دن، ۱۱ دن، ۴۰ دن یا حسب ضرورت جاری رکھیں۔

## وظیفہ برائے امور مہمہ مُشکلہ

### وظیفہ سورۃ یٰسین شریف

جب کوئی ضروری حاجت پیش آجائے یا کوئی انتہائی مشکل امر آپڑے اور کسی طرح سے مصیبت سے خلاصی نہ ہوتی ہو تو بعد نماز فجر سلام پھیرنے کے بعد تشہد میں ہی بیٹھا رہے اور سورۃ یٰسین شریف اس طرح پڑھے کہ پہلی مبین پر رُک کر سورۃ فاتحہ شریف سات مرتبہ اس طرح پڑھے کہ بسم اللہ کی آخری میم (م) کو الحمد کی لام (ل) کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ اسی طرح ہر مبین پر سات مرتبہ فاتحہ شریف پڑھے۔ اول آخر ۱۱ (گیارہ) ۱۱ (گیارہ) بار درود شریف بعد دعا کرے۔  
انشاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔

مشکل امور کے حل کے لیے یہ وظیفہ بھی مشائخ کا معمول ہے۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

وظیفہ پڑھنے کا طریقہ: ۳۱۳ بار بعد از نماز فجر اور عشاء

نادِ علیؑ

نَادِ عَلِيًّا مَّظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدُهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ

كُلُّهُمْ وَغَمِّ سَيْنُجَلِي بَوْلَايَتِكَ

يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

أَدْرِ كُنِي۔

**فوائد:** بڑی سے بڑی مہم ہو، دشواری ہو، نیز ہر مقصد کے لیے پڑھی جاتی ہے۔

ناد علیؑ کے برکات و فوائد حد شمار سے باہر ہیں۔

ناد علی پڑھنے کا طریقہ: ۱۰۱ دفع بعد نماز مغرب



## صلوٰۃ اسرار

دو رکعت نماز نفل بعد سنت صلوٰۃ المغرب بانیت قضائے حاجت پڑھے۔

ہر رکعت میں بعد الحمد شریف قل شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔

سلام پھیرنے کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اور بعد درود شریف گیارہ بار یہ کلمات پڑھے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ ، يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَغْثِنِي وَ اَمْدُدْنِي فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيْ

الْحَاجَاتِ اس کے بعد گیارہ قدم بعد اد شریف کی طرف چلے اور ہر قدم پر یہ کہے يَا غَوْثُ

الثَّقَلَيْنِ يَا كَرِيْمُ الطَّرْفَيْنِ اَغْثِنِي وَ اَمْدُدْنِي فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيْ

الْحَاجَاتِ

بعد یہ دوا شعار پڑھے۔

ايد ركنى ضيم و انت ذخيرتى

و اظلم فى الدنيا و انت نصيرى

وعار على حامى الحمى وهو منجدى

اذا اضاء فى البید اعتمال بعيرى ---

## علمی رغبت و کامرانی کے لئے وظیفہ

علم کی رغبت، ترقی اور کامیابی کے لیے حضور سیدنا غوث الاعظمؒ کا یہ شعر بطور وظیفہ نہایت مفید و مؤثر ہے :

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا  
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

اس وظیفہ کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلائیں۔

اول و آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ علم کی طرف رغبت پیدا ہوگی اور ترقی و کامیابی نصیب ہوگی۔

یہ وظیفہ حصول مراد تک جاری رکھیں۔ حسب ضرورت پیر کی شب یا جمعہ کی شب بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔

## طریقہ کشفِ ارواح

اور مشائخِ قادریہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کشفِ ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے  
 شروطِ مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ داہنے طرف ”سبوح“ کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف  
 ”قدوس“ کی اور آسمان میں ”رب الملائکۃ“ کی ضرب لگاوے اور دل میں ”والروح“ کی  
 کی۔

اور مقصود کی طرف متوجہ ہو جائے تو جس روح سے ملاقات کرنی مقصود ہوگی وہ بیداری یا خواب میں  
 ملاقات کرے گی۔ بعض مشائخ نے کشفِ القبور کے لیے بھی یہ ہی طریقہ لکھا ہے۔  
 دو (۲) ہزار ضربیں لگانے سے مقصود جلد حاصل ہو گا۔

## درود تاج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ  
وَالْبُرَاقِ وَالْعِلْمِ ۚ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْأَلَمِ  
ۚ اِسْمُهُ مَكْتُوبٌ مَرْفُوعٌ مَشْفُوعٌ مَنقُوشٌ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ ۚ  
سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۚ جِسْمُهُ مُقَدَّسٌ مَعْطَرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي  
الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ۚ شَمْسُ الضُّحَى بَدْرُ الدُّجَى صَدْرُ الْعُلَى نُورُ  
الْهُدَى كَهْفُ الْوَرَى مِصْبَاحُ الظُّلَمِ ۚ جَمِيلُ الشِّيمِ ۚ  
شَفِيعُ الْأُمَمِ ۚ صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ ۚ وَاللَّهُ عَاصِمُهُ وَجَبْرِيلُ  
خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ وَاسِدْرَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَ  
قَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ

سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ أُنَيْسِ الْغَرِيبِينَ  
رَحْمَةِ الْعُلَمَاءِ رَاحَةِ الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ الْعَارِفِينَ  
سِرَاجِ السَّالِكِينَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ  
وَالْمَسَاكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَ سَيِّدِنَا فِي  
الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبِّ  
الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي  
الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ  
جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

## ہفت ہیکل

مروی ہے کہ ایک روز رسول ﷺ مدینہ منورہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ نے آپکو سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے اے میرے محبوب اس ہفت ہیکل کو آپ پر نازل کرتا ہوں جو کوئی اس ہفت ہیکل کو ہر روز پڑھے گا اپنے پاس رکھے گا تو وہ دنیا میں ہر قسم کی مصائب و تکالیف اور مہمات سے نجات پائے گا اور دین و دنیا میں سکون نصیب ہو گا۔ اور اس کی بہت سی برکات اور رحمتیں ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔

**حکایت:** منقول ہے کہ ایک روز کوئی شخص بغداد کے حاکم کے پاس چوری کی تہمت سے پکڑا آیا اور قانون کے مطابق اسے قتل کی سزا کا حکم ہوا چنانچہ اسے مقتل میں لایا گیا اور جلاد نے اس پر حسب معمول تلوار چلائی لیکن وہ اس پر کارگر نہ ہوئی۔ پھر حاکم نے اسے پانی میں ڈبونے کا حکم دیا لیکن خدا کی قدرت سے وہ پانی میں بھی نہ ڈوبا۔ پھر اس نے آگ میں جلادینے کا حکم دیا لیکن آگ نے بھی اسے نہ جلایا آخر مجبور ہو کر حاکم نے اس سے پوچھا یہ کیا راز ہے؟ چور نے کہا یہ کوئی راز مخفی نہیں البتہ میرے سر میں دعائے ہفت ہیکل ہے۔ غالباً آسی کی برکت ہے کہ مجھ پر کوئی اثر نہیں، تب چور کو حاکم نے بہت سامان و دولت دیکر چھوڑ دیا۔ اور اس ہفت ہیکل کو لکھ کر اپنے پاس رکھا اور ہمیشہ فتح مند رہا۔ اسکے اور بیشتر فوائد ہیں جو اسکے پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ و قافو قفا ظاہر کرتا ہے۔

## ہیکل اول

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

## هیکل دوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

أُعِيذُ نَفْسِي بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

اِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا  
فَتَقَبَّلْ مِنْیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ سَنَّةٌ مِّنْ قَدْ اَرْسَلْنَا  
قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلُنَا وَلَا تَجِدُ لِسِتِّتَانَا تَحْوِيلًا ۝ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِكَ  
الشَّمْسُ اِلَى غَسَقِ الْیْلِ وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ ۝ اِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ  
مَشْهُودًا ۝ وَ مِنْ الْیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۚ عَسٰی اِنْ یَّبْعَثَكَ  
رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝ وَ قُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ  
اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝



## ہیکل سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزَلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ  
 مَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ق لَا تَفْرَقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ ق ق وَاَقَالُوا سَمِعْنَا  
 وَاطَعْنَا ز غَفَرَا نَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا  
 اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا  
 اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰی  
 الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا ثَاقَةٌ لَّنَا بِهِ ج وَاَعْفُ عَنَّا وَقَفْ  
 وَا غْفِرْ لَنَا وَقَفْ وَا رَحْمَنًا وَقَفْ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ  
 الْكٰفِرِيْنَ ۝ .

## ہیکل چہارم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ وَنُنَزِّلُ  
 مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا  
 خَسَارًا ۝ وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَا بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا  
 مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یُوسًا ۝ قُلْ كُلُّ یَعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ ۚ فَرَبُّكُمْ  
 اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا ۝ وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحِ ۚ قُلْ  
 الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ۝

## ہیکل پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاسْتَعَلَ الرَّاسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْ  
 بِدُعَاۤئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خَفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآئِیْ وَكَانَتْ  
 اِمْرَاتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ یَرِثْنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اِلِ  
 یَعْقُوْبَ صَلَیْ عَلَیْهِ وَاَجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلُهُ الرَّءِیَّا  
 بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ  
 رِءُوسِکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ  
 دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ۝

## ہیکل ششم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

قُلْ اَوْحِیْ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا

۝ یَّهْدِیْۤ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلٰكِنْ نُّشْرِكُ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۝ وَّ اَنَّهُ

تَعَلٰی جَدُّ رَبِّنَاۤ مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلًا وَلَدًا ۝ وَّ اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ

سَفِیْهُنَا عَلٰی اللّٰهِ شَطَطًا ۝

## ہیکل ہفتم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝  
 اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝  
 وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیْزُلُقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ  
 یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

## پڑھنے کا طریقہ

بعد نماز فجر ----- ۷ بار بعد نماز عشا ----- ۷ بار  
 کاروبار میں برکت اور مصائب سے نجات کے لئے ۱۱ بار روزانہ کا معمول بنالیں۔  
 اول آخر ۱۱- ۱۱ بار درود شریف ضرور پڑھیں۔

## عہد نامہ

تفسیر کبیر اور مدارک التنزیل میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم اس بات سے عاجز ہو کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کرو؟ عرض کیا گیا کیسے؟ فرمایا جو ہر صبح و شام اس عہد نامہ کو پڑھے گا ایک فرشتہ اس پر مہر لگا کر عرش معلیٰ کے نیچے رکھ دے گا اور قیامت کے روز منادی ندا کرے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے لیے اللہ پاک کے پاس عہد ہے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ  
الرَّحِیْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعٰهَدُ اِلَیْكَ فِیْ هَذِهِ الْحَیٰوَةِ الدُّنْیَا وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا  
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ  
وَ رَسُوْلُكَ فَلَا تَكْلِنِیْ اِلَیْ نَفْسِیْ فَاَنْتَ اِنْ تَكْلِنِیْ اِلَیْ نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی  
الشَّرِّ وَ تَبْعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَ اِنِّیْ لَا اَتَّكِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّیْ  
عِنْدَكَ عَهْدًا اَتُوْقِیْهِ اِلَیْ یَوْمِ الْقِیَمَةِ اَنْتَ لَا تُخَلِّفُ الْمِیْعَادَ وَ صَلَّی  
اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ  
یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ ۝

## الورد اللطيف للامام الحداد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ َّ

سورة الاخلاص ٣ بار المعوذتين ٣ بار

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ َّ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اِنْ  
يَحْضُرُوْنَ ٣ بار َّ اَفْحَسِبْتُمْ اِنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَّ اِنَّا لَآ  
تُرْجَعُوْنَ َّ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ  
الْكَرِيْمِ َّ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَاِنَّمَا حِسَابُهُ  
عِنْدَ رَبِّهِ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ َّ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَّارْحَمْ وَاَنْتَ  
خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ َّ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ َّ  
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ َّ  
يَخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي  
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ، وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ َّ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ٣ بار َّ

لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝  
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ  
الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ  
۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِي الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ، يُسَبِّحُ لَهُ  
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝  
سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝  
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ آبار ۝  
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ  
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ آبار ۝  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِي نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَاسْتَرَفَاتُكُمْ نِعْمَتُكُمْ  
عَلَيَّ وَعَافِيَتُكُمْ وَاسْتَرَكْتُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۝ آبار ۝



اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَصْبَحْتُ اَشْهَدُكَ وَاَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ  
 ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ .. اِنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَكَ لَا  
 شَرِيكَ لَكَ ، وَ اَنْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ٣ بار ٠  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَمْدًا يُّوَفِّىْ نِعْمَةً وَيُكَافِىْ مَزِيْدَهُ ٣ بار  
 اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ كَفَرْتُ بِالْجُبَّتِ وَالطَّاغُوتِ ، وَ اسْتَمْسَكْتُ  
 بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْقِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيْمٌ ٣ بار  
 رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا ، وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ  
 اٰلِهِ وَ سَلَّمَ نَبِيًّا وَرَسُولًا ٣ بار ٠  
 حَسْبِىَ اللهُ لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ  
 ٧ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلِّمْ ١٠ بار-  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ فُجَاءَةِ الْخَيْرِ ، وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فُجَاءَةِ  
 الشَّرِّ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ ،  
 وَ اَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا  
 صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَانَّهُ لَا

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ۝ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيكَ  
تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ ، وَمَا لَمْ  
يَشَأْ لَمْ يَكُنْ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ أَعْلَمُ أَنَّ  
اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ  
بِنَاصِيَتِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ -  
بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ، وَمِنْ عَذَابِكَ أَسْتَجِيرُ ، أَصْلِحْ لِي شَأْنِي  
كُلَّهُ ، وَلَا تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي وَلَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ ۝  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ  
وَالْكَسَلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ  
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ۝

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّاعِمَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَ  
أَهْلِي وَمَالِي ۝ اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي ، وَآمِنْ رَوْعَاتِي ۝

اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيِّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ  
 شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ - - وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ۝  
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ ، وَاَنْتَ تَطْعَمِنِيْ ، وَاَنْتَ  
 تَسْقِيْنِيْ ، وَاَنْتَ تُمِيتُنِيْ ، وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيْرٌ ۝ اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ، وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاَخْلَاصِ ، وَ  
 عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ، وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا  
 اِبْرَاهِيْمَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ ، وَ  
 عَلَيْكَ نَتَوَكَّلُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ ۝ اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ  
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْیَوْمِ فَتَحَهُ وَ نَصَرَهُ وَنُوْرَهُ وَ بَرَکَّتَهُ  
 وَ هَدَاهُ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْیَوْمِ ، وَ خَيْرَ مَا فِیْهِ ، وَ  
 خَيْرَ مَا قَبْلَهُ ، وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذَا الْیَوْمِ ، وَ  
 شَرِّ مَا فِیْهِ ، وَ شَرِّ مَا قَبْلَهُ ، وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ۝

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ .. فَمَنْكَ  
وَحَدَّكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ عَلَى ذَالِكِ  
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، وَرَضَىٰ نَفْسِهِ ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ ،  
وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ ٣ بار- سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، وَ  
رَضَىٰ نَفْسِهِ ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ ، وَمَدَادَ كَلِمَاتِهِ ٣ بار ّ

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي  
الْأَرْضِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ  
خَالِقُ ّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا  
خَلَقَ فِي الْأَرْضِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا  
هُوَ خَالِقُ ّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ  
عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكِ ، لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقُ ّ اللّٰهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ ،  
اللّٰهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَالِكِ ،  
اللّٰهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقُ ّ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ  
يُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ ۳ بار  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّفْتَحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ ،  
عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ، صَلَاةً وَسَلَامًا دَاعِمَيْنِ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ، وَ  
عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ ۔۔ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ ۳ بار۔  
آخر میں ایک بار سورۃ یٰسین شریف پڑھ لیں۔

سلسلہ حدادیہ کے وظائف کی اجازت فقیر احمد علی رضا قادری کو دو طرح سے ہے۔ اول اجازت  
حضرت شیخ علوی بن محمد بن احمد بلفقیہ آل باعلوی یمنی سے روضۃ الرسول ﷺ مدینہ طیبہ شریف  
میں عطا ہوئی ہے اور دوسری اجازت عدنان حسین علی محمد بن عقیل عبداللہ بن عمر بن یحییٰ  
(آل یحییٰ) (حضر موت) سے مکہ معظمہ شریف میں عطا ہوئی ہے۔ یہ سب میرے مرشد کا فیضان  
ہے اور میرے مرشد کی عطا ہے۔

## قصيده غوثيه

سَقَانِي الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِي  
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِي نَحْوِي تَعَالِي

سَعَتُ وَ مَشَتُ لِنَحْوِي فِي كُنُوسِ  
فَهَمْتُ بِسُكْرَتِي بَيْنَ الْمَوَالِي

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْأَقْطَابِ لُمُؤَا  
بِحَالِي وَادْخُلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي

وَ هَمُّوْا وَ اشْرَبُوا أَنْتُمْ جُنُودِي  
فَسَاقِي الْقَوْمِ بِالْوَفَى مَلَأِي

شَرِبْتُمْ فَضُلْتُمْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِى  
وَلَا نَلْتُمْ عُلوِّى وَ التَّصَالِى

مَقَامُكُمْ الْعُلَى جَمْعًا وَلَكِنْ  
مَقَامِى فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِى

أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقْرِيبِ وَحْدِى  
يُصْرِفْنِى وَ حَسْبِى ذُو الْجَلَالِى

أَنَا الْبَازِىُ أَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ  
وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ أُعْطِيَ مِثَالِى

كَسَانِى خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزَمِ  
وَتَوَجَّنِى بِتِيْجَانِ الْكَمَالِى

وَاطْلَعْنِي عَلَى سِرِّ قَدِيمٍ  
وَقَلِّدْنِي وَاعْطَانِي سُؤَالِي

وَلَا نِي عَلَى الْأَقْطَابِ جَمْعًا  
فَحْكَمِي نَافِذُ فِي كُلِّ حَالِي

فَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بَحَارِ  
لَصَارَ الْكُلُّ غُورًا فِي الزَّوَالِي

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالِ  
لَدُكَّتْ وَاخْتَفَّتْ بَيْنَ الرِّمَالِي

وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ مَيِّتِ  
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالَى



وَمَا مِنْهَا شُهُورٌ أَوْ دُهُورٌ  
تَمُرُّ وَتَنْقُضِي إِلَّا أَتَى لِي

وَتُخْبِرُنِي بِمَا يَأْتِي وَيَجْرِي  
وَتُعَلِّمُنِي فَأَقْصِرْ عَنِ جِدَالِي

مُرِيدِي هُمْ وَطَبُ وَاشْطَحْ وَغَنِّ  
وَأَفْعَلْ مَا تَشَاءُ فَلَا سُمْ عَلَيَّ

مُرِيدِي لَا تَخَفِ اللَّهُ رَبِّي  
عَطَانِي رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِي

طُبُولِي فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ دُقْتُ  
وَشَاءُ وَسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِي

بِلَادُ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي  
وَقَتِّي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَّالِي

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا  
كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِي

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صِرْتُ قُطْبًا  
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوْلَى الْمَوَالِي

رِجَالِي فِي هَوَا جَرِهِمْ صِيَامُ  
وَفِي ظُلْمِ اللَّيَالِي كَأَنَّ لِي

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَ إِنِّي  
عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَمَالِي

نَبِيُّ هَا شَمِيٍّ مَكِّيٍّ حِجَازِيٍّ  
هُوَ جَدِّيُّ بِهِ نِلْتُ الْمَوَالِيَّ

مُرِيدِيٍّ لَا تَخَفُ وَاشِ فَنِّيٍّ  
عَزُومٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِيٍّ

أَنَا الْجِبَلِيُّ مُحْيِي الدِّينِ اسْمِيٍّ  
وَأَعْلَامِيٍّ عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِيٍّ

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِيٍّ  
وَأَقْدَامِيٍّ عَلَى عُنُقِ الرَّجَالِيٍّ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ اسْمِيٍّ  
وَجَدِّيُّ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِيٍّ

# مناجات

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا۔

رَبَّنَا إِنَّكَ مِنْ تَدْخُلِ النَّارِ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارِ۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

رَبَّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ

الْوَهَّابِ۔ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نَخْفَىٰ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا  
فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ-

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا لَأَخْوَانَنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا  
الَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ-

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ-

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى  
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ-

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ  
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ-

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ-

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا-

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ-

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ-

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّبْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا-

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوْفِنَا مُسْلِمِينَ-

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ-

## لازوال وصیت

صفین کی جنگ سے واپسی پر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لخت جگر فرزند رسول اللہ حسن بن علی بن ابی طالب کے لیے یہ وصیت نامہ لکھا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کا اخلاقی ادب قاصر ہے۔

دل شکستہ، بے بس، بیزار دنیا، مسافر عدم آباد، کہن سال، پدر کی وصیت۔ کم سن، آرزو مند، راہ رو و راہ مرگ، ہدفِ امراض، اسیر دنیا، تاجر غرور، مقروض اجل، قیدی موت، حلیف تردد، قرینِ حزن، نشانہء آفات، مغلوب نفس، جانشین اموات نوخیز فرزند کے نام۔

فرزند!

زمانے کی گردش، دنیا کی بے وفائی، آخرت کی نزدیکی نے مجھے ہر طرف سے غافل کر کے صرف آنے والی زندگی کے اندیشوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ سچا معاملہ رو برو ہے۔ اسی لیے میں نے یہ وصیت تیرے لیے لکھی ہے۔ خواہ تیرے لیے زندہ رہوں یا فنا ہو جاؤں کیونکہ مجھ میں اور تجھ میں کوئی فرق نہیں، تو میری جان ہے تو میری روح ہے، تجھ پر آفت آئے گی تو مجھ پر پہلے آئے گی۔ تیری موت میری موت ہوگی۔

فرزند! میں تجھے وصیت کرتا ہوں خدا سے خوف کر، اس کے حکم پر کاربند ہو، اس کے ذکر سے قلب کو آباد کر، اس کی رسی کو مضبوطی سے تھام کیونکہ اس رشتہ سے زیادہ کوئی رشتہ مستحکم نہیں جو تجھ میں اور تیرے خدا میں موجود ہے بشرطیکہ تو خیال کرے۔

فرزند! دل کو موعظت سے زندہ کر، زُہد سے مار، یقین سے قوت دے، حکمت سے روشن کر، موت کی یاد سے اس پر قابو پا۔ فانی ہونے کا اس سے اقرار لے۔ مصائب یاد دلا کے اسے ہوشیار بنا۔ زمانے کی نیرنگیوں سے اسے ڈرا۔ پچھڑ جانے والوں کی حکایتیں اُسے سنا۔ گزرے ہوؤں کی تباہی سے اسے عبرت دلا۔ ان کی اُجڑی ہوئی بستیوں میں گشت کر، ان کی عمارتوں کے کھنڈر دیکھ اور دل سے سوال کر کہ ان لوگوں نے کیا کیا؟ کہاں چلے گئے؟ کدھر رخصت ہو گئے، کہاں جا کر آباد ہوئے؟ ایسا کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے دوست و احباب سے جدا ہو گئے۔ ویرانوں میں جا بسے اور تو بھی بس دیکھتے ہی دیکھتے انہی جیسا ہو جائے گا۔ لہذا اپنی جگہ درست کر لے آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچ، بے علمی کی حالت میں بولنا چھوڑ دے، بے ضرورت گفتگو سے پرہیز کر۔ جس راہ میں بھٹک جانے کا اندیشہ ہو اس سے باز رہ۔ کیونکہ قدم روک لینا ہولناکیوں میں پھنسنے سے بہتر ہے۔

تو نیکی کی تبلیغ کرے گا تو نیکیوں میں سے ہو جائے گا۔ برائی کو اپنے ہاتھ سے اپنی زبان سے بُرا ثابت کر۔ بُروں سے الگ رہ، خدا کی راہ میں جہاد کر جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔ خدا کے معاملے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈر، حق کے لیے مصائب کے طوفان میں پھاند پڑ۔ دین میں تفقہ حاصل کر۔ مکروہات کی برداشت کا عادی بن۔ کیوں کہ برداشت کی قوت بہترین قوت ہے۔

سب کاموں میں اپنے لیے خدا کی پناہ تلاش کر، اس طرح تو مضبوط جائے پناہ اور غیر مسخر قلعے میں پہنچ جائے گا۔ اپنے خدا سے دعا کرنے میں کسی کو شریک نہ کر، کیونکہ بخشش و عطا، منع حراماں سب خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔ استخارہ زیادہ کر، میری یہ وصیت خوب سمجھ اس سے رُو گردانی نہ کرنا، وہی بات مفید ہوتی ہے جو ٹھیک ہوتی ہے جو مفید ہوتی ہے۔ بے فائدہ علم بے کار ہے اور اس کی طلب نا روا۔

فرزند! جب میں نے دیکھا کہ آخر عمر کو پہنچ گیا ہوں اور ضعف بڑھتا جا رہا ہے تو یہ وصیت لکھنے میں جلدی کرنا پڑی۔ میں ڈرا کہیں وصیت سے پہلے ہی مجھے موت آجائے یا جسم کی طرح عقل بھی کمزور پڑ جائے یا تجھ پر نفس کا غلبہ ہو جائے یا دنیاوی فکریں تجھے گھیر لیں اور تو سرکش گھوڑے کی طرح قابو سے باہر ہو جائے۔ نو عمروں کا ذہن خالی زمین کی طرح ہوتا ہے جو ہریچ قبول کر لیتی ہے۔ اسی خیال سے میں نے وصیت لکھنے میں جلدی کی تاکہ دل کے سخت ہونے اور ذہن کے دوسری طرف لگ جانے سے پہلے ہی تو اس معاملہ کو سمجھ لے، جس کے تجربے اور تحقیق سے اگلوں نے تجھے بے نیاز کر دیا ہے، اس راہ کی تگ و دو اور تجربے کی تلخیوں سے تجھے بچا لیا ہے۔ وہ چیز تیرے پاس بلا کلفت پہنچ رہی ہے جس کی جستجو میں ہمیں خود نکلنا پڑا تھا۔ اب وہ تیرے سامنے آ رہا ہے، جو شاید ہماری نگاہوں سے ہی او جھل رہ گیا ہو۔

فرزند! میری عمر تو اتنی دراز نہیں جتنی اگلوں کی ہوا کرتی تھی۔ تاہم میں نے ان کی زندگی پر غور اور ان کے حالات پر تفکر کیا ہے۔ ان کے پیچھے بحث و جستجو میں نکلا ہوں حتیٰ کہ اب میں انہی میں کا ایک کامیاب فرد بن چکا ہوں، بلکہ ان کے حالات سے حد درجہ واقف ہونے کی وجہ سے گویا ان کا اور ان کے بزرگوں کا ہم سن بن گیا ہوں۔



اسی طرح یہاں کاشمیری و تلخ، سپید و سیاہ، سُود و زیاں سب مجھ پر کھل گیا ہے۔ اس سبب سے میں نے تیرے لیے ہر اچھی بات چُن لی ہے۔ ہر خوشنما چیز منتخب کر لی ہے۔ ہر بُری اور غیر ضروری بات تجھ سے دور رکھی ہے اور چونکہ مجھے تیرا ویسا ہی خیال ہے جیسا شفیق باپ کو بیٹے کا ہوتا ہے۔ اس لیے میں نے چاہا کہ وصیت ایسی حالت میں ہو کہ تُو ابھی کم عمر ہے۔ دنیا میں نو وارد ہے۔ تیرا دل سلیم ہے، نفس پاک ہے۔

پہلے میں نے ارادہ کیا تھا کہ تجھے صرف کتاب اللہ اور اس کی تفسیر کی شریعت اور اس کے احکام حلال و حرام کی تعلیم دوں گا۔ پھر خوف ہوا مبادا تجھے بھی اسی طرح شکوک و شبہات گھیر لیں جس طرح لوگوں کو نفس پروری کی وجہ سے گھیر چکے ہیں۔ لہذا میں نے یہ ضروری سمجھی، یہ تجھ پر شاق ہو سکتی ہے مگر میں نے اسے پسند کر لیا اور گوارا نہ کیا کہ ایسی راہ میں تجھے تنہا چھوڑ دوں جس میں ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ امید ہے خدا میری وصیت کے ذریعے تجھے ہدایت دے گا۔ اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرے گا۔

فرزند! تیری جس بات سے میں خوش ہوں گا، یہ ہے کہ تُو خدا سے خوف کرے۔ اس کے فرائض کی انجام دہی میں کو تاہی نہ کرے۔ اپنے اسلاف اور خاندان کے پاک بزرگوں کی راہ پر گامزن ہو کیونکہ جس طرح آج تُو اپنے آپ کو دیکھتا ہے اسی طرح کل وہ بھی اپنے آپ کو دیکھتے تھے۔ جس طرح تُو غور کرتا ہے وہ بھی غور کرتے تھے۔ آخر تجربوں نے انہیں مجبور کر دیا ہے کہ سیدھی راہ پر آجائیں اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔

لیکن تیری طبیعت اگر یہ قبول نہ کرے اور انہیں کی طرح تُو بھی بذاتِ خود تجربے حاصل کرنے پر مُصر ہو تو بسم اللہ تجربہ شروع کر مگر عقل و دانائی کے ساتھ، شبہوں اور بحثوں میں بے عقلی سے

اُلجھ کر نہیں۔ اور اس سے پہلے کہ جو کام تو شروع کرے اپنے خدا سے مدد کا خواستگار ہو۔ اس کی توفیق کا طالب ہو اور ہر قسم کے شبہات سے پرہیز کر کیونکہ شبہات تجھے حیرت و گمراہی میں ڈال دیں گے اور جب تجھے یقین ہو جائے کہ قلب صاف ہو کر قبضے میں آگیا ہے۔ عقل پختہ ہو کر جم گئی ہے اور ذہن میں یکسوئی پیدا ہو چکی ہے تو اس وقت اس وادی میں قدم رکھ ورنہ تیرے لیے یہ راہ تاریک ہوگی اور تو اس میں بھٹکتا پھرے گا۔ حالانکہ طالب دین کو نہ بھٹکانا چاہئے نہ حیرت میں پڑنا چاہئے۔ ایسی حالت میں طالب دین کے لیے اس راہ سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔

فرزند! میری وصیت خوب سمجھ اور جان لے جس کے ہاتھ میں موت ہے اسی کے ہاتھ میں زندگی بھی ہے۔ جو پیدا کرنے والا ہے وہی مارنے والا بھی ہے۔ جو فنا کرتا ہے وہی حیات نو بھی بخشتا ہے اور جو مصیبت میں ڈال کے امتحان لیتا ہے وہی نجات بھی دیتا ہے۔

یقین کر دنیا کا قیام اللہ کے اس ٹھہرائے ہوئے قانون پر ہے کہ انسان کو نعمتیں بھی ملتی ہیں۔ ابتلا و آزمائش بھی پیش آتی ہے اور پھر آخرت میں آخری جزا دی جاتی ہے جس کا ہمیں بھی علم نہیں۔ اگر کوئی بات تیری سمجھ میں نہ آئے تو انکار نہ کر دے بلکہ اسی اپنی کم سمجھی پر محمول کر کے غور کر کیونکہ اوّل اوّل تو جاہل ہی پیدا ہوا تھا۔ پھر بتدریج علم حاصل ہوا اور ابھی نہیں معلوم کتنی باتیں ہیں جن سے تو لاعلم ہے۔ جن میں تیری عقل حیران رہ جاتی ہے اور بصیرت کام نہیں دیتی لیکن بعد چندے ان کا علم تجھے ہو جاتا ہے۔ بس تیری وابستگی اسی ذات سے ہو جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ ذوق دیا ہے اور تیری خلقت پوری کی ہے اسی کے لیے تیری عبادت ہو اسی کی طرف تیرا سر جھکے، اسی سے تیری خشیت ہو۔

فرزند! خدا کی بابت کسی نے ویسی تعلیم نہیں دی جیسی محمد ﷺ نے دی ہے۔ پس محمد ﷺ ہی کو اپنا راہنما بنا اور نجات کے لیے انہی کو قطب نما تصور کر۔

میں نے تجھے نصیحت کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور یقین کر اپنی بھلائی کے لیے تو کتنا ہی غور کرے میرے برابر غور نہ کر سکے گا۔

فرزند! اگر تیرے پروردگار کا کوئی شریک ہوتا تو اس کے بھی رسول آتے۔ اس کی سلطنت و حکومت کے بھی آثار دکھائی دیتے۔ اس کے افعال بھی ظاہر ہوتے۔ مگر نہیں وہ اللہ تو آپ ہی ہے جیسا کہ خود اس نے اپنے بارے میں فرما دیا ہے اس کی حکومت میں کوئی شریک نہیں۔ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ سب سے اول ہے مگر خود اس کی ابتدا نہیں۔ سب سے آخر ہے مگر خود اس کی انتہا نہیں۔ اس کی شان اس سے کہیں بلند ہے کہ قلب کے تصور اور بصر کے ادراک پر اس کی ربوبیت موقوف ہو۔ پس تیرا عمل ویسا ہو جیسا اس شخص کا ہوتا ہے جس کی حیثیت چھوٹی ہے، مقدرت کم ہے اور اپنے پروردگار کی طرف اس کی اطاعت کی جستجو میں اس کی عقوبت کی دہشت میں اور اس کے غضب کے خوف میں جس کی محتاجی بہت بڑی ہے۔ یاد رکھ تیرے پروردگار نے تجھے اچھی باتوں ہی کا حکم دیا ہے اور صرف برائیوں ہی سے منع کیا ہے۔

فرزند! میں نے تجھے دنیا کا نقشہ دکھایا ہے اس کی حالت بتا دی ہے، اس کے ناپائیدار اور ہرجائی ہونے کی خبر سنا دی ہے۔ آخرت کی حالت بھی تیرے پیش نظر کر دی ہے اور اس کی لذت و نعم کی بھی خبر دے دی ہے۔ مثالیں دے کر سمجھایا ہے تاکہ تو عبرت حاصل کرے اور ان پر عمل پیرا ہو۔ جن لوگوں نے دنیا کو پرکھ لیا ہے، اس کی جدائی سے گھبراتے نہیں۔ ان کی مثال ایسے مسافروں کی ہے جو ناموافق اور قحط زدہ علاقوں کو چھوڑ کر سرسبز و زرخیز علاقے کی طرف روانہ ہوئے ہیں۔

یہ مسافر راہ کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں، احباب کی جدائی برداشت کرتے ہیں۔ سفر کی مشقتیں اٹھاتے ہیں۔ خوراک کی خرابی سہتے ہیں تاکہ کشادہ اور آرام دہ مقام تک پہنچ جائیں۔ کسی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتے، کسی خرچ سے جی نہیں چراتے، ان کے لیے ہر وہ قدم جو منزل مقصود کی طرف بڑھتا ہے سب سے زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ دنیا سے چمٹے ہوئے ہیں ان کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے۔ انکی مثال اس مسافر جیسی ہے جو سرسبز و شاداب زمین چھوڑ کر قحط زدہ زمین کی طرف چلا ہے۔ اس کے لیے یہ سفر بدترین اور خوفناک سفر ہو گا۔ اصلی مقام کی جدائی اور نئے مقام میں آمد کو بھیانک مصیبت سمجھے گا۔

فرزند! اپنے اور دوسروں کے درمیان خود اپنی ذات کو میزان بنا۔ جو بات تجھے اپنے لیے پسند ہے وہی ان کے لئے پسند کر اور جو بات تو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے ان کے حق میں بھی ناپسند کر۔ کسی پر ظلم نہ کر کیونکہ دوسرے کا ظلم اپنے آپ پر نہیں چاہتا۔ سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ۔ جس طرح تیری خواہش ہے کہ وہ تجھ سے پیش آئیں۔ لوگوں کی جو باتیں ناپسند ہوں اور اپنی بھی ناپسند کر۔ اگر لوگ تجھ سے وہی برتاؤ کریں جو تو ان سے کرتا ہے تو اسے ٹھیک سمجھ۔ بغیر علم کے کچھ نہ کہہ۔ اگرچہ تیرا علم کتنا ہی کم ہو اور ایسی بات کسی کے حق میں ہرگز نہ کہہ جو خود تو ان سے اپنے لیے سننا نہیں چاہتا۔ خود پسندی حماقت ہے اور نفس کے لیے ہلاکت۔

لہذا سلامت روی سے اپنی راہ طے کر دوسروں کیلئے خزانچی نہ بن اور جب تجھے خدا سے روشنی مل جائے تو تیرا تمام تر خوف صرف اپنے پروردگار سے ہو۔

فرزند! تیرے سامنے ایک دور دراز و دشوار گزار سفر پیش ہے۔ اس سفر میں حسن طلب کی بڑی ضرورت ہے اس سفر میں تیرا زادِ راہ ضرورت سے زیادہ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ اگر طاقت سے

زیادہ بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھا کر چلے گا تو تیرے لیے وبال بن جائے گا۔ لہذا اگر بھوکے مزدور تیرا زادِ راہ قیامت تک کے لیے اٹھانے کو مل رہے ہوں تو انہیں غنیمت جان اور اپنا بوجھ ان پر رکھ دے تا کہ کل ضرورت پر یہ توشہ تجھے کام دے۔ مقدرت کی حالت میں تیرا توشہ بار ہو جانا چاہیے کہ مبادا ضرورت آگھیرے اور تو کچھ نہ کر پائے۔ دولت مندی کے زمانے میں اگر کوئی قرض مانگے تو فوراً دے دے تاکہ ناداری کے زمانے میں وہ تجھے واپس مل جائے۔

فرزند! تیرے سامنے ایک کٹھن گھاٹی ہے۔ اس گھاٹی میں ہلکا پھلکا آدمی بوجھل آدمی سے بہتر ہے اور سست رفتار تیز رفتار سے بدتر ہے۔ تیرا اس گھاٹی سے گزرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد جنت ہے یا دوزخ۔ لہذا آخری منزل پر پہنچنے سے پہلے اپنا پیش خیمہ بھیج دے۔ اور قیام سے پہلے جگہ ٹھیک کر لے۔ کیونکہ مر جانے کے بعد نہ معزرت ممکن ہوگی، نہ دنیا کی طرف واپسی۔

یقین کر جس کے دستِ تصور میں آسمان و زمین کے خزانے ہیں ان کے مانگنے کی اجازت دیدی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس نے کہا۔ مانگ مل جائے گا۔ رحم کی التجا کر رحم کیا جائے گا۔ اس نے اپنے اور تیرے درمیان حاجب کھڑے نہیں کئے۔ جو تجھے اس کے حضور پہنچنے سے روکیں گے۔ نہ سفارشیوں ہی کا تجھے محتاج بنایا جو اس کے سامنے تیری سفارش کریں۔ تیری توبہ ٹوٹ جاتی ہے۔ تو بھی تجھے نہ محروم کرتا، نہ تجھ سے انتقام لیتا ہے اور جب تو دوبارہ اسکی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ تجھ پر طعنہ زن ہوتا ہے نہ پردہ دری کرتا ہے۔ حالانکہ تو اس کا مستحق ہوتا ہے۔

وہ توبہ کے قبول کرنے میں حجت نہیں کرتا، اپنی رحمت سے مایوس ہونے نہیں دیتا بلکہ اس نے توبہ کو نیکی قرار دیا ہے۔ ایک بدی کو وہ بزرگ و برتر ایک ہی گنتا ہے مگر ایک نیکی کو دس شمار کرتا ہے۔ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے وہ تیری پکار سنتا ہے۔ تیری مناجات پر کان دھرتا ہے تو اس سے

مرادیں مانگتا ہے دل کی حالت بیان کرتا ہے اپنی پتتا سنا تا ہے اپنی مصیبتوں کی فریاد کرتا ہے اپنی مشکلوں میں مدد مانگتا ہے تو اس سے عمر کی درازی، جسم کی تندرستی، رزق کی کشادگی چاہتا ہے۔ اور اسکی رحمت کے ایسے خزانے طلب کرتا ہے جو اس کے سوا کوئی اور دے نہیں سکتا۔

غور کر اس نے طلب کی اجازت دے کر اپنی رحمت کے خزانوں کی کنجیاں تیرے حوالے کر دی ہیں تو جب چاہے دعا کر کے اس کی نعمتوں کے دروازے کھلوالے، رحمتوں کا مینہ برسالے لیکن اگر اجابت دعا میں دیر ہو تو مایوس نہ ہو۔ کیونکہ قبول دعا کا مدار نیت کی صحت پر ہے۔ کبھی اجابت دعا میں اس لیے دیر ہوتی ہے کہ سائل کو زیادہ ثواب ملے۔ امیدوار کو زیادہ بخشش دی جائے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی مانگتا ہے اور محروم رہتا ہے مگر جلد یا بدیر طلب سے زیادہ اسے دیا جاتا ہے یا پھر محرومی ہی اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کتنی مرادیں ایسی ہیں کہ پوری ہو جائیں تو انسان کی عاقبت ہی برباد ہو جائے۔ پس تیری دعا انہیں باتوں کے لیے ہو جو تیرے لیے سود مند ہیں اور جو نقصان دہ ہیں وہ دور رہیں۔

سن لے مال و دولت بڑی چیز نہیں۔ مال تیرے لیے ہے تو مال کے لیے نہیں۔

فرزند! تو آخرت کے لیے پیدا ہوا ہے نہ کہ دنیا کے لیے۔ فنا کے لیے ہے نہ کہ بقا کے لیے۔ تو ایک ایسے مقام میں ہے جو ڈانواں ڈول ہے اور تیاری کرنے کی جگہ یہ محض آخرت کا راستہ ہے۔ موت تیرے تعاقب میں لگی ہوئی ہے، تو لا کھ بھاگے بچ نہیں سکتا۔ ایک نہ ایک دن تجھے شکار ہو جانا ہی ہے لہذا ہوشیار رہ کہ موت ایسی حالت میں نہ آجائے۔ کہ تو ابھی توبہ ہی کی فکر میں ہو اور وہ درمیان میں حائل ہو جائے، ایسا ہوا تو بس تو نے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔

فرزند! موت پر اپنے عمل پر اور موت کے بعد کی حالت پر ہمیشہ تیرا دھیان رہے۔ تاکہ جب اسکا پیام پہنچے تو تیرا سب کچھ پہلے سے ٹھیک ٹھاک ہو۔

فرزند! دنیا میں دنیا داروں کی محویت اور اسکی طلب میں انکی مسابقت تجھے فریب نہ دے کیونکہ خدا نے دنیا کی حقیقت کھول دی ہے خدا ہی نے نہیں خود دنیا نے بھی اپنے فانی ہونے کا اعلان کر دیا ہے، اپنی برائیوں پر سے نقاب اٹھا دی ہے۔ دنیا دار تو بھونکنے والے کتے اور پھاڑ کھانے والے درندے

ہیں جو ایک دوسرے پر غراتے ہیں۔ طاقت ور کمزوروں کو کھاتے ہیں۔ بڑے چھوٹوں کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ان میں کچھ تو بندھے ہوئے اونٹ ہیں۔ جو نقصان کرنے سے مجبور ہیں اور چھٹے ہوئے اونٹ ہیں جو ہر طرح کا نقصان کرتے پھرتے ہیں انکی عقل گم ہے۔ انجان راستوں پر پڑے ہوئے ہیں۔ مصائب کی ناہمواری وادیوں میں بلائیں اور آفتیں چرنے کے لیے چھوڑ دی گئی ہیں۔ نہ کوئی ان کا گدبان ہے اور نہ رکھوالا، دنیا انہیں تاریک گزر گاہوں میں سے لے گئی ہے، روشنی کے مینار انکی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ دنیا کی بھول بھلیوں میں پھس گئے ہیں۔ اسکی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، انہوں نے اسی کو اپنا رب بنا لیا ہے۔ وہ ان کے ساتھ کھیل رہی ہے۔ اور وہ اس کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

افسوس! انہوں نے آنے والے زندگی بالکل فراموش کر دی ہے۔ عنقریب تاریکی چھٹ جائے گی اور قافلہ منزل پر پہنچ جائے گا۔ لیل و نہار کے مرکب پر جو سوار ہے وہ تو برابر رواں دواں ہی ہے۔ چاہے کسی جگہ کھڑا ہی کیوں نہ ہو مسافر ہے گو بارام کہیں مستقیم ہی کیوں نہ ہو۔

فرزند! تو اپنی سب امیدوں میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ زندگی سے زندگی جی نہیں سکتا۔ تو بھی اسی راہ پر چلا جا رہا ہے جس پر تجھ سے پہلے لوگ جا چکے ہیں۔ لہذا اپنی طلب میں اعتدال مد نظر رکھ۔ کمائی

میں سلامت روی سے تجاوز نہ کر، یاد رکھ! کوئی طلب ایسی بھی ہوتی ہے جو حراماں نصیبی کی طرف لے جاتی ہے۔ نہ ہر مانگنے والے کو ملتا ہے اور نہ ہر خود دار محروم رہتا ہے، ہر قسم کی ذلت سے اپنے آپ کو بچا، چاہے وہ کسی مرغوبات کی طرف لے جانے والی ہو، کیونکہ عزت کا معاوضہ تجھے مل ہی نہیں سکتا۔

دوسروں کا غلام نہ بن، کیونکہ خدا نے تجھے آزاد پیدا کیا ہے، وہ بھلائی بھلائی نہیں جو برائی سے آئے۔ وہ دولت دولت نہیں جو ذلت کی راہ سے حاصل ہو۔

خبردار! خبردار! تجھے حرص و ہوس ہلاکت کے گھاٹ میں نہ لے جائے، جہاں تک ممکن ہو اپنے خدا کے درمیان کسی کے احسان کو نہ آنے دے کیونکہ تجھے تیرا حصہ بہر حال مل کر رہے گا۔ خدا کا دیا ہوا تھوڑا مخلوق کے دیئے ہوئے بہت سے کہیں زیادہ ہے اور شریفانہ بھی۔ اگرچہ مخلوق کے پاس بھی جو کچھ ہے خدا ہی کا دیا ہوا ہے۔

خاموشی سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اسکا تدارک آسان ہے مگر گفتگو سے جو خرابی ہوتی ہے اسکا تدارک مشکل ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ مشک کا منہ باندھ کر ہی پانی روکا جاتا ہے؟ اپنا مال خرچ کرنا دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے کہیں اچھا ہے، مایوسی کی تلخی سوال کرنے سے بہتر ہے۔ اور آبرو کے ساتھ محنت و مزدوری بدکاری کی دولت سے بہتر ہے۔ آدمی اپنا راز خود ہی خوب چھپا سکتا ہے۔ کبھی آدمی اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مار لیتا ہے جو زیادہ بولتا ہے زیادہ غلطی کرتا ہے۔ نیکیوں کی صحبت اختیار کرو نیک ہو جاؤ گے، بدوں کی صحبت سے پرہیز کرو، بدی سے دور ہو جاؤ گے۔ حرام کھانا بدترین کھانا ہے۔ کمزور پر ظلم کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔ جب نرمی سختی بن جائے تو



سختی نرمی بن جاتی ہے۔ کبھی دوا بیماری ہو جاتی ہے اور بیماری دوا۔ کبھی بد خواہ خیر خواہی کر جاتا ہے اور خیر خواہ بد خواہی۔

موہوم امیدوں پر تکیہ نہ کرو کیونکہ یہ مُردوں کا سرمایہ ہے۔ تجربے، یاد رکھنے کا کام عقل سے بہترین تجربہ وہ ہے جو نصیحت آموز ہے۔ موقع سے فائدہ اٹھاؤ اس سے پہلے کے وہ تمہارے خلاف ہو جائے۔

ہر کوشش کرنے والا کامیاب نہیں ہوتا، ہر جانے والا واپس نہیں آتا۔ مال کا ضائع کرنا اور عاقبت کا بگاڑنا فسادِ عظیم ہے، انسان کی قسمت مقدر ہو چکی ہے جو کچھ تیرے نوشتہء تقدیر میں ہے جلد دیا بدیر سامنے آجائے گا۔ تاجر ایک لحاظ سے قمار باز ہوتا ہے کبھی قلت میں کثرت سے زیادہ برکت ہوتی ہے۔

توہین کرنے والے مددگار اور سوءِ زن رکھنے والے دوست میں ذرا بھلائی نہیں، جب تک زمانہ ساتھ دے زمانے کا ساتھ دے۔ حرص تجھے اندھانہ کر دے اور عداوت تجھے بے عقل نہ بنانے پائے۔ دوست دوستی توڑے تو تم اسے جوڑو وہ دوری اختیار کرے تو تم نزدیک ہو جاؤ، وہ سختی کرے تو تم نرمی کرو۔

دوست کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو گویا تم غلام ہو اور وہ آقا۔ لیکن خبردار، یہ برتاؤ بے محل نہ ہو، نااہل کے ساتھ نہ ہو، دوست کے دشمن کو دوست نہ بناؤ ورنہ دوست بھی دشمن ہو جائے گا۔ دوست کو بے لاگ نصیحت کرو اچھی لگے یا بری لگے۔ غصہ پی جایا کرو۔ میں نے غصے کے جام سے زیادہ میٹھا کوئی جام نہیں دیکھا۔ جو تم سے سختی کرے تم اس سے نرمی کرے، وہ خود بخود نرم پڑ جائے گا۔ دوستی کا ثنا ضروری ہے تو بھی کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی رکھو، تاکہ جب چاہو دوستی کو جوڑ سکو۔

جو تم سے حسن زن رکھے، اس کے حسن زن کو جھوٹا نہ ہونے دو۔ دوست کے حقوق اس گھمنڈ میں تلخ نہ کرو کہ دوست ہے، کیونکہ جس کے حقوق تلف کر دئے جاتے ہیں وہ دوست نہیں رہتا۔ ایسے نہ ہو جاؤ کہ تمہارا خاندان ہی تمہارے ہاتھوں سب سے زیادہ بد بخت بن جائے۔ جو کوئی بے پروائی ظاہر کرے اس کی طرف نہ جھکو۔ دوست دوستی توڑنے میں اور تم دوستی جوڑنے میں برابر نہ ہو تمہارا پلہ ہمیشہ بھاری رہے۔ نیکی سے زیادہ بدی میں تیز نہ ہو۔ ظالم کے ظلم سے تنگ دل نہ ہو کیونکہ وہ خود اپنا نقصان اور تمہارا نفع کر رہا ہے۔ جو تمہیں خوش کرے اس کا صلہ یہ نہیں کہ تم اسے رنج پہنچاؤ۔

فرزند! رزق دو قسم کا ہوتا ہے، ایک وہ جس کی توجہ تو کرتا ہے۔ پس اگر توجہ تو چھوڑ دے تو رزق خود ہی تیرے پاس آجائے گا۔ دنیا میں تیرا حصہ بس اتنا ہے جتنے میں تو اپنی عاقبت درست کر سکے۔ اگر تو اس چیز پر رنج کرتا ہے جو تیرے ہاتھ سے نکل گئی ہے تو ہر اس چیز پر رنج کر جو تیرے ہاتھ میں نہیں آئی ہے۔ آئندہ کو گزشتہ سے غیر سمجھو۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جن پر نصیحت نہیں ملامت اثر کرتی ہے۔ دانا آدمی معمولی تادیب سے مان جاتا ہے۔ مگر چوپایہ مار سے باز آتا ہے خواہشوں اور دل کے وسوسوں کے صبر و یقین کی عزیمتوں سے زائل کر دو، جو کوئی راہ اعتدال سے تجاوز کرتا ہے، بد راہ ہو جاتا ہے۔ دوست رشتہ دار کی طرح ہے۔ سچا دوست وہی ہے جو پیٹھ پیچھے حق دوستی ادا کرے۔ نفس کی خواہشوں اور بد بختیوں میں سا جھاپے۔ کتنے اپنے ہیں جو اپنوں سے زیادہ غیر ہیں، پر دہی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔ جس نے راہ حق چھوڑ دی اس کا رستہ تنگ ہے جو اپنی حیثیت پر رہتا ہے اسکی عزت باقی رہتی ہے۔

سب سے زیادہ مضبوط تعلق وہ جو آدمی اور خدا کے مابین ہے، جو کوئی تیری پرواہ نہیں کرتا وہ تیرا

دشمن ہے۔ جب امید میں موت ہو تو ناامیدی زندگی بن جاتی ہے۔ نہ ہر عیب ظاہر ہوتا ہے اور نہ ہر موقع سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ کبھی آنکھوں والا ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اندھا سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔ بدی کو دور رکھو، کیونکہ جب چاہو کو لوٹ آئی گی، احمق سے دوستی کا ٹٹا عقل مند سے دوستی جوڑنے کے برابر ہے۔ جو دنیا پر بھروسہ کرتا ہے دنیا اس سے بے وفائی کر جاتی ہے اور جو دنیا کو بڑھاتا ہے دنیا اسے گرا دیتی ہے۔ ہر تیر نشانے پر نہیں بیٹھتا۔ جب حاکم بدلتا ہے تو زمانہ بھی بدل جاتا ہے سفر سے پہلے سفر کے ساتھیوں کو دیکھ لو۔ ٹھہرنے سے پہلے پڑوسیوں کو جانچ لو۔ خبردار! تمھاری گفتگو میں ہنسانے والی کوئی بات نہ ہو اگرچہ کسی دوسرے کا مقولہ ہی کیوں نہ ہو۔ خبردار عورتوں سے مشورہ نہ کرنا کیونکہ انکی عقل کمزور ہوتی ہے اور وہ ارادہ ضعیف پردے میں بٹھا کر انکی نگاہوں کی حفاظت کرو۔ بد اطوار لوگوں کی ان میں آمد و رفت ان کے بے پردہ رہنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ حتیٰ الوسع اپنے سوا کسی سے انہیں مطلب نہ رکھنے نہ دہ۔ عورت کو اسکی ذات کے سوا کسی بات میں خود مختار نہ ہونے دو کیونکہ عورت پھول ہے جلاد نہیں۔ عورت کو لوگوں کی سفارش کرنے کا عادی نہ بناؤ، بے جا رقابت ظاہر نہ کرو کیونکہ اس سے پاکباز اور بے لاگ عورت کی بھی برائی کی طرف راہنمائی ہوتی ہے۔ اپنے نوکروں میں سے ہر ایک کے زمے کوئی نہ کوئی کام رکھو تاکہ وہ تمھاری خدمت کو ایک دوسرے پر نہ ڈالیں۔ اپنے کنبے کی عزت کرو، کیونکہ وہ تمھارا بازو ہے جس سے اڑتے ہو۔ بنیاد ہے جس پر ٹھہرتے ہو، ہاتھ ہے جن سے لڑتے ہو۔ فرزند! میں تیری دنیا و عقبی کے سپرد کرتا ہوں اور دونوں جہاں میں اس ذاتِ برتر سے تیرے لیے فلاح و بہبود کی دعا کرتا ہوں۔

کس نہ دانست کہ منزلگہ آں یار کجا است  
 ایں قدر هست کہ بانگ جرس می آید

شنیدم کہ در روز امید و بیم  
 بد اں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم  
 (شیخ سعدی)

والسلام

احمد علی رضا قادری

الحمد للہ بروز جمعۃ المبارک بتاریخ 2013-02-15 کھاریاں